علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

# حل شدہ امتحانی پرچہ (گیس پیپر) کورس کوڈ : 202

# مطالعہ پاکستان (لازمی) سطح : میٹرک

**سوال نمبر 1:** درج ذیل میں درست جواب کا انتخاب کریں۔

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کی ابتداء کس مغل حکمران کی وفات کے بعد شروع ہوئی؟ | اورنگ زیب |
| 2۔ | 1905ء میں کس صوبے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا؟ | بنگال |
| 3۔ | مسلم لیگ کا آئین کب بنا؟ | 1908ء |
| 4۔ | برصغیر میں اسلام کا پہلا مرکز کہاں قائم ہوا؟ | مالابار |
| 5۔ | ایسٹ انڈیا کمپنی نے کس مغل بادشاہ کے دور میں برصغیر میں تجارتی کوٹھیاں قائم کیں؟ | اکبر |
| 6۔ | تیتو میر نے کس علاقے کے مسلمانوں میں اصلاح کی کوشش کی؟ | بنگال |
| 7۔ | شدھی کس زبان کا لفظ ہے؟ | سنسکرت |
| 8۔ | قطب الدین ایبک نے کس شہر کو اپنا دارالحکومت بنایا؟ | دہلی |
| 9۔ | اسلام کی آمد سے قبل کون سا شہر بت پرستی کا سب سے بڑا مرکز تھا؟ | ملتان |
| 10۔ | مصطفیٰ کمال پاشا نے کس ملک میں خلافت کا خاتمہ کیا؟ | ترکی |

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر 2:** درج ذیل میں درست جواب کا انتخاب کریں۔

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | کون سا مسئلہ پاک بھارت تعلقات کی کشیدگی کا بڑا سبب ہے؟ | (مسئلہ کشمیر) |
| 2۔ | پہلی جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت تک کی تعلیم کیا کہلاتی ہے؟ | (مڈل) |
| 3۔ | مشہور مفکر ارسطو کا تعلق کس ملک سے تھا؟ | (یونان) |
| 4۔ | کس چیز کی کمی کی وجہ سے فضا میں آکسیجن کم ہو رہی ہے؟ | (جنگلات) |
| 5۔ | بحیرہ عرب پاکستان کی کس سمت میں واقع ہے؟ | (جنوب) |
| 6۔ | پاکستان میں یونیسیف کے تعاون سے کس بیماری کے خلاف مہم شروع کی گئی؟ | (ملیریا) |
| 7۔ | ظاہر شاہ کس ملک کے حکمران تھے؟ | (افغانستان) |
| 8۔ | کن علاقوں کے گھر چھوٹے اور بند بنائے جاتے ہیں؟ | (ٹھنڈے) |
| 9۔ | پاکستان کو سب سے پہلے کس ملک نے تسلیم کیا؟ | (ایران) |
| 10۔ | پاکستان میں بنیادی صحت کے مراکز کس سطح پر قائم کیے گئے ہیں؟ | (یونین کونسل) |

**سوال نمبر 3:** ذیل میں دی گئی خالی جگہیں پُر کریں۔ (10)

i- دہلی تجاویز کے تحت مسلمان اپنے **جداگانہ انتخابات** کے مطالبے سے دستبردار ہونے کو تیار تھے۔

ii- **کیبنٹ** مشن نے یونین آف انڈیا بنانے کی تجویز پیش کی تھی۔

iii- کشمیر جغرافیائی طور پر کل **تین** راستوں سے پاکستان سے ملا ہوا ہے۔

iv- تقسیم ہند کے وقت پاکستان کے حصے میں کل **14** کارخانے آئے۔

v- 1930ء میں **الہ آباد** کے مقام پر مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا۔

vi- ریاست حیدرآباد کا حکمران مذہباً **مسلمان** تھا۔

vii- دوسری جنگ عظیم سن **1939ء** میں شروع ہوئی۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے سے آئی کام، بی اے سے بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایس سی کی تمام کلاسز کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں اور ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

viii- تقسیم ہند کے وقت فوجی اثاثوں سے محروم رکھنے کا مقصد پاکستان کی **دفاعی قوت** کو کمزور رکھنا تھا۔

ix- قیامِ پاکستان کے وقت مرکزی حکومت کا قیام **کراچی** کے مقام پر عمل میں آیا۔

x- کشمیر کے مسئلے پر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان پہلی جنگ سن **1948**ء میں لڑی گئی۔

**سوال نمبر 3: ذیل میں دیے گئے سوالوں کے لیے درست جواب کا انتخاب کریں۔ (10)**

i- ہجرت تحریک کے دوران کتنے افراد نے ہجرت کی؟ (**اٹھارہ ہزار**، دس ہزار، بارہ ہزار)

ii- 1930ء میں برصغیر کی تقسیم کا تصور کس نے پیش کیا تھا؟ (**علامہ اقبال**، قائداعظم، سرسید احمد خان)

iii- پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کس مسئلے پر عالمی بینک نے ثالث کا کردار ادا کیا؟ (ریاستوں کے الحاق، **پانی کی تقسیم**، اثاثوں کی تقسیم)

iv- دوسری جنگ عظیم میں جاپان نے کس کا ساتھ دیا تھا؟ (برطانیہ، **جرمنی**، سعودی عرب)

v- شدھی کس زبان کا لفظ ہے؟ (سندھی، ہندی، **سنسکرت**)

vi- کانگریس وزارتوں کے استعفیٰ پر مسلمانوں نے کون سا دن منایا؟ (یوم آزادی، **یوم نجات**، یوم راست اقدام)

vii- قرارداد پاکستان کو کس دوسرے نام سے یاد کیا جاتا ہے؟ (قراردادِ مقاصد، **قراردادِ لاہور**، قرارداد آزادی)

viii- سن 1913ء میں کس مسلم رہنما نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی؟ (**قائداعظم**، علامہ اقبال، مولوی فضل الحق)

ix- ریاست حیدرآباد میں آبادی کی اکثریت کا مذہب کیا تھا؟ (ہندو، **اسلام**، سکھ)

x- ترکی میں خلافت کو کس سن میں ختم کیا گیا؟ (1919، 1926، **1924**)

گلشن اکیڈمی
0334-5504551

**سوال نمبر 4: ذیل میں دی گئی شخصیات اور مقامات کی وجہ شہرت مختصراً تحریر کریں۔ (10)**

مصطفیٰ کمال پاشا۔اقبال پارک۔لکھنو۔جوناگڑھ۔ڈوگرہ راجہ۔مولانا شوکت علی۔گاندھی۔لارڈ ویول ۔الہٰ آباد۔چٹاگانگ

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**جواب:**

| شخصیات اور مقامات | وجہ شہرت |
|---|---|
| مصطفیٰ کمال پاشا | جدید ترکی کا بانی |
| قبال پارک | قرارداد پاکستان |
| لکھنو | میثاق لکھنو |
| جوناگڑھ | حکمران مسلمان اور آبادی ہندو جس کی وجہ سے پاکستان سے الحاق نہ ہو سکا |
| ڈوگرہ راجہ | کشمیر کا سکھ حکمران جس نے کشمیر اور کشمیری عوام کو 75 لاکھ میں فروخت کر دیا۔ |
| مولانا شوکت علی | تحریک خلافت کے بانی |
| گاندھی | مشہور کانگریسی لیڈر |
| رڈ ویول | وائسرائے ہند |
| الہٰ آباد | علامہ اقبال کا خطبہ اور تصور پاکستان |
| چٹاگانگ | مشہور بنگلہ دیشی شہر اور بندرگاہ |

**سوال نمبر 5: ذیل میں دیے گئے بیانات کے سامنے نشان لگا کر غلط یا درست ہونے کی نشاندہی کریں۔ (10)**

1- میثاق لکھنو کے نتیجے میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب کے حق کو تسلیم کر لیا تھا۔ ( **درست** )

2- 'ہندوستان چھوڑ دو تحریک' کے دوران مسلم اس تحریک سے بالکل الگ رہے۔ ( **درست** )

3- قائداعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ ( **درست** )

4- برطانوی حکومت کی طرف سے گول میز کانفرنس بلانے کا مقصد ہندوستان کو آزادی دینا تھا۔ ( **غلط** )

5- کابینہ وفد کی تجاویز کو کانگریس نے منظور کر لیا تھا۔ ( **غلط** )

6- عثمانی سلطنت میں حجاز، عراق، اور مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک شامل تھے۔ ( **درست** )

7- لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہندوستان کے پہلے وائسرائے تھے۔ ( **غلط** )

8- 1938ء میں صوبہ سندھ کی مسلم لیگ شاخ نے قرارداد پاکستان منظور کی۔ ( **درست** )

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک ،ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام ، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسپیشل مضامین ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

-9 مصطفی کمال پاشا نے ترکی میں خلافت کی بنیاد ڈالی۔ ( غلط )
-10 بندے ماترم، بنگالی زبان میں لکھا گیا تھا۔ ( درست )

**سوال نمبر 6: مندرجہ ذیل سوالوں کے لیے درست جواب کا انتخاب کریں۔ (10)**

-i 1973ء کے آئین میں آٹھویں ترمیم کے ذریعے کس کے اختیارات کو کم کر دیا گیا تھا؟ (صدر، **وزیر اعظم**، فوج کے سربراہ)
-ii پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کون تھے؟ (**لیاقت علی خان**، خواجہ ناظم الدین، ذوالفقار علی بھٹو)
-iii سینٹ کے ممبران کا انتخاب کتنے سال کے لیے کیا جاتا ہے؟ (**6** - 5 - 3)
-iv درہ خیبر کس شہر کے قریب واقع ہے؟ (**پشاور** - کوئٹہ - اٹک)
-v پاکستان میں آئین سازی کے بنیادی اصولوں کا تعین کس قرارداد میں کیا گیا؟ (قرارداد لاہور، قرارداد پاکستان، **قرارداد مقاصد**)
-vi پاکستان کی تاریخ کا طویل ترین مارشل لاء کس نے لگایا تھا؟ (ایوب خان، **ضیاالحق**، پرویز مشرف)
-vii منگلا ڈیم کس دریا پر تعمیر کیا گیا ہے؟ (سندھ، **جہلم**، راوی)
-viii تمباکو کس صوبہ میں زیادہ کاشت کیا جاتا ہے؟ (سندھ، **سرحد**، بلوچستان)
-ix کس دریا پر چھ بیراج تعمیر کیے گئے ہیں؟ (**سندھ**، جہلم، راوی)
-x گندھک کا استعمال کس صنعت میں ہوتا ہے؟ (ادویاتی، **کیمیاوی**، سیمنٹ)

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

**سوال نمبر 7: ذیل میں دیئے گئے مقامات کی وجہ شہرت مختصراً بیان کریں۔ (10)**

تاشقند۔ چھج دوآب۔ تھر۔ ٹھٹھہ۔ مٹھن کوٹ۔ چشمہ۔ کھیوڑہ۔ ٹانڈہ ڈیم۔ ہامون مشخیل۔ درہ ٹوچی

**جواب:**

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر 8: درج ذیل بیانات کے سامنے نشان لگا کر درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔ (10)**

-i پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام پرویز مشرف نے متعارف کروایا۔ ( غلط )
-ii پاکستان کے صدر کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ ( درست )
-iii ساحلی علاقوں کی آب و ہوا عموماً گرم رہتی ہے۔ ( درست )
-iv 1997ء میں میاں نواز شریف پہلی دفعہ ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے تھے۔ ( غلط )
-v محترمہ بے نظیر بھٹو کی پہلی حکومت کو غلام اسحاق خان نے برطرف کیا تھا۔ ( درست )
-vi 1973ء کے آئین میں آٹھویں ترمیم کر کے سپیکر کے اختیارات میں اضافہ کر دیا گیا۔ ( غلط )
-vii سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا تقرر وزیر اعظم کرتا ہے۔ ( غلط )
-viii سطح مرتفع بلوچستان کو وادی سوات بھی کہا جاتا ہے۔ ( غلط )
-ix دریائے ستلج اور دریائے راوی کا درمیانی علاقہ باری دوآب کہلاتا ہے۔ ( درست )
-x گندم کی کاشت کے لیے ابتداء میں گرم آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ( غلط )

**سوال نمبر 9: ذیل میں دیئے گئے واقعات کے سامنے وہ سن تحریر کریں جس میں یہ ظہور پذیر ہوئے۔ (10)**

**جواب:**

| باترتیب نمبر شمار | باترتیب سن واقعات | واقعات |
|---|---|---|
| 1۔ | 3 اکتوبر 1947ء | ریاست خیر پور اور بہاولپور کی پاکستان میں شمولیت |
| 2۔ | 30 ستمبر 1955ء | پاکستان میں ون یونٹ کا قیام |
| 3۔ | 1958ء | ایوب خان کا مارشل لاء |
| 4۔ | 1970ء | پاکستان میں پہلے عام انتخابات (General Elections) |
| 5۔ | 1977ء | آئین میں آٹھویں ترمیم |
| 6۔ | 1981ء | تحریک بحالی جمہوریت کا قیام |
| 7۔ | 1985ء | پاکستان میں غیر جماعتی انتخابات |

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| 8۔ | 1990ء | میاں نواز شریف کی پہلی حکومت کا قیام |
| 9۔ | 1997ء | آئین میں تیرہویں ترمیم |
| 10۔ | 2002ء | جنرل مشرف کا صدارتی ریفرنڈم |

سوال نمبر 10: خالی جگہیں پُر کریں۔ (10)

i- سن **1869ء** میں سرسید احمد خان نے برطانوی طریقہ تعلیم کا مطالعہ کرنے کے لیے انگلستان کا دورہ کیا۔

ii- حضرت نصیر الدین چراغ کے جانشین **حضرت بندہ نواز گیسودراز** تھے۔

iii- تیتو میر نے **بنگال** کے علاقے میں مسلمانوں کی اصلاح کے لیے کوشش کی۔

iv- مصطفیٰ کمال پاشا نے ترکی میں انقلاب لا کر **سلطنت عثمانیہ** کا خاتمہ کر دیا۔

v- شدھی **سنسکرت** زبان کا لفظ ہے۔

vi- ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغل بادشاہ **جلال الدین اکبر** کے دور میں برصغیر میں تجارتی کوٹھیاں قائم کیں۔

vii- 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران سکھوں کے علاوہ **ہندو** بھی انگریزوں کے وفادار تھے۔

viii- عربی، فارسی اور مختلف زبانوں کے اشتراک سے **اردو** زبان نے جنم لیا۔

ix- اسلام کی آمد سے قبل **ملتان** شہر بت پرستی کا سب سے بڑا مرکز تھا۔

x- جنگ آزادی کے دوران انگریز فوج میں مقامی سپاہیوں کی تعداد **تقریباً اڑھائی لاکھ** تھی۔

سوال نمبر 11: ذیل میں دیے گئے سوالوں کے لیے درست جواب کا انتخاب کریں۔ (10)

کیسانی اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

i- بہادر شاہ ظفر نے کس مقام پر وفات پائی؟ (دہلی، **رنگون**، آگرہ)

ii- مسلم لیگ کی لندن شاخ کا قیام کس سن میں عمل میں آیا؟ (1914، 1906، 1939) **ان تینوں آپشن میں سے کوئی بھی آپشن ٹھیک نہیں اصل جواب 1908 ہے**

iii- 1905ء میں کس صوبے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا؟ (سندھ، **بنگال**، پنجاب)

iv- کابل کے حکمران احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو کس مقام پر شکست دی؟ (میسور، **پانی پت**، دہلی)

v- اسلام کی آمد سے قبل کھشتری ذات کے لوگوں کا کیا پیشہ تھا؟ **ملک کا دفاع** (صنعت، تجارت، زراعت۔ ان تینوں میں سے کوئی نہیں)

vi- حضرت باقی باللہ کا تعلق کس سلسلے سے تھا؟ (**نقشبندیہ**، چشتیہ، سہروردیہ)

vii- قطب الدین ایبک نے کس شہر کو اپنا دارالحکومت بنایا؟ (**دہلی**، آگرہ، لاہور)

viii- ابتداء میں تحریک جہاد کس کے خلاف شروع کی گئی تھی؟ (**انگریزوں**، سکھوں، مرہٹوں)

ix- برصغیر میں اسلام کا پہلا مرکز کون سا مقام بنا؟ (ملتان، **مالابار**، دہلی)

x- برصغیر میں ہندوؤں کی علمی زبان کیا تھی؟ (ہندی، **سنسکرت**، پراکرت)

سوال نمبر 3: ذیل میں دیے گئے بیانات کے سامنے نشان لگا کر غلط اور صحیح کی نشاندہی کریں۔ (10)

1- بندے ماترم ایک انتہا پسند سیاسی پارٹی تھی۔ ( **غلط** )

2- سرسید نے تحریک خلافت کی قیادت کی۔ ( **غلط** )

3- جنگ آزادی کا فوری سبب چربی والے کارتوسوں کا استعمال تھا۔ ( **صحیح** )

4- پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے برطانیہ کا ساتھ دیا تھا۔ ( **غلط** )

5- انڈین نیشنل کانگریس ایک ہندوستانی نے قائم کی۔ ( **غلط** )

6- ستی کی رسم ہندو معاشرے کا حصہ تھی۔ ( **صحیح** )

7- شاہ ولی اللہ نے قرآن پاک کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ ( **غلط** )

8- اسلام سے قبل برصغیر کی زیادہ تر تجارت بحری راستوں سے ہوتی تھی۔ ( **صحیح** )

9- "اسباب بغاوت ہند" شیخ احمد سرہندی کی تصنیف ہے۔ ( **غلط** )

10- مسلم لیگ کا صدر دفتر علی گڑھ میں قائم کیا گیا تھا۔ ( **غلط** )

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی، ایف ایس سی، انگلش، اردو، اسلامیات، مطالعہ پاکستان وغیرہ کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سوال نمبر 12: ذیل میں دیئے گئے واقعات کو اس ترتیب سے تحریر کریں جس طرح یہ پیش آئے تھے۔ (10)

جواب:

| باترتیب نمبر شمار | باترتیب سن واقعات | واقعات |
|---|---|---|
| 1۔ | 1005ء | حضرت شیخ اسماعیل کی برصغیر میں آمد۔ |
| 2۔ | 1206ء | قطب الدین ایبک کی حکومت کا آغاز۔ |
| 3۔ | 1658ء تا 1707ء | اورنگ زیب کا دور حکومت۔ |
| 4۔ | 1734ء | شاہ ولی اللہ کی بغاوت۔ |
| 5۔ | 1761ء | مرہٹوں کی احمد شاہ ابدالی کے ہاتھوں شکست۔ |
| 6۔ | 10 مئی 1857ء | میرٹھ چھاؤنی میں انگریزوں کے خلاف ہندوستانی فوج کی بغاوت۔ |
| 7۔ | 1885ء | برصغیر کا براہ راست تاج برطانیہ کے ماتحت ہونا۔ |
| 8۔ | 1886ء | محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا قیام۔ |
| 9۔ | 1908ء | مسلم لیگ لندن شاخ کا قیام۔ |
| 10۔ | 1909 | منٹو مارلے اصلاحات۔ |

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

سوال نمبر 13: درج ذیل بیانات کے سامنے نشان لگا کر درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

جواب:

1۔ مسجد اسکولوں میں بچوں کو دوسری جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔ (غلط)

2۔ ڈیورنڈ لائن پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سرحد ہے۔ (غلط)

3۔ آبادی کی گنجانی ماحول کی آلودگی کا ایک بڑا سبب ہے۔ (درست)

4۔ پختونستان کا مسئلہ پاک بھارت تعلقات کی کشیدگی کی بڑی وجہ ہے۔ (غلط)

5۔ غذائی قلت کی ایک وجہ غذائی اجناس کی سمگلنگ ہے۔ (درست)

6۔ ہماری عادات اور رویہ مقامی ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ (غلط)

7۔ 1965ء کی جنگ میں چین نے پاکستان کی بھرپور مدد کی۔ (درست)

8۔ چوتھی اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد مراکش میں ہوا۔ (درست)

9۔ سلامتی کونسل اقوام متحدہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ (غلط)

سوال نمبر 14: درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

جواب:

**1۔ پاکستان امریکہ اور مغربی ممالک کے ساتھ معاہدوں میں کیوں شریک ہوا؟**

**2۔ سیم زدہ علاقوں میں کس قسم کے درخت لگانا چاہئیں؟**

جواب: سیم زدہ علاقوں میں ناریل، کھجور، اور امرود کے درخت لگانے چاہئیں۔

**3۔ سلامتی کونسل کے کل ارکان کی تعداد کتنی ہے؟**

جواب: سلامتی کونسل کے کل ارکان کی تعداد 15 ہے۔

**4۔ فضائی آلودگی کی وجہ سے کن کن بیماریوں کا خطرہ ہے؟**

جواب: فضائی آلودگی کی وجہ سے ذہنی معذوری اور پھیپھڑوں کے سرطان جیسی بیماریوں کا خطرہ ہوتا ہے۔

**5۔ کن بنیادی چیزوں کا بندوبست کرنا فلاحی ریاست کی پہلی ذمہ داری ہے؟**

جواب: خوراک، صحت اور تعلیم ان تینوں بنیادی چیزوں کا بندوبست کرنا فلاحی ریاست کی پہلی ذمہ داری ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**6۔ خارجہ پالیسی کا منشور کیا ہے؟**

**جواب:** خارجہ پالیسی مرتب کرتے وقت قومی مفادات اور سلامتی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے۔

**7۔ 1979ء میں پاکستان امریکہ کی نظر میں کیوں اہم ملک بنا؟**

**جواب:** 1979ء میں روسی فوجوں کے افغانستان پر حملے کی وجہ سے پاکستان امریکہ کی نظر میں اہم ملک بن گیا۔

**8۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی کا بنیادی سبب کیا ہے؟**

**جواب:** پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی کا بنیادی سبب ڈیورنڈ لائن ہے۔

**9۔ آرسی ڈی تنظیم کے تحت ممبر ممالک نے کن شعبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا؟**

**جواب:** آرسی ڈی تنظیم کے تحت ممبر ممالک نے تجارت، صحت، ذرائع نقل وحمل، سیر وسیاحت اور جہاز رانی کے علاوہ کئی اور شعبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا۔

**10۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو کون سے دو بڑے مسائل درپیش تھے؟**

**جواب:** قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو دو بڑے مسائل درپیش تھے:

ایک اقتصادی بدحالی پر قابو پانا اور دوسرا ہندوستان اور افغانستان کی طرف سے ممکنہ خطرات سے نمٹنا۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر 15: درج ذیل میں درست جواب کا انتخاب کریں۔**

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | پاکستان اسٹیل مل کی زیادہ تر درآمدی ضرورت کس بندرگاہ کے ذریعے پوری ہوتی ہے؟ | بن قاسم بندرگاہ |
| 2۔ | کس فصل کو سفید ریشہ کہا جاتا ہے؟ | کپاس |
| 3۔ | خشک میوہ جات کس صوبے کی خاص پیداوار ہیں؟ | خیبر پختونخواہ |
| 4۔ | کالا باغ کے مقام سے کس چیز کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں؟ | لوہا |
| 5۔ | دریاؤں کے کنارے پائے جانے والے جنگلات کو کیا کہا جاتا ہے؟ | بیلا جات |
| 6۔ | کرومائیٹ کس رنگ کی دھات ہے؟ | سفید |
| 7۔ | حضرت داتا گنج بخشؒ کا مزار کس شہر میں واقع ہے؟ | لاہور |
| 8۔ | مادھو لعل حسین کس زبان کے شاعر تھے؟ | پنجابی |
| 9۔ | سندھ میں کس مقام پر چوڑیوں کی صنعت کام کر رہی ہے؟ | حیدرآباد |
| 10۔ | کس فصل کے لیے گرم اور مرطوب آب وہوا کے علاوہ زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے؟ | چاول |

**سوال نمبر 16: درج ذیل بیانات کے سامنے نشان لگا کر غلط اور درست کی نشاندہی کریں۔**

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | پاکستان میں پہلا ایٹمی بجلی گھر چشمہ کے مقام پر تعمیر کیا گیا۔ | غلط |
| 2۔ | نمک کی سب سے بڑی کان کالا باغ میں ہے۔ | غلط |
| 3۔ | اردو زبان پاکستان کے ہر صوبے میں پرائمری تعلیم کا لازمی حصہ ہے۔ | درست |
| 4۔ | پاکستان میں دو قسم کی نہریں پائی جاتی ہیں۔ | درست |
| 5۔ | لاہور پاکستان کا سب سے زیادہ گنجان آباد شہر ہے۔ | غلط |
| 6۔ | آبادی کے لحاظ سے پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے۔ | درست |
| 7۔ | چونے کا پتھر سیمنٹ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ | درست |
| 8۔ | پاکستان میں تقریباً 50 فیصد لوگ صنعت کے شعبے سے منسلک ہیں۔ | غلط |
| 9۔ | بلوچستان میں آبپاشی کا ایک اہم وسیلہ کاریز ہے۔ | درست |
| 10۔ | ملک میں پہلی اسلحہ ساز فیکٹری کراچی میں قائم کی گئی۔ | غلط |

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**سوال نمبر 17:** درج ذیل میں درست جواب کا انتخاب کریں۔

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | پاکستان اسٹیل مل کی زیادہ تر درآمدی ضرورت کس بندرگاہ کے ذریعے پوری ہوتی ہے؟ | بن قاسم بندرگاہ |
| 2۔ | کس فصل کو سفید ریشہ کہا جاتا ہے؟ | کپاس |
| 3۔ | خشک میوہ جات کس صوبے کی خاص پیداوار ہیں؟ | خیبر پختونخواہ |
| 4۔ | کالا باغ کے مقام سے کس چیز کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں؟ | لوہا |
| 5۔ | دریاؤں کے کنارے پائے جانے والے جنگلات کو کیا کہا جاتا ہے؟ | بیلا جات |
| 6۔ | کرومائیٹ کس رنگ کی دھات ہے؟ | سفید |
| 7۔ | حضرت داتا گنج بخش کا مزار کس شہر میں واقع ہے؟ | لاہور |
| 8۔ | مادھو لعل حسین کس زبان کے شاعر تھے؟ | پنجابی |
| 9۔ | سندھ میں کس مقام پر چوڑیوں کی صنعت کام کر رہی ہے؟ | حیدرآباد |
| 10۔ | کس فصل کے لیے گرم اور مرطوب آب و ہوا کے علاوہ زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے؟ | چاول |

کاشان اکیڈمی
03345504551

**2۔ گندم کی کاشت اور کٹائی کے وقت کس قسم کی آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے؟**

**جواب:** گندم کی کاشت کے لیے ابتدا میں سرد آب و ہوا اور کٹائی کے وقت گرم اور خشک آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔

**3۔ پاکستان میں لباس بناتے وقت مجموعی طور پر کن اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟**

**جواب:** پاکستان میں لباس بناتے وقت مجموعی طور پر سادگی، ستر پوشی اور سہولت کے اصول مدنظر رکھے جاتے ہیں۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**4۔ اسکارپ نظام سے کیا مراد ہے؟**

**جواب:** زمین میں سیم اور تھور کو روکنے کے لیے بڑی تعداد میں سرکاری ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں اس نظام کا نام اسکارپ ہے۔

**5۔ افرادی قوت کی پسماندگی کا بڑا سبب کیا ہے؟**

**جواب:** اس پسماندگی کا سب سے بڑا سبب بچوں کی بڑی تعداد (کل آبادی کا 45 فیصد ہیں) اور عورتوں کی کمائی کو معیوب سمجھنا ہے۔

**6۔ زرمبادلہ کس کو کہتے ہیں؟**

**جواب:** بیرونی تجارت میں ادائیگیوں اور وصولیوں کے لیے جو رقم استعمال ہوتی ہے اسے زرمبادلہ کہا جاتا ہے۔

**7۔ ثقافت سے کیا مراد ہے؟**

**جواب:** ثقافت سے مراد لوگوں کا طرز زندگی ہے۔

**8۔ آبادی کی گنجانیت سے کیا مراد ہے؟**

**جواب:** ایک مربع کلومیٹر میں اوسطاً آباد لوگوں کی تعداد کو "گنجانیت" ہے۔

**9۔ کھیوڑہ میں کون سی کان ہے اور یہ دنیا میں کس نمبر پر ہے؟**

**جواب:** کھیوڑہ میں نمک کی سب سے بڑی کان ہے اور یہ دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔

**10۔ قدرتی وسائل میں کون کون سے وسائل شامل ہیں؟**

**جواب:** قدرتی وسائل میں ہر وہ چیز شامل ہے جو زمین کی سطح پر یا اس کی تہوں کے اندر پائی جاتی ہے اور جس سے انسان کی مادی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

**سوال نمبر 18:** سرسید نے علی گڑھ تحریک کن مقاصد کے حصول کے لیے شروع کی تھی؟ نیز اس تحریک نے برصغیر کے مسلمانوں کی زندگیوں پر کیا اثرات مرتب کیے؟ (12)

**جواب:** **تحریک علی گڑھ:** برصغیر پاک و ہند میں 1857 کی ناکام جنگ آزادی اور سقوطِ دہلی کے بعد مسلمانان برصغیر کی فلاح بہبود کی ترقی کے لئے جو کوششیں کی گئیں، عرف عام میں وہ "علی گڑھ تحریک" کے نام سے مشہور ہوئیں۔ سرسید نے اس تحریک کا آغاز جنگ آزادی سے ایک طرح سے پہلے سے ہی کر دیا تھا۔ غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کا قیام اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔ لیکن جنگ آزادی نے سرسید کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کئے اور ان ہی واقعات نے علی گڑھ تحریک کو بار آور

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کرنے میں بڑی مدد دی۔لیکن یہ پیش قدمی اضطراری نہ تھی بلکہ اس کے پس پشت بہت سے عوامل کارفرما تھے۔مثلاً راجہ رام موہن رائے کی تحریک نے بھی ان پر گہرا اثر چھوڑا۔لیکن سب سے بڑا واقعہ سقوطِ دلی کا ہی ہے۔اس واقعے نے ان کی فکر اور عملی زندگی میں ایک تلاطم برپا کر دیا۔اگرچہ اس واقعے کا اولین نتیجہ یا ردعمل تو مایوسی، پژمردگی اور نا امیدی تھا تاہم اس واقعے نے ان کے اندر چھپے ہوئے مصلح کو بیدار کر دیا علی گڑھ تحریک کا وہ بیج جو زیر زمین پرورش پا رہا تھا۔اب زمین سے باہر آنے کی کوشش کرنے لگا چنانچہ اس واقعے سے متاثر ہو کر سرسید احمد خان نے قومی خدمت کو اپنا شعار بنا لیا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی سے برصغیر کے مسلمانوں پر باقی اقوام کی نسبت زیادہ برا اور شدید اثر پڑا کیونکہ ایک طرف تو انگریز انہیں اپنا سب سے بڑا مخالف قرار دیتے تھے۔اور دوسری طرف ہندو اپنی وفاداریاں تبدیل کر کے انگریزی عملداری سے فوائد حاصل کرنے لگے تھے۔ہندو جلد ہی تجارت، صنعت اور ملازمتوں پر حاوی ہو گئے اور مسلمانوں کو مزید ایک صدی پیچھے دھکیل دیا۔اس صورت حال نے برصغیر کے مسلمانوں میں ایک نئی فکر اور قومی تشخص کے تحفظ کا احساس پیدا کیا مسلمانوں نے اپنی بقاء کی جنگ لڑنے کے لئے ایک نئی حکمت عملی اپنانے کا فیصلہ کیا۔

سرسید احمد خان، وہ عظیم رہنما تھے۔جنہوں نے برصغیر کے بدلتے ہوئے حالات کا بغور جائزہ لیا۔اور نہایت تدبر اور فہم وفراست سے کام لے کر ایک تباہ شدہ معاشرے کے لئے نئی زندگی کا سامان پیدا کیا۔سرسید احمد خان نے مسلمانوں میں نئی زندگی کے آغاز کے لئے تین طرح کی کوششیں کیں۔

۱۔ حکومت اور عوام (خصوصاً مسلمانوں) کے درمیان اعتماد کی فضا کی بحالی۔

۲۔ مسلمانوں کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی ترغیب۔

۳۔ احتجاجی سیاست سے گریز۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

ابتداء میں سرسید احمد خان نے صرف ایسے منصوبوں کی تکمیل کی جو مسلمانوں کے لئے مذہبی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔اس وقت سرسید احمد خان قومی سطح پر سوچتے تھے۔اور ہندوؤں کو کسی قسم کی گزند پہنچانے سے گریز کرتے تھے۔لیکن ورنیکلر یونیورسٹی کی تجویز پر ہندوؤں نے جس متعصبانہ رویے کا اظہار کیا، اس واقعے نے سرسید احمد خان کی فکری جہت کو تبدیل کر دیا۔اس واقعے کے بعد اب ان کے دل میں مسلمانوں کی الگ قومی حیثیت کا خیال جاگزیں ہو گیا تھا اور وہ صرف مسلمانوں کی ترقی اور فلاح و بہبود میں مصروف ہو گئے۔اس مقصد کے لئے کالج کا قیام عمل میں لایا گیا رسالے نکالے گئے تاکہ مسلمانوں کے ترقی کے اس دھارے میں شامل کیا جائے۔

1869ء میں سرسید احمد خان کو انگلستان جانے کا موقع ملا اور یہیں پر وہ اس فیصلے پر پہنچے کہ ہندوستان میں بھی کیمبرج کی طرز کا ایک تعلیمی ادارہ قائم کریں گے۔وہاں کے اخبارات سپکٹیٹر، اور گارڈین سے متاثر ہو کر سرسید نے تعلیمی درسگاہ کے علاوہ مسلمانوں کی تہذیبی زندگی میں انقلاب لانے کے لئے اسی قسم کا اخبار ہندوستان سے نکالنے کا فیصلہ کیا۔اور ''رسالہ تہذیب الاخلاق'' کا اجراء اس ارادے کی تکمیل تھا۔اس رسالے نے سرسید کے نظریات کی تبلیغ اور مقاصد کی تکمیل میں اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔

**علی گڑھ تحریک کے مقاصد و اثرات:** سرسید احمد خان نے سب سے پہلے برصغیر کے مسلمانوں کے سیاسی اور معاشرتی حالات کا بغور جائزہ لیا اور اس پر کام کرنے کی ٹھانی انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی ابتر حالت کا بغور جائزہ لیا اور نہایت خوش اسلوبی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کی بہتری کے لئے کوششیں شروع کر دی ان کی سرکردگی میں تحریک علی گڑھ کے اغراض و مقاصد کچھ اس طرح سے تھے۔

۱۔ علی گڑھ تحریک کو مزید منظم بنانے کے لئے سرسید نے ایک رسالہ جاری کیا جس میں مسلمانوں کی بیداری کے لئے انہیں ان کی ثقافت اور ان کے وجود کو جگانے کے لئے اہم اور تدریسی مواد شامل کیا جاتا تھا۔

۲۔ علی گڑھ تحریک کا مقصد مسلمانوں کو جدید عصری تعلیمات اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرانا تھا تاکہ مسلمان دیگر اقوام کی طرح ان کے ساتھ مقابلے میں شامل ہو سکیں۔

۳۔ مختلف یونیوسٹیوں کے قیام سے مسلمانوں کے بچوں کو اس میں تعلیم دلوانا تاکہ وہ معاشرے کے اہم اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔

۴۔ انگریزوں کے ساتھ تعلقات کو بہتر کرنا کیونکہ جو بھی تھا وہ اس وقت اس خطہ کے حکمران تھے تاکہ ان کی خوشنودی حاصل کی جائے اور اپنے گرتے پڑتے وجود کو برقرار رکھا جا سکے۔

۵۔ انگریزوں کے دلوں میں مسلمانوں کے لئے شدید مخالفانہ جذبات کو کم کرنا اور مسلمانوں کے لئے بنیادی سہولیات کو حاصل کرنا۔

**اثرات و نتائج:** علی گڑھ تحریک نے مسلمانان برصغیر کے دلوں میں جینے کی ایک نئی کرن پیدا کی مسلمانوں کی ترقی اور ان کے معاشرے میں وجود کو تسلیم کیا جانے لگا اور اس کے اچھے اثرات جلد ہی برصغیر کے دور دراز علاقوں تک پھیلنے لگے اور اس کے مثبت نتائج بھی سامنے آنے لگے۔علی گڑھ تحریک کی کامیابی اور اس کے بعد یونیوسٹی کے قیام سے مسلمانوں کو بھی سیاست میں مرکزی حیثیت حاصل ہونے لگے اور وہ بھی معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔علم و آدب کے رجحان کو فروغ حاصل ہونے لگا اور مسلمان تعلیم کے جدید عصری تقاضوں کی اہمیت کو بخوبی سمجھنے اور اپنانے لگے۔اردو ادب اور جدید علوم کو فروغ حاصل ہوا ان اقدامات کے بعد مسلمانوں میں اپنے الگ تشخص اور وجود کی خواہش دل میں پلنے لگی جس نے آگے جا کر مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں ڈھارس بندھائی۔مسلمان ایک بار پھر ایک طاقتور قوم کی حیثیت سے اُبھرنے لگے۔

**سوال نمبر 19: برصغیر میں اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں صوفیاء کرام اور مشائخ کرام نے کس طرح کی خدمات سرانجام دیں؟ تفصیل سے لکھیں۔**

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی کی وی آئی پی ڈگری الف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**جواب: برصغیر میں اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں صوفیاء اور مشائخ کی خدمات:**

اشاعت اسلام میں صوفیاء اور مشائخ نے بھی ناقابل فراموش اور گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ان کی پاکیزہ زندگی بلند کردار اور حسن اخلاق سے متاثر ہو کر برصغیر کے باشندوں کی بہت بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔اس کے علاوہ ان بزرگوں کی انتھک کوششوں اور طویل جدوجہد سے اسلامی معاشرے کے قیام،استحکام اور ارتقاء میں بھی مدد ملی۔اس کے علاوہ مسلمانوں کا اخلاقی معیار بھی بلند ہوا۔

برصغیر میں 1005ء میں ''حضرت شیخ اسماعیل بخاریؒ'' تشریف لائے اور شمالی ہند کے علاقوں میں اسلام کی اشاعت کی ابتداء کی۔حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری ،سلطان محمود غزنوی کے فرزند مسعود غزنوی کے دور میں غزنی سے لاہور تشریف لائے۔ان کی تبلیغ سے برصغیر کے ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہوگئے۔حضرت لال شہباز قلندر نے ملتان اور سندھ کے علاقوں میں اشاعت اسلام کے لئے خدمات سرانجام دیں۔غزنوی حکمرانوں کے آخری دور میں حضرت سلطان سخی سرور نے پنجاب میں اشاعت اسلام میں بڑی سرگرمی دکھائی۔جس کے نتیجے میں مشرقی پنجاب میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد مسلمان ہوئی۔حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی نے سہروردیہ سلسلے کی بنیاد رکھی۔انہوں نے اپنی تمام زندگی اشاعت اسلام اور صوفیانہ نظم وضبط کی تعلیم کے لئے وقف کر دی۔ان کا روحانی تسلط ملتان،سندھ،اور بلوچستان تک پھیلا ہوا تھا۔حضرت بہاؤالدین ذکریا کی وفات کے بعد صاحب زادے صلاح الدین بخاری ان کے جانشین ہوئے۔جب کہ ان کے ایک مرید سید جلال الدین بخاری نے اچ کے مقام پر اشاعت اسلام کا ایک بڑا مضبوط مرکز قائم کیا۔اور اس علاقے میں سہروردی سلسلے کی بنیاد رکھی۔برصغیر پاک و ہند میں صوفیاء کرام کے ذریعے سے اشاعت اسلام کا سلسلہ اورنگزیب عالمگیر کے زمانے تک چلتا رہا۔سلطان التمش اور سلطان ناصر الدین کے زمانے میں خواجہ بختیار کاکیؒ اور بابا فرید گنج شکرؒ جیسے بزرگوں نے اسلام کی خدمات سر انجام دیں۔ان کے علاوہ حضرت نظام الدین اولیاء نے بھی اشاعت اسلام میں اہم کردار ادا کیا جب کہ آپ کے جانشین حضرت نصیر الدین چراغ اور ان کے جانشین حضرت بندنواز گیسودرازؒ نے ان کی سرپرستی کی۔یہ حکمران نہ صرف ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے بلکہ وہ ایسے عملی اقدامات بھی کرتے تھے۔کہ جن سے اسلامی قدروں کو تقویت پہنچی اور اسلامی معاشرے کے قیام میں مدد ملی۔سلطان التمش اور اس کے جانشینوں کے عہد نے منگولوں کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے وسط ایشیاء سے متعدد علماء اور صوفیاء برصغیر چلے آئے۔اور انہوں نے یہاں مسلم معاشرے کی تشکیل میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔مثلاً سید جلال الدین بخاری،اور سید مخدوم جہاں اور جہاں گشت۔اس عہد میں برصغیر میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کو فروغ ملا۔چشتی بزرگوں نے دہلی،راجھستان اور جنوبی ہند میں،جبکہ سہروردیہ بزرگوں نے ملتان،اچ شریف،سندھ اور گجرات کاٹھیاوار میں تبلیغ اسلام کی اور لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

یوں تو برصغیر میں اسلام کی اشاعت کے لئے بہت سے بزرگان دین نے اپنی کاوشوں سے دین اسلام کی روشنی اس خطے میں پھیلائی لیکن چند صوفی سلسلوں نے اس مقصد کو تسلسل سے جاری رکھا ان صوفی سلسلوں پر ایک سرسری نظر کچھ یوں ڈالی جاتی ہے۔

(i) صوفیاء کرام کا طبقہ معاشرے کا انتہائی معزز طبقہ تھا۔انہوں نے اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور اپنی صلح جوئی،حق گوئی اور انسان دوستی سے غیر مسلم معاشرے کو اسلام کی طرف راغب کیا ان کے فضائل حسنہ اور انسان دوستی برصغیر میں اسلام کو فروغ کا بہت بڑا باعث بنی۔ان عوامل کی بدولت اب تک کروڑوں انسانوں کے دلوں پر ان کی زندگیاں قرآن وسنت کے رنگ میں رنگی ہوئی نظر آتی ہیں۔

(ii) 1206ء سے 1510ء تک کا دور برصغیر میں مشائخ کرام کی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے مشہور ہے۔انہوں نے اپنے قابل تقلید کارناموں کی وجہ سے لاتعداد ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔یہ مشائخ اللہ سے لو لگاتے رہے۔یہ صوفیاء عقیدے اس کے حامی تھے۔کہ انسان کی ذات خدا کے نور کی مظہر ہے۔اور انسان اپنے نفس کو آلائشوں سے پاک کر کے خدا کا جلوہ اپنے اندر ہی دیکھ سکتا ہے۔یہ مشائخ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔اور اپنا زیادہ وقت ریاضت اور عبادت میں بسر کرتے تھے۔وہ خدا سے محبت اور عقیدت کا درس دیتے تھے۔وہ خدمت خلق کو سب سے بڑی نیکی قرار دیتے تھے۔مشائخ کرام مسلمان حملہ آوروں کے ہمراہ برصغیر میں وارد ہوئے اور اہم مقامات پر قیام پذیر ہوگئے۔

(iii) بزرگان دین کے کئی سلسلے ہیں۔لیکن زیر نظر عہد میں جو بزرگ ارشاد ہدایت میں مصروف رہے وہ زیادہ تر دو سلسلوں سے تعلق رکھتے تھے۔سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ سہروردیہ برصغیر کے ان مشائخ میں بڑے بیشتر خود بڑے عالم تھے۔اور شریعت کے پورے پابند تھے۔بڑے بڑے اولوالعزم اور باجبروت بادشاہان سید ھے نیکوکار بزرگوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے۔

(iv) صوفیاء کرام کے چار بڑے سلسلے تھے۔ان سلسلوں کے بزرگ برصغیر میں بڑی منظم کوششوں سے دین اسلام پھیلانے لگے۔یہ چار بڑے سلسلے چشتیہ،نقشبندیہ ،قادریہ اور سہروردیہ آج یہاں قائم ہیں۔اور ان سلسلوں کے بہت سے صوفیائے کرام حضرت حسین زنجانی،حضرت داتا گنج بخش،حضرت معین الدین چشتی اجمیری،حضرت نظام الدین اولیا،حضرت کلیر شریف،حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی اور دیگر صوفیائے کرام نے اسلام پیغام مختلف علاقوں تک پہنچایا۔

ا۔ صوفی سلسلوں میں سب سے پہلے سلسلہ قادریہ کا نام آتا ہے اس سلسلے کی بنیاد شیخ عبدالقادر جیلانی نے (1077ء سے لیکر 1177ء) میں رکھی اس کے بعد سلاطین دہلی کے دور میں اس سلسلہ کو اتنی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

۲۔ اس کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کا نام آتا ہے اور اس سلسلے کی بنیاد بہاوالدین نقشبند نے رکھی یہ بزرگ اشاعت اسلام کے لحاظ کافی دیر سے پہنچا لیکن اس کے بعد نقشبندیہ سلسلوں نے بڑی تیزی سے اشاعت اسلام کو برصغیر میں عام کیا اور متعدد کامیابیاں بھی حاصل کیں۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551
Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک،ایف اے،بی اے،ایم اے،بی ایڈ،ایم ایڈ،ایم فل،پی ایچ ڈی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام حل شدہ اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل اور پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۳۔ اس کے بعد چشتیہ سلسلے نے اس عظیم مقصد کو جاری رکھا اس سلسلے کے بانی خواجہ ابو اسحٰق شامی تھے اور انہوں نے دین اسلام کی اشاعت کا آغاز لگ بھگ 940ء میں کیا ان کا پیغام برصغیر میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے توسط سے اسے خطے میں پہنچا۔

۴۔ سلسلہ سہروردیہ بھی ایک عظیم صوفی سلسلہ رہا ہے جس نے ملتان سے شیخ بہاؤالدین زکریا کی مدد سے اس مقصد کو جاری رکھا اس سلسلے کی بنیادی خاصیت شیخ نجیب الدین سہروردی کے توسط سے اشاعت اسلام کے پیغام کو عام کرنا ہے۔

**سوال نمبر 20: ان اسباب کا تنقیدی جائزہ لیں کہ جن کی وجہ سے 1857ء کی جنگ آزادی ناکام ہوئی۔ نیز یہ بتائیں کہ اس جنگ کی ناکامی کے بعد مسلمانوں کو کن نتائج کا سامنا کرنا پڑا؟ (12)**

**جواب:** جنگ آزادی تاج برطانیہ نے اپنی بقاء کے لئے لڑی لیکن اس کی ناکامی کا سارا ملبہ بڑی حد تک مسلمانوں پر بھی گرا۔ ہندوستان میں جب انگریز حکومت غالب آئی تو اس نے آتے ساتھ ہی مسلمانوں سے بہادر شاہ ظفر کی زیادتیوں کا بدلہ لینا شروع کر دیا۔ انگریزوں نے جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کو ہر لحاظ سے تنہا کر دینے کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی ٹھان لی۔ جنگ آزادی کے بعد مسلمان مندرجہ ذیل مشکلات کا شکار ہو گئے۔

**جنگ آزادی کی ناکامی کی وجوہات:** جنگ آزادی کی ناکامی کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

**1۔ تنظیم کا فقدان:** جنگ آزادی کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب مسلمان مجاہدین اور دیگر لڑنے والے گروہوں میں تنظیم کا فقدان تھا۔ نہ جنگی حکمت عملی وضع کی گئی اور نہ ہی مجاہدین کو تنخواہوں اور خوراک و رہائش کے بارے میں وسائل مہیا کیے گئے۔

کاشان اکیڈمی

**2۔ غیر مسلم آبادی کا رویہ:** ہندوؤں کے نزدیک سب سے اہم ان کے معاشی اثاثوں کا تحفظ تھا۔ وہ مال و دولت سے بھرے ہوئے تھے اس لئے حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ اور جب بھی انگریزوں نے چند سکے عنایت کئے انہوں نے ان کو مطلوبہ سہولیات فراہم کیں۔ اس طرح انگریزوں کو تمام باتوں کا قبل از وقت پتہ چل جاتا تھا۔ بہت سے مجاہدین ہندوؤں کے دھوکہ دہی کی وجہ سے انگریزوں کے ہاتھ آتے اس طرح غیر مسلم آبادی نے اس جدوجہد کو ناکامی سے ہمکنار کرنے میں کافی حصہ لیا۔

0334-5504551

**3۔ بعض مسلمان روساء کی غداری:** جہاں ہندوؤں اور سکھوں نے انگریزوں کی مدد وہاں پر مسلمان حکمران اور روساء نے بھی انگریزوں کا ساتھ دیا۔ حیدر آباد دکن کے بادشاہ نے مغل سلطنت کی کوئی مدد نہ کی اسی طرح پنجاب کے کئی روساء نے انگریزوں کا ساتھ دیا۔

Download Free Assignments from

**4۔ مجاہدین آزادی کی صفوں میں انتشار:** جنگ آزادی میں انگریزوں کی کامیابی کی اہم وجہ فوجوں کی بہتر تنظیم تھی۔ مجاہدین میں مقامی سپاہی تھی۔ جو شیلے نوجوان تھے اور رضا کار تھے۔ جو کسی تنظیم یا تربیتی نظام سے نہیں گزرے تھے۔ جس سے یہ خرابی پیدا ہوئی کہ ان کی سرگرمیوں میں یکجہتی اور اثر پیدا نہ ہوسکا۔

Solvedassignmentsaiou.com

**5۔ روپے کی قلت:** مجاہدین نے اتنے بڑے پیمانے پر جنگ شروع کر دی تھی۔ مگر ان کے پاس لڑائی کے لئے اخراجات اور سپاہیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے روپیہ نہ تھا۔ اول تو مسلمان روساء سے دولت چھن چکی تھی اور جن کے پاس دولت تھی وہ اس جنگ میں اپنا حصہ ڈالنا ہی نہیں چاہتے تھے۔

**6:۔ دیگر عوامل:** دیگر عوامل جنھوں نے انگریزوں کی مدد کی وہ سائنس کی جدید ایجادات تھی۔ ڈاک، تار کے جدید نظام کی وجہ سے ان کو بروقت لڑائی کے واقعات کی اطلاعات ملتی رہتی تھیں اور وہ آسانی سے حالات پر قابو پا لیتے تھے۔ اس کے علاوہ کئی ریاستوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا۔ مثلاً حیدر آباد، گولیار، نیپال اور پٹیالہ۔ مجاہدین کی امداد کسی غیر ملکی طاقت نے بھی نہ کی۔ گورنر جنرل لارڈ کننگ نے 1856ء میں امیر قابل دوست محمد نے معاہدہ کر کے اسے غیر جانبدار بنا دیا تھا نہ ہی روس اور ایران بھی اس حالت میں تھے کہ وہ مجاہدین کی کوئی مدد کر سکتے جس کی وجہ سے انگریز جنگ آزادی کو کچلنے میں کامیاب ہو گئے۔

**جنگ آزادی کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات اور نتائج:**

ا۔ شمالی ہندوستان کے مسلمان اس جنگ کی زد میں ہونے کی وجہ سے سیاسی، معاشرتی اور معاشی لحاظ سے بدحالی کا شکار ہو گئے۔

۲۔ انگریز حکمران بہادر شاہ ظفر کی زیادتیوں کا بدلہ مسلمانوں سے لینے لگے۔

۳۔ جن علاقوں میں جنگ آزادی لڑی گئی وہاں وسیع پیمانے پر تباہی پھیل گئی۔

۴۔ انگریزوں نے مسلمانوں کو اس جنگ کا ذمہ دار ٹھرایا۔ اور بدلے کی آڑ میں کئی مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں اور باقیوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔

۵۔ انگریزوں نے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی سرپرستی کرنا شروع کر دی اور انہیں طرح طرح کے لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا اس طرح مسلمان معاشرتی طور پر بھی برصغیر میں تنہا رہ گئے انگریزوں نے اور بھی ایسے مظالم ڈھانا شروع کئے جس سے مسلمان ہر طرح سے پسماندہ ہو گئے انگریزوں نے اس سوچ کے ساتھ مسلمانوں کو تنہا کر دیا کہ تا کہ آئندہ مسلمان آزادی کی جنگ نہ لڑ سکیں۔

**حصول آزادی میں ناکامی:** حصول آزادی کی یہ کوشش ناکام ہوئی۔ مسلمان اپنا کھویا ہوا اقتدار واپس لینے میں ناکام ہوئے۔ اس جدوجہد کی ناکامی نے جہاں مسلمانوں کی قومی کمزوریوں کو بے نقاب کیا وہاں غیر مسلم آبادی کے رویہ کو بھی ظاہر کیا تھا۔ اور انگریز ہندوستان پر غلبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے جنگ آزادی کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب مسلمان مجاہدین اور دیگر لڑنے والے گروہوں میں تنظیم کا فقدان تھا۔ نہ جنگی حکمت عملی وضع کی گئی اور نہ ہی مجاہدین کو تنخواہوں اور خوراک و رہائش کے بارے میں وسائل مہیا کیے گئے۔

**ہندوؤں کی سرپرستی:** ہندوؤں کے نزدیک سب سے اہم ان کے معاشی اثاثوں کا تحفظ تھا۔ وہ مال و دولت سے بھرے ہوئے تھے اس لئے حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ اور

میٹرک ، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام ، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ، ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

جب کبھی انگریزوں نے چند سکے عنایت کیئے انہوں نے ان کو مطلوبہ سہولیات فراہم کیں۔اس طرح انگریزوں کو تمام باتوں کا قبل از وقت پتہ چل جاتا تھا۔بہت سے مجاہدین ہندوؤں کے دھوکہ دہی کی وجہ سے انگریزوں کے ہاتھ آتے اس طرح غیر مسلم آبادی نے اس جدوجہد کو ناکامی سے ہمکنار کرنے میں کافی حصہ لیا۔ جہاں ہندوؤں اور سکھوں نے انگریزوں کی مدد کی وہاں پر مسلمان حکمران اور روساء نے بھی انگریزوں کا ساتھ دیا۔حیدر آباد دکن کے بادشاہ نے مغل سلطنت کی کوئی مدد نہ کی اسی طرح پنجاب کے کئی روساء نے انگریزوں کا ساتھ دیا۔

**غیر ملکی امداد کا مکمل خاتمہ:** جنگ آزادی میں انگریزوں کی کامیابی کی اہم وجہ فوجوں کی بہتر تنظیم تھی۔مجاہدین میں مقامی سپاہی تھے جو کہ صرف جوشیلے نوجوان تھے اور والینٹیر تھے لیکن کسی تنظیم یا تربیتی نظام سے نہیں گزرے تھے۔جس سے یہ خرابی پیدا ہوئی کہ ان کی سرگرمیوں میں یکجہتی اور اثر پیدا نہ ہو سکا ۔مجاہدین نے اتنے بڑے پیمانے پر جنگ شروع کر دی تھی۔مگر ان کے پاس لڑائی کے لئے اخراجات اور سپاہیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے روپیہ نہ تھا۔اول تو مسلمان روساء سے دولت چھن چکی تھی اور جن کے پاس دولت تھی وہ اس جنگ میں اپنا حصہ ڈالنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ دیگر عوامل جنہوں نے انگریزوں کی مدد کی وہ سائنس کی جدید ایجادات تھیں۔ڈاک ،تار کے جدید نظام کی وجہ سے ان کو بروقت لڑائی کے واقعات کی اطلاعات ملتی رہتی تھیں اور وہ آسانی سے حالات پر قابو پا لیتے تھے۔اس کے علاوہ کئی ریاستوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا۔مثلاً حیدر آباد ،گولیار ،نیپال اور پٹیالہ۔مجاہدین کی امداد کسی غیر ملکی طاقت نے بھی نہ کی۔گورنر جنرل لارڈ کٹنگ نے 1856ء میں امیر کابل دوست محمد سے معاہدہ کر کے اسے غیر جانبدار بنا دیا تھا نہ ہی روس اور ایران بھی اس حالت میں تھے کہ وہ مجاہدین کی کوئی مدد کر سکتے جس کی وجہ سے انگریز جنگ آزادی کو کچلنے میں کامیاب ہو گئے۔

کاشان اکیڈمی

دہلی کی فتح کے بعد انگریز فوجوں نے شہری آبادی سے خوفناک انتقام لیا۔لوگوں کو بے دریغ قتل کیا گیا۔سینکڑوں کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ہزاروں نفوس گولیوں سے اڑا دیے گئے۔ان میں مجرم بھی تھے اور بے گناہ بھی۔مسلمان بھی تلوار کے گھاٹ اتار دیے گئے۔اور ہندو بھی۔لیکن جلد ہی انگریزی فوج کے سکھ سپاہیوں نے قتل وغارت میں فرقہ وارانہ رنگ بھر دیا۔مسلمان چن چن کر قتل کیے گئے۔بہت سے مقتدر اور متمول مسلمانوں کی جائیدادیں تباہ ہو گئیں۔اور وہ کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گئے۔ان ہولناک مظالم کا اعادہ ان مقامات پر بھی کیا گیا جہاں اولاً جنگ کی آگ بھڑکی تھی۔

0334-5504551

Download Free Assignments from

اگست 1858ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے اعلان ملکہ وکٹوریہ کے ذریعے ایسٹ انڈیا کمپنی کا خاتمہ کر کے ہندوستان کو تاج برطانیہ کے سپرد کر دیا۔

اس جنگ کے بعد خصوصاً مسلمان زیر عتاب آئے۔جب کہ ہندوؤں نے مکمل طور پر انگریز سے مفاہمت کر لی۔یوں مسلمانوں پر جدید علم کے دروازے بند کر دیے گئے۔اور خود مسلمان بھی نئی دنیا سے دور ہوتے چلے گئے۔ایسے میں سرسید جیسے لوگ سامنے آئے جنہوں نے اس جنگ آزادی کے وجوہات پر روشنی ڈالی اور انگریزوں پر زور دیا کہ ہندوستانیوں میں موجود احساس محرومیوں کو دور کر کے ہی انگریز یہاں حکومت کر سکتا ہے۔سرسید نے مسلمانوں میں تعلیمی انقلاب لانے کے لیے کالج اور یونیورسٹیاں قائم کیں۔

Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر 21: اسلام کی آمد سے قبل برصغیر معاشی ،معاشرتی اور مذہبی طور پر کن حالات کا شکار تھا؟وضاحت کریں۔ (12)**

**جواب: اسلام کی آمد سے قبل برصغیر معاشی ،معاشرتی اور مذہبی حالات:**

**معاشی حالات:** برصغیر میں تجارت اور کاروبار زیادہ تر ویش ذات کے لوگوں کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔جو نسل درنسل اس کام میں مہارت حاصل کرتے گئے۔ان کے تجارتی قافلے روم ،یونان ،چین ،مصر اور عرب تک جاتے۔یہ تجارت زیادہ تر بحری راستوں کے ذریعے سے ہوتی۔ملک میں اس وقت کئی بندرگاہیں بن چکی تھیں۔لیکن مالا بار اور دیبل کی بندرگاہیں مسلمانوں کی آمد کے وقت قابل ذکر تھیں۔اندرون ملک تجارت کا نظام بھی خاصا وسیع تھا۔اور ملک کے مختلف علاقوں اور شہروں کے درمیان باہمی تجارتی رابطے قائم ہو چکے تھے۔

اس دور میں برصغیر کی تجارت کا زیادہ تر انحصار زرعی اجناس اور بنیادی ضرورت کی اشیاء پر تھا۔صنعتی لحاظ سے اس وقت برصغیر خاصا پسماندہ تھا۔اور یہاں کوئی قابل ذکر صنعت نہیں تھی۔تاہم دستکاریوں اور گھریلو سطح پر مختلف اشیاء ضرورت تیار کرنے کا رواج پایا جاتا تھا۔اور ہاتھ سے بنی ہوتی ان اشیاء کی تجارت بھی ہوتی تھی۔

برصغیر کی آبادی کا کثیر حصہ زراعت پیشہ تھا۔کیونکہ یہ بنیادی طور پر ایک زرعی علاقہ تھا۔یہاں کاشت کی جانے والی بڑی فصلوں میں گندم ،کپاس ،چاول ،گنا ،دالیں ،جو ،باجرہ وغیرہ شامل تھیں۔برصغیر اس دور میں تجارت کا انحصار زیادہ تر اچھی فصلوں سے وابستہ تھا۔زراعت نے برصغیر میں ایک زرعی معاشرہ جنم دیا۔دیہات قائم ہوتے ،زمینداریاں اور جاگیریں وجود میں آتیں اور معاشی لوٹ کھسوٹ کا طویل سلسلہ جاری ہوا۔اس دور میں کھیتی باڑی زیادہ تر دریاؤں کے ارد گرد ہوتی تھی۔زرعی ترقی نہ ہونے کے برابر تھی۔کھیتی باڑی اور زمینوں کی آبادکاری کسانوں کا کام تھا۔اور تمام زرعی ضروریات کی فراہمی بھی ان کے ذمے ہوتی تھی۔حالانکہ وہ بے حد غریب ہوتے تھے۔زمیندار نئی زمینوں کی آبادکاری میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔

**معاشرتی حالات:** برصغیر کا خطہ مجموعی طور پر بدنظمی ،لاقانونیت ،سیاسی انتشار اور خود مختاری کے رجحانات کا شکار تھا۔کوئی ایک مرکزی حکومت قائم نہ تھی۔زمینداریاں ،اور جاگیریں تھیں۔طاقت آزمائی اور لڑائی جھگڑے عام تھے۔اور عوام میں قومی یکجہتی کا نام کی کوئی چیز نہ پائی جاتی تھی۔ہندو معاشرے میں عورت کو انتہائی کمتر اور حقیر مخلوق خیال کیا جاتا تھا۔وہ بچپن سے بڑھاپے تک مردوں کے رحم وکرم پر رہتی اور اگر خاوند مر جاتا تو اسے بھی اس کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔(اس رسم کو ستی کرنا کہتے ہیں) یا وہ تمام عمر بیوہ رہتی۔اس کے علاوہ وہ مختلف معاشرتی مظالم کا شکار رہتی۔انہیں جائیدادوں اور جاگیروں میں کوئی حصہ نہ دیا جاتا اور ان کو غلام بنا کر رکھا جاتا۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، الف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**مذہبی حالات:** اسلام کی آمد سے قبل برصغیر میں جن مذاہب کی پیروی کی جاتی تھی ۔ان میں ہندو مٹ ، بدھ مت اور جین مت زیادہ نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ بت پرستی اور دیوی، دیوتاؤں کی پرستش ہندوؤں میں عام تھی۔ مسلمانوں کی برصغیر میں آمد کے وقت یہاں نو کروڑ سے زائد دیوتاؤں یا بتوں کی عبادت کی جاتی تھی۔شیو وشنو اور برہما ہندوؤں کے سب سے بڑے دیوتا تھے۔اس وقت ملتان بت پرستی کا سب سے بڑا مرکز تھا۔اور اسے مول دیوتا کا مقام سمجھا جاتا تھا۔بت پرستی کے ساتھ ساتھ ہندوؤں میں آباء پرستی بھی رائج تھی۔ والدین کی پوجا کی جاتی ۔خاندان کے بزرگ پوجا کے لائق ہوتے تھے۔کسی ممتاز فرد کے مرجانے پر اسے دیوتا کی حیثیت حاصل ہو جاتی۔اونچی ذات کے برہمن بھی نچلی ذاتوں کے لیے دیوتا کا درجہ رکھتے تھے۔ برہمنوں کو زیادہ اختیارات حاصل ہوتے تھے۔اور یہ اقتدار پر بھی قبضہ جماتے رہتے تھے۔

**سوال نمبر 22 کانگریس کے قیام، تقسیم بنگال کی منسوخی اور شملہ وفد کی کامیابی نے برصغیر کے مسلمانوں پر کیا اثرات مرتب کیے؟ اس کے نتیجے میں مسلمانوں نے کیا اقدامات کیے؟ (12)**

**جواب: انڈین نیشنل کانگریس:** انڈین نیشنل کانگریس کا قیام ایک ریٹائرڈ آئی سی ایس آفیسر ایلن آکٹیوین ہیوم، اور ہندوستانی رہنماؤں کی مشترکہ کوششوں سے عمل میں آیا۔مسٹر ہیوم ہندوستانیوں کو باغیانہ اقدامات سے دور رکھنے کے لیے ان کی توانائی کو آئینی سمت میں موڑ دینا چاہتے تھے۔اس سلسلے میں انہوں نے ہندوستانی رہنماؤں سے مدد لی اور وائسرائے لارڈ ڈفرن، کو بھی اعتماد میں لیا جو کانگریس کو حزب اختلاف کا کردار ادا کرنے والی انجمن کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے تھے۔اس کا پہلا اجلاس 28 دسمبر 1885 کو بمبئی میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے 72 مندوب شریک ہوئے اور ڈبلیو۔سی بنرجی، نے اس کی صدارت کی۔ تمام محبان وطن کے درمیان دوستانہ جذبات کو فروغ، ان کے اندر قومی اتحاد کے جذبات کا استحکام، اہم معاشرتی مسائل پر تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے درمیان غور وخوض اور اگلے سال کے لیے عوامی مفاد سے متعلق پروگرام کا تعین اس کے مقاصد قرار پائے۔کانگریس کا دوسرا اجلاس 1886 میں دادا بھائی نوروجی کی صدارت میں کلکتہ میں منعقد ہوا۔تیسرا اجلاس بدرالدین طیب جی کی صدارت میں 1887 میں مدراس میں انعقاد پذیر ہوا اور چوتھا اجلاس 1888 میں جارج یول کی صدارت میں الہ آباد میں منعقد ہوا۔اس طرح کانگریس کے اجلاس ہر سال ملک کے مختلف حصوں میں منعقد ہوتے رہے اور ان میں مندوبین کی تعداد میں مستقل اضافہ ہوتا گیا۔

گلستان اکیڈمی
0334-5504551

کانگریس کی تاریخ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**پہلا دور:** اس کا پہلا حصہ 1885 سے 1905 تک محیط رہا۔اس دور کو اعتدال پسندوں کے دور سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ کانگریس پر ان رہنماؤں کا غلبہ رہا جو حکومت کے وفادار تھے۔مغربی تعلیم سے آراستہ تھے، برطانوی جمہوری اداروں کو ہندوستان میں قائم کرنا چاہتے تھے۔انگریزوں کے منصفانہ جذبہ میں یقین رکھتے تھے اور ان کے وجود کو ہندوستان کے باعث رحمت تصور کرتے تھے۔

**دوسرا دور:** اعتدال پسندوں کی پالیسی سے کانگریس کے رہنماؤں کا ایک طبقہ اختلاف رکھتا تھا۔وہ اعتدال پسندوں کی اصلاحات اور مراعات کی پالیسی کو خیرات کی پالیسی سے تعبیر کرتا تھا اور ہندوستان کو ہندوستانیوں کی تقدیر سمجھتا تھا۔وہ اس پر ہندوستانیوں کا تصور کرتا تھا۔یہ دور 1905 سے 1919 تک جاری رہا اور انتہا پسندوں کے دور سے موسوم ہوا۔اس کے رہنماؤں میں لالہ لاجپت رائے، بال گنگا دھر تلک اور بپن چندر پال بڑی اہمیت کے حامل تھے۔1907 میں اعتدال پسندوں اور انتہا پسندوں کے مابین اختلافات کے سبب دو حصوں میں منقسم ہوگئی اور اعتدال پسندوں کو کانگریس کی رکنیت سے خارج کر دیا۔بعدازاں 1916 میں جب مسلم لیگ اور کانگریس نے میثاق لکھنؤ پر دستخط کیے تو انتہا پسندوں کو دوبارہ کانگریس میں داخل کرلیا گیا۔1918 میں مانٹیگو جیمسفورڈ اصلاحات پر اختلافات کے سبب اعتدال پسند کانگریس سے منحرف ہوگئے اور انہوں نے اپنے آپ کو لبرل پارٹی کے نام سے منظم کرلیا۔

**تیسرا دور:** کانگریس کا تیسرا دور 1919 سے 1947 تک محیط رہا ہے۔اسے مہاتما گاندھی کے دور سے موسوم کیا جاتا ہے۔اس دور میں گاندھی جی نے افریقہ سے ہندوستان واپس آکر 1917 میں چمپارن میں ستیہ گرہ کیا۔احمد آباد کے مل مزدوروں کی تحریک چلائی۔1919 رولٹ بل کی مخالفت میں ستیہ گرہ کیا۔ 1920 میں خلافت عدم تعاون تحریک کی قیادت کی۔1930 میں ڈانڈی مارچ کر کے نمک کا قانون توڑا۔1932 میں تحریک سول نافرمانی کا آغاز کیا۔1940 میں جنگ کے خلاف انفرادی ستیہ گرہ کیا اور 1942 میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں "ہندوستان چھوڑو" تحریک کی قرارداد پیش کی۔اس کے نتیجے میں کانگریس کے تمام رہنماؤں کو گرفتار کرکے گاندھی جی کو آغا خان پونا میں نظر بند کر دیا گیا اور دوسرے رہنماؤں کو احمد نگر کے تاریخی قلعہ میں قید کر دیا گیا۔

23 مارچ 1940 کو جب مسلم لیگ نے لاہور میں اجلاس میں دو قومی نظریہ کی بنیاد پر لاہور قرارداد کے تحت مسلمانوں کے لیے ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کیا تو کانگریس نے شدت سے اس کی مخالفت کی لیکن برطانوی حکومت نے مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کیا اور اس کی پالیسی سے نہ صرف اتفاق کیا بلکہ ہر قدم پر اس کی مدد بھی کی اور بالآخر ہندوستان کے آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ذریعہ تین جون پلان کے تحت 14 اگست 1947 کو پاکستان کا قیام عمل میں آگیا اور 15 اگست کو ہندوستان آزاد ہوگیا۔

کانگریس کی تاریخ کے تینوں ادوار کا جائزہ لینے سے ایک بات قطعی واضح ہوجاتی ہے کہ اس جماعت کے نزدیک ہندوؤں کے مفادات اور انگریزوں سے اقتدار حاصل کر کے مسلمانوں سمیت دوسری تمام اقلیتوں پر اپنا تسلط قائم کرنے کے علاوہ کوئی دوسری بات مطمع نظر نہ تھی۔

**تقسیم بنگال کی منسوخی :** اردو ہندی جھگڑے کے بعد مسلم قوم کو ایک اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا وہ ہندوؤں کی طرف سے تقسیم بنگال کی مخالفت تھی۔ بنگال ایک بہت بڑا صوبہ تھا۔جس کا رقبہ تقریباً ایک لاکھ نواسی ہزار مربع میٹر اور آبادی سات کروڑ سے بھی زیادہ تھی۔انتظامی اعتبار سے اتنے بڑے صوبے کو چلانے کے لئے بہت

میٹرک سے لیکر ایم اے ، ایم ایس سی ، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، ایم ایڈ ، ایم اے ، ایم ایس سی کی ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مشکلات درپیش تھیں۔لارڈ کرزن نے جو کہ اس وقت ہندوستان کا وائسرائے تھا، 1905ء میں بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ایک مشرقی بنگال اور آسام اور دوسرا مغربی بنگال۔ مشرقی بنگال کا صدر مقام ڈھاکہ میں بنا دیا گیا اور مغربی بنگال کا کلکتہ ہی رہا۔اس تقسیم کے خلاف ہندوؤں نے سخت احتجاج کیا۔کانگریس جو کہ ہندوستان کی نمائندہ جماعت ہونے کا دعویٰ کرتی تھی ،اس مخالفت میں پیش پیش تھی۔کانگریس نے لوگوں کو انگریزی مال خریدنے سے روکا۔بموں کے دھماکے کیے۔اور یہ مطالبہ کیا کہ اس تقسیم کو منسوخ کر دیا جائے۔اس مخالفت کی وجہ یہ تھی کہ مشرقی بنگال اور آسام میں مسلمانوں کی اکثریت تھی جو معاشی طور پر بدحال تھے جب تک بنگال ایک صوبہ تھا مشرقی بنگال سے حاصل ہونے والی آمدنی کا بہت سارو پیہ مغربی بنگال کی ترقی پر خرچ ہوتا تھا۔سڑکیں بنتی تھیں ،سکول اور کالج کھلتے تھے۔اور صنعتیں قائم ہوتی تھیں۔اور آخرکار 1911ء کو اسے منسوخ کر کے انگریزوں نے ہندوؤں کو خوش کر دیا اور مشرقی بنگال کے مسلمان جن کی حالت بہتر ہو رہی تھی یہ تقسیم کی منسوخی ان پر بہت گراں گزری اس کے علاوہ تقسیم بنگال کی منسوخی سے برطانوی حکومت کا وقار مجروح ہوا اور مسلمانوں کا ان پر سے اعتماد اٹھ گیا۔اس نے مسلمانوں کو وفاداری کو ایسی سزا دی گو یا وہ بڑا مجرم تھا۔تقسیم بنگال کی منسوخی سے ہندوؤں اور مسلمانوں نے تعلقات میں زہر بھر دیا۔ہندوؤں نے مسلمانوں کو خوب بدنام کیا۔مسلمانوں میں احساس ابھرا کہ کانگرس صرف ہندوؤں کی جماعت ہے تقسیم بنگال کی منسوخی سے ،مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔

**تقسیم بنگال اور اسکی منسوخی کے اثرات:** تقسیم بنگال سے ہندوؤں اور مسلمانوں پر مختلف اثرات مرتب ہوئے۔مسلمان اس تقسیم سے بڑے خوش تھے، کیونکہ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت تھی، جو ایک نیا صوبہ بن گیا۔لیکن جہاں تک ہندوؤں کا تعلق تھا وہ اس تقسیم سے بڑے برہم ہوئے اور سیخ پا ہوئے۔اگرچہ مغربی بنگال میں ان ہی کی اکثریت تھی لیکن وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ مشرقی بنگال اور مسلم اکثریت والا صوبہ بن جائے اور اس طرح پورے بنگال پر ان کی اقتصادی اور سیاسی اجارہ داری اور بالادستی ختم ہو جائے۔یہی وجہ تھی کہ ہندوؤں نے تقسیم بنگال کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس تقسیم کی منسوخی کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔عدم تعاون کی تحریک شروع کر دی، انگریزی مال کے بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا۔قانون کی خلاف ورزیاں شروع کر دی گئیں ،ٹیکسوں کی ادائیگیاں روک دی گئیں اور بالآخر تشدد پر اتر آئے۔یہاں تک کہ وائسرائے کو قتل کرنے کی سازشیں تیار ہونے لگیں۔ان حالات سے انگریز سرکار نے آخرکار گھٹنے ٹیک دیئے اور 1911ء میں بنگال کی تقسیم منسوخ کر دی گئی۔اس منسوخی سے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا لیکن وہ بے چارے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔حقیقت یہ ہے کہ تقسیم بنگال نے ہندوستانی سیاست کے میدان میں نئے بیج بو دیے۔

**شملہ وفد کی کامیابی:** تقسیم بنگال پر ہندوؤں کے رویے کے پیش نظر مسلمانوں نے بحالت مجبوری اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک نئے اور انوکھے راستے کا انتخاب کیا۔یہ راستہ سیدھا انگریز سرکار کے پاس جاتا تھا۔نتیجے کے طور پر تقسیم بنگال کے صرف چھ مہینے بعد یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا ایک نمائندہ وفد انگریز وائسرائے لارڈ منٹو سے جا ملا۔اپنے مطالبات ان کے سامنے پیش کیے۔اپنی جوابی تقریر میں وائسرائے نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ ان کے مطالبات نہ صرف برطانوی حکومت کو پہنچا دیئے جائیں گے، بلکہ ان کو منظور کرانے کی بھی بھرپور کوشش کی جائے گی۔اس سے مسلمانوں میں امید کی لہر دوڑ گئی اور ان کو ان کا حق دیا بھی گیا۔منٹو کے اصلاحات میں شملہ وفد کے مطالبات شامل کر لئے گئے یہ منظوری برصغیر کی سیاست میں نیا موڑ ثابت ہوئی۔شملہ وفد کو جدوجہد آزادی میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔اس وقت تک مسلمانوں کی کوئی سیاسی جماعت نہ تھی۔اس لئے وہ برطانوی حکومت سے مراعات اور مفادات حاصل کرنے میں ناکام تھے لیکن شملہ وفد کی کامیابی نے مسلمانوں کے لیے برصغیر میں سیاست اور آزادیٔ رائے کے نئے دروازے کھول دیئے۔

**مسلمانوں کے اقدامات:** تقسیم بنگال پر ہندوؤں کی تنگ نظری کے پیش نظر مسلمانوں کا اعتماد آل انڈیا نیشنل کانگریس سے اٹھ گیا۔کانگریس کے قیام اور مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں کانگریسی رہنماؤں کے منفی رویے اور شملہ وفد کی کامیابی کے بعد مسلمان رہنماؤں میں بڑی شدت سے یہ احساس پیدا ہوا کہ ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک الگ سیاسی پلیٹ فارم قائم کیا جائے۔جس کے ذریعے سے شملہ وفد کے مطالبات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔چنانچہ محمڈن ایجوکیشنل اجلاس کے اختتام پر 30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں اجلاس ہوا جس کی صدارت نواب وقارالملک نے کی۔اس موقع پر نواب سلیم اللہ نے ایک قرارداد پیش کی جس میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ سیاسی جماعت کے قیام کا مطالبہ کیا گیا اس نئی سیاسی پارٹی کا نام آل انڈیا مسلم لیگ رکھا گیا۔اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ حقیقت میں تقسیم بنگال کا واقعہ مسلم ذہنیت اور سیاست کو تقسیم کرنے پر منتج ہوا۔

**دلچسپ حقائق:** ''کیمبرج ہسٹری آف انڈیا'' کے مطابق تقسیم بنگال کو منسوخ کرانے کے لیے بلوائیوں میں ہندو وکلاء سب سے آگے اور پیش پیش تھے۔اس کی خاص وجہ تھی کہ چونکہ وہ سمجھتے تھے کہ مشرقی بنگال کا ایک نیا صوبہ بننے کا یہ بھی مطلب ہوگا کہ ڈھاکہ میں ایک نئی ہائی کورٹ کا قیام عمل میں آئے گا جس کی وجہ سے ان کی اپنے عدالتی بزنس پر اثر پڑے گا۔یاد رہے کہ غیر منقسم بنگال میں ایک ہائی کورٹ تھی جس پر ہندو وکلاء کا قبضہ تھا اور جہاں ان کی پریکٹس اور عدالتی بزنس عروج پر تھا۔وہ اسے ماند پڑتے یا دیکھنے کے لیے ہرگز تیار نہیں تھے۔

ہندو صحافیوں کو اس بات کا ڈر تھا کہ مشرقی بنگال کو اگر واقعی ایک نیا صوبہ بنا دیا گیا تو وہاں سے نئے اخبارات ورسائل کا اجراء ہوگا۔جس کی وجہ سے ان اخبارات ورسائل وغیرہ کی اشاعت پر زد پڑے گی۔اس طرح بنگال کی تقسیم کو انہوں نے اپنی کمائی کی تقسیم سے تعبیر کیا جس کے لیے وہ ہرگز تیار نہ تھے۔اس کے علاوہ ''کالی'' (سیوا جی کی بیوی) جسے ہندو بڑی ماں کہتے ہیں اس بڑی ماں کی پرستش بنگال میں کافی مقبول تھی۔اس کالی کی وجہ سے ہندو بنگال کو اپنا مادر وطن خیال کرتے تھے۔جب انگریز سرکار نے بنگال کو تقسیم کیا، تو مذہبی جنون پرست اور انتہا پسند ہندوؤں نے اس تقسیم کی شدت سے مخالفت کی اور وہ اس لیے کہ ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے ان کی ''کالی'' کی زمین

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تقسیم ہوگئی ہے۔اور اس سے کالی کی بے عزتی ہوئی ہے۔لہذا وہ اپنی بڑی ماں کی بے عزتی کسی بھی طرح برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

**سوال نمبر 23:** درج ذیل پر نوٹ تحریر کریں۔

**1۔ جنگلات کی اہمیت وفوائد    2۔ پاکستان کا زرعی نظام    3۔ پاکستان کی گھریلو صنعتیں    4۔ پاکستان کا نہری نظام**

**جواب:**

**1۔ جنگلات کی اہمیت وفوائد:** کسی ملک میں ہرے بھرے میدان اور جنگلات ایک طرف اس کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں تو دوسری طرف معاشی طور پر ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔قدرت نے پاکستان کو نہ صرف چار موسم بلکہ زرخیز زمین کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔لیکن جیسے جیسے آبادی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔افراد کی رہائشی اور خورا کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے جنگلات کو صاف کر کے زمین کو رہائش اور کاشت کاری کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔جس کے نتیجے میں ہمارے ملک رقبے کے صرف 4.5 فیصد حصے پر جنگلات رہ گئے ہیں حالانکہ ماہرین کے مطابق کسی ملک کی متوازن معیشت کے لئے اس کے 25% رقبے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔ہمارے ملک میں مطلوبہ تعداد میں درختوں کے نہ ہونے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ پاکستان کے تمام علاقوں میں مناسب مقدار میں پانی دستیاب نہیں جس کی وجہ سے جنگلات کی صحیح نشوونما نہیں ہو پاتی۔

2۔ لوگوں میں جنگلات کی افادیت کے بارے میں شعور نہ ہونے کی وجہ سے، ذاتی استعمال اور تجارتی غرض سے جنگلات کاٹے جاتے ہیں۔

3۔ ملک کی تمام زمین درخت اگانے کے قابل نہیں،خشک پہاڑوں اور ریگستانوں میں درخت اگانا مشکل ہے۔

کاشان اکیڈمی

جنگلات کی نشوونما و حفاظت نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔حکومت اس سلسلے میں کافی کوششیں کر رہی ہے۔سال میں دوبار فروری اور اگست کے مہینے میں ہفتہ شجر کاری منایا جاتا ہے۔سرکاری طور پر نہروں، سڑکوں، بیراجوں اور ڈیموں کے کناروں کے علاوہ سرکاری زمین پر بھی سرکاری طور پر درخت لگائے جا رہے ہیں۔

0334-5504551

Download Free Assignments from

**جنگلات کے فوائد:** جنگلات کے بے شمار فوائد ہیں۔مثلاً

☆ جنگلات کی وجہ سے آندھیوں اور طوفانوں کی رفتار میں کمی واقع ہوتی ہے۔جس سے انسان، حیوان اور فصلیں تباہی سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

Solvedassignmentsaiou.com

☆ جنگلات ہمیں گرمی اور سردی کی شدت سے بچاتے ہیں، اور ان کی وجہ سے آب و ہوا معتدل رہتی ہے۔

☆ جنگلات کی وجہ سے پہاروں پر برف تیزی سے نہیں پگھلتی۔درخت نہ صرف سیلاب کے تیز ریلوں کی رہ میں حائل ہو کر اس کی رفتار کو ہلکا کر دیتے ہیں۔بلکہ درخت کی جڑیں زمین کو مضبوطی سے پکڑے رکھتی ہیں جس کی وجہ سے زمین کا کٹاؤ کم ہوتا ہے۔

☆ درخت زمین کے اندر موجود پانی کو جذب کرتے رہتے ہیں۔ن پانی کی مقدار میں اضافہ نہیں ہوتا اور سیم وتھور میں کمی واقع ہوتی ہے۔

☆ جنگلات کی وجہ سے بارشوں میں اضافہ ہوتا ہے اور درخت زمین کی زرخیزی کو بھی قائم رکھتے ہیں۔

☆ جنگلات نہ صرف شکار گاہوں کا کام دیتے ہیں۔بلکہ ان سے ہمیں جڑی بوٹیاں بھی حاصل ہوتی ہیں جو مختلف ادویات بنانے میں کام آتی ہیں۔

☆ جنگلات سے عمارتی لکڑی اور جلانے کی لکڑی حاصل کرتے ہیں۔

**2۔ پاکستان کا زرعی نظام:** پاکستان میں عام طور پر سال میں دو فصلیں بوئی جاتی ہیں۔جن کو ربیع اور خریف کی فصلیں کہا جاتا ہے۔

**ربیع کی فصلیں:** اس میں گندم، جو، چنا اور روغنی یا تیلی بیج کی فصل شامل ہے۔ان فصلوں کی بوئی اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں ہوتی ہے اور کٹائی اپریل اور مئی میں کی جاتی ہے۔

**خریف کی فصلیں:** خریف کی فصل چاول، مکئی، جوار، باجرہ، کپاس، اور گنا شامل ہیں۔یہ فصلیں مئی اور جون کے مہینوں میں بوئی جاتی ہیں اور ان کی کٹائی اکتوبر اور نومبر میں ہوتی ہے۔

پاکستان میں کاشت کی جانے والی فصلوں کو ان کے استعمال کے حوالے سے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

**اول:** غذائی فصلیں جن میں گندم، چاول، جو، چنا اور دالیں شامل ہیں۔

**دوئم:** نقد آور یا تجارتی فصلیں جس میں تمباکو، کپاس، گنا، اور روغنی یا تیلی بیج شامل ہیں۔

غذائی پیداوار سے ملک کی غذائی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔جبکہ نقد آور فصلیں دوسرے ممالک کو بیچ کر زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

**3۔ پاکستان کی گھریلو صنعتیں:** گھریلو صنعت سے مراد وہ صنعت ہے جس میں گھر کے افراد مل کر گھر کے اندر یا باہر مصنوعات تیار کرتے ہیں۔اس کام میں فیکٹریاں لگا کر سادہ مشینوں سے یا ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے۔پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں گھریلو صنعتیں بہت اہم ہیں۔کیونکہ بڑی صنعتیں تعداد میں کم ہونے کی وجہ سے ان کی پیداوار زیادہ لوگوں کی مفروضیات کو پورا نہیں کر سکتی اور نہ ہی زیادہ لوگوں کو روزگار دے سکتی ہیں۔جبکہ گھریلو صنعتیں تعداد میں زیادہ ہونے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کی وجہ سے ان کی پیداوار زیادہ ہے۔ کئی گھریلو صنعتوں کی مصنوعات کو برآمد کر کے زرِ مبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔ گھریلو صنعتوں کی وجہ سے لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوتا ہے۔

**گھریلو صنعتوں کی صورتحال:** پاکستان میں تقریباً 72 فی صد لوگ زراعت کے پیشے سے منسلک ہیں۔ یہ لوگ سال کا کچھ حصہ بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر گھریلو صنعتوں کو ترقی دی جائے تو وہ اپنا فالتو وقت ضائع کرنے کے بجائے کام کر کے اپنی آمدنی بڑھا سکتے ہیں۔ یوں اس سے کاشتکاری کے شعبے پر آبادی کے دباؤ میں بھی کمی آئے گی۔ ہمارے سماج میں مشترکہ خاندانی نظام کی وجہ سے نہ صرف مرد بلکہ عورتیں اور بچے بھی کام کر کے گھریلو آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ یعنی گھریلو صنعتیں بے روزگاری کو ختم کرنے کا ایک موثر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

پاکستان ایک غریب ملک ہے۔ ملک میں سرمائے کی کمی ہے۔ یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ کم سرمائے میں صنعتیں لگائی جائیں۔ جیسا کہ گھریلو صنعتوں میں زیادہ سرمائے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ آسانی سے قائم کی جا سکتی ہیں۔ بلکہ ان کا جال پورے ملک میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ جس سے پیداوار میں اضافہ ہوگا اور ملک خوشحال ہوگا۔ گھریلو صنعت کی اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے حکومت نے گھریلو صنعت کو فروغ دینے کے لیے ۱۹۵۵ء میں چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن قائم کی۔ لیکن ۱۹۷۲ء میں یہ کارپوریشن ختم کر کے گھریلو صنعتوں کی ترقی اور سہولیات کے فرائض صوبائی حکومتوں کے سپرد کر دیئے گئے۔ چھوٹے صنعت کاروں کی فنی راہنمائی اور تربیت کے لیے حکومت نے کئی مراکز قائم کیے۔ خام مال اور آلات جیسا کرنے کے لیے کئی سپلائی ڈپو بنائے ہیں۔ گھریلو صنعتوں کی مصنوعات کی فروخت اور نمائش کے لیے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے بیشتر شہروں اور دیہاتوں میں کئی قسم کی گھریلو صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**کھیلوں کا سامان بنانے کی صنعت:** اس گھریلو صنعت میں پاکستان نہ صرف اپنی ملکی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ کافی سامان دنیا کے کئی ممالک کو برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ یہ صنعت زرِ مبادلہ کمانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس صنعت کا سب سے بڑا مرکز سیالکوٹ ہے۔

**کٹلری اور آلاتِ جراحی کی صنعت:** یہ پاکستان کی اہم گھریلو صنعت ہے۔ اعلیٰ قسم کی کٹلری (چھریاں، چاقو، قینچی، چمچ) بنانے کے لیے وزیر آباد اور سیالکوٹ مشہور ہیں۔ جبکہ بہترین قسم کے آلاتِ جراحی سیالکوٹ میں بنائے جاتے ہیں۔ پاکستان اپنی یہ مصنوعات برآمد کرتا ہے۔

**برتنوں کی صنعت:** اسٹین لیس سٹیل کے برتن سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں تیار ہوتے ہیں۔ تانبے اور پیتل کے برتنوں کی صنعت کے بڑے مراکز سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لاہور اور پشاور ہیں۔ مٹی اور چینی کے برتن گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سکھر، دادو، میرپور اور بلوچستان کے کچھ علاقوں میں بنائے جاتے ہیں۔ پشاور، بہاولپور، ملتان، ہالا اور کشمور کے علاقے روغنی برتن بنانے کی وجہ سے مشہور ہیں۔

**لکڑی کے کام کی صنعت:** لکڑی کی مصنوعات کے لیے چنیوٹ اور لاہور بہت مشہور ہیں۔ یہاں اخروٹ اور چنار کی لکڑی کی کئی خوبصورت مصنوعات بنائی جاتی ہیں۔ جبکہ جیکب آباد، ہالا، کشمور، ڈیرہ اسماعیل خان اور حیدرآباد میں روغن شدہ لکڑی کے کھلونوں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے۔

**کپڑے کی صنعت:** پاکستان کی گھریلو صنعت میں دستی کھڈیوں پر کپڑا بنانے کی صنعت کافی اہمیت کی حامل ہے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کام میں مصروف ہے۔ دستی کھڈیوں پر لنگیاں، کھیس، کھدر، دریاں، گرم شالیں اور قالین بنائے جاتے ہیں۔ اس صنعت کے بڑے مراکز حیدرآباد، ٹھٹھہ، میرپور، سوات، چترال، جھنگ، ملتان، لاہور، قلات اور ڈیرہ غازی خان ہیں۔

**ہوزری کی صنعت:** پاکستان میں اعلیٰ قسم کی سوتی اور اونی ہوزری کی مصنوعات تیار ہوتی ہیں۔ ہوزری کے کارخانے کراچی، لاہور، فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کارخانوں میں بنیان، جرابیں، مفلر اور سویٹر وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔

**کشیدہ کاری کی صنعت:** پاکستان میں کئی مقامات پر عمدہ قسم کی کڑھائی کا کام ہوتا ہے۔ اس کام کے لیے سندھ، بلوچستان کے علاوہ سوات بہت مشہور ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کی ان مصنوعات میں دلچسپی دیکھتے ہوئے اب کڑھائی کی مختلف چیزیں برآمد کی جاتی ہیں۔

**چمڑے کی صنعت:** چمڑا رنگنے اور اس کی مصنوعات بنانے میں لاہور، سیالکوٹ، قصور، کراچی، سوات اور پشاور کے علاقے مشہور ہیں۔ بلوچستان میں بھی اس کام کی گھریلو صنعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ چمڑے سے خوبصورت جوتے، سینڈل، پرس اور سوٹ کیس بنائے جاتے ہیں۔

ان خاص خاص صنعتوں کے علاوہ بے شمار چھوٹی چھوٹی صنعتیں کام کر رہی ہیں۔ مثلاً کپڑوں کی رنگائی اور چھپائی کی صنعت، بٹن سازی، شیشے کی چوڑیاں، کنگھیاں بنانے کی صنعت، بید سے کرسیاں اور ٹوکریاں بنانا، رسیاں بنانا، بیکری کی چیزیں بنانا، شہد کی مکھیاں پالنا، مرغبانی کرنا، اسٹیشنری کے علاوہ بجلی کا چھوٹا سامان بنانا وغیرہ ہر پنج سالہ منصوبوں میں حکومت گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لیے کچھ رقم مخصوص رکھتی ہے۔ تاکہ صنعت ترقی کرے اور ملک کی خوشحالی میں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

اضافہ ہو۔

**4۔ پاکستان کا نہری نظام:** پاکستان کا نہری نظام آبپاشی دنیا کے بڑے نظاموں میں شمار ہوتا ہے۔ملک میں ۸۰ فیصد زمین نہروں کے ذریعے سیراب ہوتی ہے۔جبکہ باقی ۱۷ فیصد کو ٹیوب ویل اور ۳ فیصد کو رہٹ اور کاریز پانی مہیا کرتے ہیں۔

ہمارے میدانی علاقوں میں نہروں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔جس سے پنجاب اور سندھ کے کئی علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔ملک میں دو قسم کی نہریں ہیں۔

اول) دائمی نہریں جن میں پورا سال پانی رہتا ہے۔

دوئم) برساتی یا سیلابی نہریں،ان میں پانی برسات یا سیلاب کے دنوں میں بہتا ہے۔باقی وقت یہ زیادہ تر خشک رہتی ہیں۔

پاکستان میں آب پاشی کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایک وسیع منصوبہ بنایا گیا جسے ''سندھ طاس منصوبہ'' کا نام دیا گیا۔اس منصوبے کے تحت دریائے جہلم پر منگلا ڈیم اور دریائے سندھ پر تربیلا ڈیم بنائے گئے۔ بیراجوں کے نظام میں توسیع دی گئی۔ پرانی نہروں کو چوڑا کیا گیا۔ ہندوستان کے حصے میں جانے والے تین دریاؤں کا پانی مشرقی دریاؤں میں ڈالا جائے۔ یہ نہریں مندرجہ ذیل ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | چشمہ جہلم رابطہ نہر | دریائے سندھ کا پانی دریائے جہلم میں ڈالتی ہے۔ |
| 2۔ | رسول قادر آباد رابطہ نہر | دریائے چناب کا پانی دریائے راوی میں ڈالتی ہے۔ |
| 3۔ | قادر آباد بلوکی رابطہ نہر | دریائے چناب کا پانی دریائے راوی میں ڈالتی ہے۔ |
| 4۔ | بلوکی سلیمانکی رابطہ نہر | دریائے راوی کا پانی دریائے ستلج میں ڈالتی ہے۔ |
| 5۔ | ٹریموں سدھنائی رابطہ نہر | دریائے چناب کا پانی دریائے راوی میں ڈالتی ہے۔ |
| 6۔ | رسھنائی بھاول | دریائے راوی کا پانی ستلج میں ڈالتی ہے۔ |
| 7۔ | تونسہ پنج ند رابطہ نہر | دریائے سندھ کا پانی دریائے چناب میں ڈالتی ہے۔ |

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دریائے سندھ پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے۔اس دریا کے پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کرنے کے لئے کئی مقامات پر بیراج بنا کر نہریں نکالی گئی ہیں۔

**1۔چناب بیراج:** یہ بیراج کالا باغ کے مقام پر تعمیر کیا گیا ہے۔اس سے نہریں نکال کر بھکر، لیہ، خوشاب، میانوالی اور مظفر گڑھ کے علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔

**2۔چشمہ بیراج:** اس سے جہلم لنک کینال کے ذریعے دریائے سندھ کا پانی دریائے جہلم میں ڈالا گیا ہے۔

**3۔تونسہ بیراج:** اس بیراج سے نہریں نکال کر مظفر گڑھ، راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔

**4۔گدو بیراج:** گدو کے مقام پر بیراج بنا کر تین نہریں نکالی گئی ہیں۔ جو سکھر، جیکب آباد اور لاڑکانہ کے اضلاع کو سیراب کرتی ہیں۔

**5۔سکھر بیراج:** یہ بیراج سکھر کے مقام پر تعمیر کیا گیا ہے۔اس سے سات نہریں نکال کر سکھر، شکارپور، جیکب آباد، لاڑکانہ، داؤد اور خیر پور کے ۵۰ لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جاتا ہے۔

**6۔کوٹری بیراج:** کوٹری کے مقام پر تعمیر شدہ یہ بیراج چار نہروں کے ذریعے سندھ کی ۲۷ لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کرتا ہے۔

**سوال نمبر 24: پاکستان میں افراط آبادی کی وجہ سے کیا مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟ ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کو کس طرح سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے؟**

**جواب: پاکستان میں افراط آبادی کی وجہ سے پیدا شدہ مسائل:** ایسے ممالک جہاں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کا مسئلہ انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر چکا ہے ان میں پاکستان سرفہرست ہے۔ ہمارے سیاستدان اور دانشور حضرات دہشت گردی، مہنگائی، توانائی کا بحران اور بے روزگاری کو پاکستان کے بڑے مسائل قرار دیتے ہیں لیکن کثرت آبادی کا مسئلہ جو ان تمام مسائل کی جڑ ہے اس کی طرف کبھی خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ قیام پاکستان کے وقت مغربی پاکستان کی کل آبادی تین کروڑ بیس لاکھ تھی جو اس وقت چھ گنا بڑھ چکی ہے۔اس وقت پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے جس کی آبادی ایک محتاط اندازہ کے مطابق اٹھارہ کروڑ ہے۔پاکستان کی آبادی میں سالانہ چالیس لاکھ نفوس کا اضافہ ہو رہا ہے۔اگر آبادی بڑھنے کی یہی رفتار رہی تو 2050ء تک پاکستان 35 کروڑ کی آبادی کے ساتھ دنیا کا پانچواں بڑا ملک بن جائے گا۔ پاکستان میں آبادی میں اضافہ کی شرح دو فیصد ہے جو بھارت، سری لنکا، ملائشیا اور بنگلہ دیش سے بھی زیادہ ہے۔کثرت آبادی کی وجہ سے اس وقت ملک میں 44 فیصد بچے خوراک کی کمی کا شکار ہیں۔آبادی کا پانچواں حصہ خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے جبکہ تعلیمی سہولیات کے فقدان کے باعث 46 فیصد سے زائد بالغ آبادی ناخواندہ ہے۔

آبادی میں اضافے کی وجہ سے مہنگائی، بے روزگاری، تعلیمی مسائل، صحت کی ناکافی سہولیات، غذائی قلت، توانائی کا بحران، کرپشن اور غربت جیسے مسائل نے پاکستان کی معاشی و معاشرتی ترقی کو تباہ کر دیا ہے۔ آبادی میں بے ہنگم اضافہ کی وجہ سے سٹریٹ کرائمز، چوری، ڈکیتی، اغوا اور قتل و غارت میں بے پناہ اضافہ ہوا

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں۔ پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے ابھی رابطہ کریں

ہے۔دہشت گردی، شدت پسندی، طلاق اور خودکشیوں کی بڑھتی ہوئی شرح بھی آبادی میں اضافہ کے مضمرات میں شامل ہیں۔معیشت پر بے پناہ بوجھ پڑنے سے تعلیم، زراعت، صحت غرض تمام شعبے کسمپرسی کا شکار ہیں۔تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ملکی وسائل ناکافی ہو چکے ہیں۔ملکی نظام چلانے کے لیے ہم ورلڈ بنک، آئی ایم ایف اور یورپی یونین سے قرضہ لینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ہماری فی کس آمدنی ایک ہزار دو سو ڈالر سالانہ ہے جبکہ اعداد و شمار کے مطابق ہر بچہ 600 ڈالر کا مقروض ہے۔پاکستانی آبادی کا 63 فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ایک خوش آئند امر ہے لیکن کثرت آبادی کی وجہ سے نوجوان ترقی کے ثمرات سے محروم ہو رہے ہیں۔ملک میں بے روزگاری کی شرح سات فیصد ہے جبکہ نوجوانوں میں یہ شرح دوگنی ہے۔

**ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کو کس طرح سے کنٹرول کیا جائے:** "چھوٹا کنبہ خوشحال گھرانہ" کے زریں اصول پر عمل کرتے ہوئے چین، جاپان اور روس سمیت دیگر ترقی یافتہ ممالک نے آبادی کے جن پر کافی حد تک قابو پا لیا ہے۔لیکن پاکستان میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے خاندانی نظام تباہ ہو چکا ہے۔زیادہ بچے ہونے کی وجہ سے والدین بچوں کی تعلیم وصحت کے علاوہ دیگر بنیادی ضروریات پوری نہیں کر پاتے جس کے نتیجہ میں یہ بچے تعلیم سے محروم ہو کر ملک وقوم کے لیے بوجھ بن جاتے ہیں۔

دیگر شعبوں کی طرح خاندانی منصوبہ بندی کے پروگراموں بھی حکومتی سطح پر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔پاکستان میں اس وقت تولیدی صحت کی صرف 40 فیصد سہولیات میسر ہیں جبکہ مانع حمل طریقوں کا استعمال صرف 35 فیصد ہے جس کی وجہ سے آبادی کے سیلاب کے آگے بند باندھنا مشکل ہو چکا ہے۔آبادی میں ہوشربا اضافے کی ایک بڑی وجہ جہالت اور جنسی تعلیم کا فقدان ہے۔اس ضمن میں عوامی سطح پر شعور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے میڈیا اپنا فعال کردار ادا کر سکتا ہے۔تعلیمی نصاب میں گھر کی اقتصادیات اور آبادی کے متعلق مضامین شامل کیے جائیں جن میں اعداد و شمار کے ساتھ بچوں کو سمجھایا جائے کہ آبادی کس طرح گھریلو معیشت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

ضعیف الاعتقادی اور ضبط تولید کی مخالفت کے باعث پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانا مشکل معلوم ہوتا ہے جس کے لیے حکومت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق غلط فہمیوں کے ازالے کے لیے مربوط، منظم اور مدلل کوششوں کو فروغ دے۔علمائے کرام اور مذہبی سکالرز حکومتی تعاون کے ساتھ اس معاملہ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں کم عمری میں شادیاں عام ہیں جو زچہ و بچہ کی صحت کے مسائل کے علاوہ آبادی کے بوجھ میں اضافہ کا بھی باعث بنتا ہے۔حکومت کو چاہیے کہ کم عمری کی شادیوں کے خلاف موجود قوانین کے نفاذ کو یقینی بنائے۔

جب تک اپنی ملکی آبادی کے متعلق مکمل معلومات نہیں ہوں گی ہم اس پر قابو پانے کے لیے موثر اقدامات نہیں کر سکتے۔چونکہ ہمارے ملک میں 1998ء کے بعد سے مردم شماری نہیں ہوئی اس لیے کثرت آبادی پر قابو پانے کے لیے مردم شماری وقت کی اہم ضرورت ہے۔پاکستان میں آبادی کے اضافہ کی ایک اہم وجہ ملکی سرحدوں کا نرم ہونا بھی ہے۔گزشتہ تیس سال کے عرصہ میں لاکھوں افغان بغیر کسی دستاویز کے پاکستان آئے اور یہاں مستقل طور پر آباد ہو گئے۔اسی طرح بنگالیوں، ہندوستانیوں اور مشرق وسطٰی سے آنے والے لوگوں کی ایک کثیر تعداد پاکستان میں رہائش پذیر ہے۔اس لیے ہمیں خاندانی منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ اپنے سرحدی نظام کو بھی مضبوط بنانا ہوگا۔حکومت کو چاہیے کہ پاپولیشن کمیشن کی از سر نو تشکیل کرتے ہوئے مختلف سرگرم این جی اوز اور بہبود آبادی کے پروگراموں میں مصروف تمام اداروں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتے ہوئے مانیٹرنگ کا نظام قائم کرے اور بڑھتی ہوئی آبادی کے پیچھے کارفرما عوامل کا سدباب کے لیے عملی اقدامات کرے۔

**سوال نمبر 25: قدرتی وسائل سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں پائے جانے والے وسائل قوت کے بارے میں تحریر کریں۔**

**جواب: قدرتی وسائل:** قدرتی وسائل قدرت کی طرف سے ایک عطیہ ہیں جن پر معاشی ترقی کا براہ راست دارومدار ہے۔ان وسائل میں معدنی وسائل، قوت کے وسائل، زرعی وسائل اور جنگلات شامل ہیں۔کسی ملک کی معاشی ترقی میں قدرتی وسائل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔قدرتی وسائل سے انسان کی مادی ضروریات پوری ہوتی ہیں اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرتی وسائل قدرت کی طرف سے ایک ایسا عطیہ ہیں جن پر معاشی ترقی کا براہ راست انحصار ہے۔

**پاکستان میں پائے جانے والے وسائل قوت:** موجودہ دور کو مشینی دور کہا جاتا ہے۔اس مشینی دور میں توانائی یا قوت کی بہت اہمیت ہے۔کیونکہ مشین چلانے کے لئے توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔پاکستان میں قوت کے جو وسائل ہیں۔ان میں تیل، کوئلہ، گیس، اور پن بجلی شامل ہیں۔ان میں تیل ۴۱ فی صد، کوئلہ ۵ فی صد، گیس ۳۵ فیصد اور پن بجلی ۱۹ فی صد توانائی مہیا کرتے ہیں۔پاکستان میں تیل اور کوئلے کے محدود ذخائر موجود ہیں لیکن خوش قسمتی سے گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں جبکہ پن بجلی حاصل کرنے کے بھی بڑے مواقع ہیں۔

**1۔ تیل:** قوت کے وسائل میں سب سے اہم تیل ہے۔یہ نہ صرف کارخانوں اور فیکٹریوں میں استعمال ہوتا ہے۔بلکہ آمدورفت کے تمام وسائل مثلاً تمام قسم کی گاڑیوں کے لئے تیل کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن اس کی پیداوار ملکی ضروریات سے بہت کم ہے۔صرف 10 فی صد تیل ہمیں اپنے وسائل سے حاصل ہوتا ہے۔باقی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں تیل برآمد کرنا پڑتا ہے۔حکومت تیل اور گیس کی تلاش کے لئے 1941ء میں تیل وگیس ترقیاتی کار



میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر رول نمبر سلپ کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایم فل کی ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقیں مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہماری ویب سائٹ سے۔ مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

پوریشن قائم کی۔اس کارپوریشن نے روس سے معاہدہ کیا۔جس کے تحت روس نے نہ صرف امداد دی بلکہ ماہرین اور مشینری بھی مہیا کی ان روسی ماہرین کے علاوہ کئی مقامی کمپنیاں بھی تیل کی تلاش میں مصروف ہیں۔

**مقامات:** ضلع اٹک کے علاقے کھوڑ، ڈھلیاں، توت، کوٹ، سارنگ، میال ضلع راولپنڈی کے علاقے آدمی قاضیاں۔گوجر خان، ضلع جہلم میں کرسال، جویا میر، بلکسر، چکوال، ڈیرہ غازی خان، کے علاقے ڈھوڈک اور سندھ میں بدین کا علاقہ شامل ہے۔

**سمندر سے تیل کا حصول:** ۱۹۸۵ء سے کراچی میں ساحل سمندر سے تیل کی تلاش کا کام شروع ہو چکا ہے۔زمین کے اندر سے حاصل ہونے والا تیل خام صورت میں ہوتا ہے لہذا تیل کو صاف کر کے مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔تیل صاف کرنے والی فیکٹریوں کو ریفائنری کہا جاتا ہے۔اس وقت ملک میں دو ریفائنری، ایک کراچی میں اور دوسری راولپنڈی کے قریب مورگاہ میں کام کر رہی ہیں۔ایک اور ریفائنری ملتان کے قریب زیر تعمیر ہے۔

**تیل کی تلاش:** اس وقت ملک میں تیل کی تلاش کے لئے کنویں کھودے جا رہے ہیں ان کوششوں میں بڑی حد تک کامیابی بھی ہو رہی ہے۔سندھ کے کئی علاقوں میں تیل و گیس کے نئے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ماہرین کی رائے کے مطابق پاکستان میں تیل کے کئی ذخائر موجود ہیں۔اگر ان کو دریافت کیا جائے تو مستقبل میں غیر ملکی تیل کی درآمد پر ہمارا انحصار کم ہونے لگے گا۔

**2۔کوئلہ:** پاکستان میں کوئلہ کئی مقامات سے دریافت ہوا ہے لیکن یہ اچھے قسم کا نہیں ہے اس لئے زیادہ تر بھٹیوں، کارخانوں اور ریل کے انجنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔کل ملکی ضروریات کا صرف دس فی صد کوئلہ اپنے وسائل سے پورا ہوتا ہے۔پاکستان میں کوئلے کے ذخائر صوبہ پنجاب کے علاقوں پڈھ، ڈنڈوت، صوبہ بلوچستان میں شارگ، کھوسٹ، ہرنائی، سارڈیگاری، شہریں آب، بولان اور مچھ، صوبہ سرحد میں مکڑوال، کالاباغ، صوبہ سندھ میں جھمپیر اور لاکھڑا کے مقامات سے دریافت ہوتے ہیں۔

**3۔قدرتی گیس:** پاکستان اپنی توانائی کی ضرورت کا تقریباً ۳۵ فی صد قدرتی گیس سے پورا کرتا ہے خام تیل کی نسبت قدرتی گیس کے ذخائر زیادہ دریافت ہوئے ہیں۔سب سے بڑا ذخیرہ بلوچستان میں سوئی کے مقام سے دریافت ہوا ہے۔اس کے علاوہ مزرانی کے مقام سے بھی قدرتی گیس ملی ہے۔سندھ میں خیر پور، ساری، کندکوٹ، سارنگ، اور پنڈی، پنجاب میں پورکوہ، میال ڈھوڈک کے مقامات سے گیس کے ذخائر دریافت ہوتے ہیں۔قدرتی گیس کو پائپ لائنوں کی مدد سے ملک کے مختلف شہروں اور صنعتوں تک پہنچایا گیا ہے۔جہاں پر یہ ایندھن کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

**4۔برقابی (بجلی):** ملک کی صنعتی ترقی میں قدرتی گیس کے ساتھ برقابی طاقت (جسے عام طور پر بجلی کہا جاتا ہے) بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔یہ دو طریقوں سے حاصل کی جاتی ہے۔

**(الف)** جو بجلی کوئلے۔تیل یا گیس کی مدد سے پیدا کی جاتی ہے۔اسے برقابی (توسل) کہا جاتا ہے۔

**(ب)** جو پانی کو بلند جگہ سے نیچے گرا کر پیدا کی جاتی ہے اس برقابی (ہائیڈرل) کہا جاتا ہے۔

اس وقت بجلی کی پیداوار 13600 میگاواٹ ہے ملک میں پانی اور بجلی کی ترقی کی ذمہ داری واپڈا کے سپرد کی گئی تھی۔واپڈا نے بجلی کی پیداوار میں قابل قدر ترقی کی ہے پہلے ایٹمی بجلی گھر نے ۱۹۷۲ء میں کراچی میں کام شروع کیا۔دوسرا بجلی گھر میانوالی میں چشمہ بیراج پر بنایا جا چکا ہے۔یہ ایٹمی بجلی گھر پاکستان کی ترقی اور معیشت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور ملک میں توانائی کی کمی کو دور کرنے میں کوشاں ہیں۔

**سوال نمبر 26: قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں قومی یکجہتی کا اظہار کن ذریعوں سے کیا جاتا ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔**

**جواب: قومی یک جہتی:** اگرچہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں زبان اور دیگر معاشرتی اختلافات موجود ہیں۔مگر ایک اسلامی نظریاتی مملکت اور مضبوط نظریاتی اساس کی بدولت تمام صوبوں میں قومی یک جہتی اور مشترکہ قومی ورثہ انہیں ایک بندھن میں باندھ دیتا ہے۔جس میں زبان و بیان کے سارے فرق مٹ جاتے ہیں۔پاکستان میں سرکاری مذہب اسلام ہے۔تمام مسلمان شہری اسلام کے بنیادی ارکان یعنی نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی پابندی کرتے ہیں۔اسلام میں سال میں دو تہوار ہیں۔ایک عیدالفطر جو رمضان کے مہینے میں پورے روزے رکھنے کے بعد مسلمان شکرانے کے طور پر مناتے ہیں۔سارے ملک میں مساجد میں نماز عید ادا کی جاتی ہے۔مستحق افراد میں فطرانے کی رقم دی جاتی ہے جو دراصل معاشی مساوات کا ایک طریقہ ہے۔اس کے علاوہ گھروں میں سویاں اور میٹھی چیزیں بانٹنا بھی تمام پاکستان میں مشترکہ سماجی رسم ہے۔اس طرح عیدالاضحیٰ جو ۱۰ ذوالحج کو منائی جاتی ہے۔قربانی کی رسم اور نماز عید سمیت باقی تمام رسومات بھی پورے پاکستان میں ایک جیسی ہیں۔غیر مسلم مثلاً عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی یوم ولادت ۲۵ دسمبر کو مناتے ہیں۔ان کے مذہبی تہوار اور عبادت گاہیں حکومت کی سرپرستی میں محفوظ ہیں۔اور عوام ان کیساتھ رواداری کا سلوک کرتے ہیں۔

انسانیت سے پیار، بھائی چارہ، اخوت، قومی تشخص اور ہمسائیوں سے اچھا سلوک ایسی اسلامی خصوصیات ہیں جو پورے پاکستان میں بلاتفریق رنگ و نسل پائی جاتی ہیں۔پاکستان میں عیدین کے علاوہ مختلف بزرگان دین کے عرس بھی منائے جاتے ہیں۔مثلاً حضرت داتا گنج بخشؒ (لاہور پنجاب) حضرت شہباز

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

قلندر(سیہون شریف، سندھ) حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی اور مادھولعل حسین کا میلہ چراغاں قومی یک جہتی کی عمدہ مثالیں ہیں۔ پورے ملک سے لوگ ان صوفیاء اور بزرگان دین کے عرسوں کے شریک ہوتے ہیں۔ فاتحہ خوانی اور قرآن خوانی ہوتی ہے اور ان عظیم لوگوں کے نقش قدم اور تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا عہد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دیہی اور شہری علاقوں میں مختلف میلے بھی منعقد ہوتے ہیں جس میں میلہ مویشیاں لاہور اور میلہ بری امام راولپنڈی کافی مشہور ہیں۔ ان میں بھی پورے ملک سے لوگ شریک ہو کر ان کی رونق بڑھاتے ہیں۔ ان میلوں میں خرید و فروخت کے علاوہ سرکس، کبڈی اور دیگر کھیل تماشے، محافل موسیقی اور نشانہ بازی کے مقابلے شامل ہوتے ہیں۔ لوگ روایتی انداز میں ان میلوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ایسے میلوں میں پاکستان کے بسنے والے تمام افراد کی بھرپور نمائندگی ہوتی ہے اور پاکستان ثقافت و معاشرت کے سارے حقیقی رنگ مل کر اس کا قومی رنگ تشکیل دیتے ہیں۔ سندھ میں بڑے گھیر کی کھلے پائنچوں کی شلوار لمبی آستینوں والا کرتہ پہنا جاتا ہے۔ سر پر مخصوص پگڑی ہوتی ہے۔ خواتین لمبے کرتے اور تنگ موری کی شلوار کے ساتھ شیشوں کے کام والے گلے پہنتی ہیں۔ سر پر بڑی چنزی اوڑھتی ہیں۔ بچے شیشوں والی ٹوپی پہنتے ہیں۔ سرحد میں لمبا کرتا اور شلوار کے ساتھ کلاہ اور پگڑی پہنی جاتی ہے۔ واسکٹ اور اسلحہ پختون کا زیور سمجھا جاتا ہے۔ عورتیں بڑے بڑے رنگین گھیرے دار پھول دار فراک اور تنگ موری کی گھیرے والی شلوار پہنتی ہیں۔ سر پر چادر لیتی ہیں۔ چھوٹی بچیوں کو بھی چادر ضرور پہنائی جاتی ہے۔ بلوچی مرد اور عورتیں بھی کرتے شلوار اور پگڑی اور دوپٹے کے ساتھ ننگے پاؤں رہتے ہیں۔ بلوچی کڑھائی پورے ملک میں یکساں مقبول ہے۔ سندھ کی اجرک (رنگین چادر) بھی تمام پاکستانی خواتین اور مردوں میں پسند کی جاتی ہے۔ پنجاب میں تھمند اور کرتے کے ساتھ سادہ شلوار قمیض مقبول ہے۔ عورتیں لنگی بھی باندھتی ہیں جو کھڈی پر بنی ہوتی ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**دستکاریاں:** پاکستان ہنرمند افراد کا ملک ہے۔ چاروں صوبوں میں دستکار اپنے علاقے میں پائے جانے والے خام مال اور ہنرمندی کی مدد سے ایسے ایسے شاہکار تخلیق دیتے ہیں جنہیں عقل سمجھنے سے قاصر ہے۔ سندھ میں رلیاں اور لباس شیشے کے کام والے گلے اور چپلیں بنتی ہیں۔ اس کے علاوہ آرائشی اشیاء اور سیپوں کا کام بھی بہت خوبصورتی سے کیا جاتا ہے۔ بلوچستان اور سرحد میں اعلیٰ پائے کی کشیدہ کاری کی جاتی ہے۔ یہاں پر شیشے کا کام بھی ہوتا ہے۔ ہاتھ سے بنے ہوئے قالین اور لکڑی کی چھوٹی چھوٹی آرائشی اشیاء بھی بنائی جاتی ہیں۔ پنجاب کی دستکاری کی صنعت بہت فروغ پا رہی ہے۔ ملتان میں اونٹ کی کھال سے بنی اشیاء بہت معیاری ہیں۔ جبکہ چنیوٹ، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور میں مینا کاری کی اشیاء، لکڑی کا فرنیچر اور شیشے کا کام اعلیٰ درجے کا ہے۔ حیدرآباد سندھ میں چوڑیوں کی صنعت عروج پر ہے۔

پاکستان میں دستکاری کا کام پشت ہا پشت سے چل رہا ہے۔ یہاں چھوٹی چھوٹی جگہوں پر بڑے اعلیٰ پائے کے دستکار ملتے ہیں۔ ہاتھ سے مشرقی موسیقی کے آلات بنائے جاتے ہیں۔ اس سے ہم عمدہ قسم کی مصنوعات میں خود کفالت کے علاوہ زرمبادلہ میں بچت بھی کر رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ لوگوں کو گھر بیٹھے روزگار بھی میسر ہو رہا ہے۔ پاکستان میں لوک میلے اور صنعتی نمائشوں میں پورے پاکستان کے دستکاروں کی دست کاریوں کیا سٹال لگائے جاتے ہیں تاکہ نہ صرف وہ پورے پاکستان میں متعارف ہو سکیں۔ بلکہ گھریلو دستکاریوں کی منڈی بھی وسیع ہو سکے۔

**فنون:** پاکستان نے علم و فن کی جو میراث اپنے بزرگوں سے پائی موجودہ دور تک اس اضافے کے لئے نجی اور سرکاری سطح پر مساوی کوششیں جاری ہیں۔ علم و ادب، فن، تحقیق، مصوری، موسیقی، خطاطی، تعمیرات غرضیکہ پاکستان کے فنکاروں نے تمام شعبہ ہائے فن میں یکساں رفتار سے ترقی کی ہے۔ اس سے قومی ورثے کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اس میں اضافے کی بھی توقع ہے۔ ہمارے ہاں حکومت نے مختلف آرٹ گیلریوں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ دارالخلافہ اسلام آباد میں ایک لوک ورثے کا قومی ادارہ بھی قائم کر رکھا ہے جو تصویروں، کیسٹوں اور ویڈیو کی شکل میں ہماری لوک تاریخ کا ہر صفحہ محفوظ کئے جا رہا ہے۔ نیشنل آرٹ کونسل ادب و فن میں نئی نئی تخلیقات کو محفوظ کر رہی ہے اور اس طرح علاقائی سطح سے لے کر قومی سطح تک فنون لطیفہ کے تمام شعبوں میں فنکاروں کو حوصلہ افزائی اور ان کے شاہکاروں کو اگلی نسلوں تک پہنچانے کے خاطر خواہ اقدامات موجود ہیں۔

**3۔ پاکستان میں لباس بناتے وقت مجموعی طور پر کن اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟**

**جواب:** پاکستان میں لباس بناتے وقت مجموعی طور پر سادگی، ستر پوشی اور سہولت کے اصول مدنظر رکھے جاتے ہیں۔

**4۔ اسکارپ نظام سے کیا مراد ہے؟**

**جواب:** زمین میں سیم اور تھور کو روکنے کے لیے بڑی تعداد میں سرکاری ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں اس نظام کا نام اسکارپ ہے۔

**5۔ افرادی قوت کی پسماندگی کا بڑا سبب کیا ہے؟**

**جواب:** اس پسماندگی کا سب سے بڑا سبب بچوں کی بڑی تعداد (کل آبادی کا 45 فیصد ہیں) اور عورتوں کی کمائی کو معیوب سمجھنا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

6۔ **زرمبادلہ کس کو کہتے ہیں؟**

**جواب:** بیرونی تجارت میں ادائیگیوں اور وصولیوں کے لیے جو رقم استعمال ہوتی ہے اسے زرمبادلہ کہا جاتا ہے۔

7۔ **ثقافت سے کیا مراد ہے؟**

**جواب:** ثقافت سے مراد لوگوں کا طرز زندگی ہے۔

8۔ **آبادی کی گنجانیت سے کیا مراد ہے؟**

**جواب:** ایک مربع کلومیٹر میں اوسطاً آباد لوگوں کی تعداد کو "گنجانیت" ہے۔

9۔ **کھیوڑہ میں کون سی کان ہے اور یہ دنیا میں کس نمبر پر ہے؟**

**جواب:** کھیوڑہ میں نمک کی سب سے بڑی کان ہے اور یہ دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔

10۔ **قدرتی وسائل میں کون کون سے وسائل شامل ہیں؟**

**جواب:** قدرتی وسائل میں ہر وہ چیز شامل ہے جو زمین کی سطح پر یا اس کی تہوں کے اندر پائی جاتی ہے اور جس سے انسان کی مادی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

کاشان اکیڈمی

**سوال نمبر 28: درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔**

1۔ **شاہراہ ریشم کی کیا اہمیت ہے؟** **جواب:** یہ پاکستان کی سب سے اہم شاہراہ ہے جو پاکستان کو چین سے ملاتی ہے۔

2۔ **ریاست حیدرآباد پاکستان میں کیوں شامل نہ ہو سکی؟** **جواب:** حیدرآباد کی سرحدیں پاکستان سے نہ ملنے کی وجہ سے۔

0334-5504551

3۔ **1977ء میں قومی اتحاد کی طرف سے تحریک کیوں چلائی گئی؟** **جواب:** انتخابات میں دھاندلی کی وجہ سے۔

4۔ **تقسیم برصغیر کے وقت کتنے مہاجرین نے پاکستان کی طرف ہجرت کی؟** **جواب:** سوا کروڑ۔

Download Free Assignments from

5۔ **سینیٹ میں نشستوں کی تقسیم کس طرح کی گئی ہے؟** **جواب:** آبادی کے تناسب سے۔

6۔ **خلافت تحریک کی قیادت کس نے کی تھی؟** **جواب:** علی برادران (محمد علی جوہر، شوکت علی) نے۔

Solvedassignmentsaiou.com

7۔ **"ہندوستان چھوڑ دو" تحریک کا مقصد کیا تھا؟** **جواب:** تحریک کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ انگریز حکومت کانگریس کے حوالے کر کے واپس انگلستان چلے جائیں۔

8۔ **سمندر کے قریبی علاقوں میں کس قسم کی آب و ہوا ہوتی ہے؟** **جواب:** گرم مرطوب۔

9۔ **سندھ طاس معاہدے میں کیا طے پایا؟** **جواب:** سندھ طاس معاہدے میں طے پایا کہ تین مشرقی دریاؤں ستلج، بیاس اور راوی کے پانی پر بھارت کا حق ہوگا اور تین مغربی دریا جہلم، چناب اور سندھ پاکستان کے حوالے کیے جائیں گے۔

10۔ **قائداعظم نے چودہ نکات میں کن صوبوں میں اصلاحات کا مطالبہ کیا تھا؟** **جواب:** صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں۔

**سوال نمبر 29: درج ذیل بیانات کے سامنے نشان لگا کر غلط اور درست کی نشاندہی کریں۔**

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کے خلاف جنگ لڑی۔ | **درست** |
| 2۔ | انڈین نیشنل کانگریس ایک ہندوستانی نے قائم کی۔ | **غلط** |
| 3۔ | ستی کی رسم ہندو معاشرے کا حصہ تھی۔ | **درست** |
| 4۔ | بندے ماترم ایک مذہبی جماعت تھی۔ | **غلط** |
| 5۔ | شاہ ولی اللہ نے قرآن پاک کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ | **درست** |
| 6۔ | جنگ آزادی کے دوران انگریز فوج میں مقامی سپاہیوں کی تعداد کم تھی۔ | **غلط** |
| 7۔ | مسلمانوں کے زوال کا ایک سبب علمی اور سائنسی رجحان کا ختم ہونا تھا۔ | **درست** |
| 8۔ | بہادر شاہ ظفر نے دہلی کے مقام پر وفات پائی تھی۔ | **غلط** |
| 9۔ | پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے برطانیہ کا ساتھ دیا۔ | **غلط** |
| 10۔ | 1930ء میں الٰہ آباد کے مقام پر قائداعظم نے برصغیر کی تقسیم کا تصور پیش کیا۔ | **غلط** |

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**سوال نمبر 03:** درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب تحریر کریں۔

**جواب:**

| | |
|---|---|
| 1۔ برصغیر میں تجارت اور کاروبار زیادہ تر کس ذات کے لوگوں کے پاس تھا؟ | ویش کے پاس |
| 2۔ احمد شاہ ابدالی کو برصغیر پر حملے کی دعوت کس نے دی تھی؟ | شاہ ولی اللہ نے |
| 3۔ برصغیر کو دارالحرب کس نے قرار دیا تھا؟ | چند مسلم علماء نے جن میں شاہ عبدالعزیز سرفہرست تھے۔ |
| 4۔ کانگریسی وزارتوں کے دور میں اردو کی جگہ کون سی زبان رائج کی گئی تھی؟ | ہندی |
| 5۔ قائداعظم نے چودہ نکات میں کس علاقے کو الگ صوبہ بنانے کی تجویز دی تھی؟ | سندھ کو |
| 6۔ کس تحریک کے دوران مسلمانوں نے افغانستان کی طرف ہجرت کی تھی؟ | ہجرت تحریک |
| 7۔ برصغیر میں کھشتری ذات کے لوگوں کا پیشہ کیا تھا؟ | ملک کی حفاظت |
| 8۔ اردو زبان کن زبانوں کے اشتراک سے وجود میں آئی ہے؟ | عربی، فارسی اور مختلف مقامی زبانوں کے اشتراک سے |
| 9۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے اسباب کی نشاندہی کس رسالے میں کی گئی؟ | رسالہ ''تہذیب'' میں |
| 10۔ گول میز کانفرنس کس مقام پر منعقد کی گئیں؟ | لندن میں |

کاشان اکیڈمی

**سوال نمبر 31:** مندرجہ ذیل موضوعات پر نوٹ تحریر کریں۔

0334-5504551

**1- شاہ ولی اللہ کی خدمات**    **2- 1857ء کی جنگ آزادی کے معاشی و معاشرتی اسباب**

**3- تقسیم بنگال**    **4- 1937ء کے انتخابات اور کانگریسی وزارتیں**

Download Free Assignments from

**جواب:**

**1۔ شاہ ولی اللہ کی خدمات:** شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ 1703ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد شاہ عبدالرحیم اپنے عہد کے جید عالم دین اور بلند پایہ شیخ تھے۔ انہوں نے فتاوی عالمگیری کی تدوین میں حصہ لیا تھا۔ دہلی میں ان کا مدرسہ رحیمیہ علم و فن کا گہوارہ اور بہت بڑا دینی مرکز تھا۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمی زندگی پانچ سال کی عمر میں شروع ہوئی اور پندرہ سال کی عمر میں وہ تمام دینی علوم سے فارغ ہوئے۔ 1720ء میں جب کہ ان کی عمر صرف سترہ سال تھی ان کے والد کا انتقال ہوا اور وہ اپنے والد کی مسندِ تدریس پر بیٹھ کر درس دینے لگے۔ بارہ سال تک مسلسل قرآن و حدیث اور دوسری کتابوں کا درس دیا۔ 1730ء میں وہ سفرِ حج کو روانہ ہوئے اور ارضِ حرمین میں مسلسل دو سال قیام فرمایا۔ اس دوران انہوں نے مدینہ منورہ کے مشہور محدث شیخ ابوطاہر بن ابراہیم مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے سند حدیث لی اور دوسرے بہت سے محدثین اور علماء سے استفادہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں ان کے والد شاہ عبدالرحیم اور شیخ ابوطاہر مدنی کے علاوہ شیخ محمد افضل سیالکوٹی، شیخ وفد اللہ مکی اور شیخ تاج الدین القلعی رحمۃ اللہ علیہم جیسے بلند مرتبہ شیوخ شامل ہیں۔

Solvedassignmentsaiou.com

سفرِ حج اور ارضِ حرمین کا دو سالہ قیام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا اہم موڑ ثابت ہوا اور سفرِ حج سے واپسی کے بعد انہوں نے توجہ تدریس کی بجائے قرآن و حدیث کی اشاعت اور اصلاحِ امت اور امتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے کام کے لیے خود کو وقف کر دیا جو ان کی وفات 1762ء تک جاری رہا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے جانشین ہوئے اور ان کے کام کو آگے بڑھایا۔

**اُس دور کے حالات کا مختصر جائزہ:** شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے چار سال بعد 1707ء ہی میں اورنگزیب عالمگیر کا انتقال ہو گیا۔ عالمگیر ہندوستان میں مسلمان حکمرانوں کے سلسلے کا آخری حکمران تھا۔ جس نے مرکزی حکومت کے غلبے اور مسلمانوں کے اقتدار کے استحکام کی کوشش کی اور تقریباً پچاس سالہ عہدِ حکومت میں خالص مسلمان حکمرانوں کی طرح زندگی بسر کی اور ہر غیر اسلامی تحریک کا قلع قمع کیا جو مسلم اقتدار کے لیے چیلنج ہو سکتی تھی، مگر افسوس کہ اس کے جانشینوں میں کوئی بھی اس کی بصیرت و شجاعت اور اوصافِ حکمرانی کا مالک نہ تھا، جس کے باعث مغل اقتدار بلکہ مسلم اقتدار کا زوال شروع ہو گیا اور اورنگزیب کی وفات کے ڈیڑھ سو سال بعد ہندوستان میں مسلمانوں کا اقتدار و غلبہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم اقتدار کے زوال کا غائر نظری سے مطالعہ کیا اور امتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کا انقلابی پروگرام پیش کیا۔

سیاسی اقتدار کے زوال کے علاوہ مسلمانوں کے عقائد و اعمال میں اضمحلال (کمزوری اور تنزل) آ گیا تھا۔ ان کا اخلاق و کردار کسی بھی طرح لائق تحسین نہ رہا تھا۔ احکامِ الٰہی اور سنتِ رسول اللہ ﷺ سے انحراف و غفلت عام ہو گئی تھی اور مشرکانہ عقائد و رسوم کا تو وہی حال ہو گیا تھا جس کے لیے عہدِ رسالت کے مشرکینِ مکہ بدنام تھے۔ مسلمان امراء عیش و عشرت میں مصروف تھے تو عوام بھی انہی کی راہ پر چل نکلے تھے۔ ان حالات میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے عہد آفریں کام کیا اور تجدید و احیائے دین کی تحریک کو سر نہ پڑنے دیا یہاں تک کہ مستقبل کے مؤرخین نے انہیں اپنے عہد کا مجدد مانا ہے جیسا کہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بلکہ خود انہی کے زمانے میں جو عقلی تنزل شروع ہوا تھا اس کے لحاظ سے یہ امید نہ رہی تھی کہ پھر کوئی صاحبِ دل و دماغ پیدا ہو گا لیکن قدرت کو اپنی نیرنگیوں کا تماشا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے سے آئی کام، بی اے سے بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، الفیہ اساتذہ کی مشقیں ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس اور گیس پیپرز کے حصول کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

دکھانا تھا کہ اخیر زمانے میں جب کہ اسلام کا نفس باز بس تھا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسا شخص پیدا ہوا جس کے علمی اور عملی کام کے آگے غزالی رازی اور ابن رشد رحمۃ اللہ علیہم کے کارنامے ماند پڑ گئے۔

بادیٔ النظر میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کارہائے نمایاں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(1)علمی خدمات (2)اصلاحی خدمات (3)سیاسی خدمات

**علمی خدمات:** شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کی فہرست بہت طویل ہے انہوں نے درس و تدریس، وعظ و ارشاد اور تصنیف و تالیف کے ذریعے دعوت و تبلیغ و اشاعتِ دین کا فریضہ سرانجام دیا، لیکن ان سب سے بڑا اور ہمیشہ زندہ رہنے والا کارنامہ ترجمۂ قرآن ہے۔ ان کے زمانے میں مسلمانوں کے عقائد و اعمال کا جو حال تھا اس کا اندازہ کرنے کے لیے بہت دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اب بھی شاید مزارات اور بزرگانِ دین کی قبور پر وہی ہوتا ہے جو اس دور میں ہوتا تھا۔ اللہ تعالی سے بے خوفی اور غیر خدا سے خوف و خشیت، غیر اللہ کے نام کی نذر و منت اور پکار و دہائی، ان سے استمداد و استعانت یہی کچھ تو تھا جس کے لیے مشرکینِ مکہ بدنام تھے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے ایمانی، روحانی اور اخلاقی انحطاط کا اصل سبب قرآنی تعلیمات سے دوری ہے اور ان کے سیاسی زوال کا سبب بھی یہی ہے، چنانچہ انہوں نے بہت کچھ سوچ کر مسلمانوں کو قرآن پاک کے قریب لانے کے لیے اس اہم کام کا بیڑا اٹھایا۔ علمی کارناموں کے عنوان پر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کام کی نوعیت حسبِ ذیل شعبہ جات میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(1) قرآنِ پاک کا فارسی زبان میں ترجمہ اور اس کی اشاعت (2) علمِ حدیث کی اشاعت اور حدیث و فقہ میں تطبیق (3) فقہی مسلک میں راہِ اعتدال کی تلاش

**اصلاحی خدمات:** شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم مصلحِ امت تھے۔ ان کی اصلاحی کوششیں صرف اصلاحِ عقائد و اعمال تک ہی محدود نہیں بلکہ اصلاحِ رسوم و عادات، غیر مسلموں سے اختلاط سے پرہیز اور احیاء و فوتِ اسلام کے لیے جہاد اور تمام شعبہ جاتِ حیات مثلاً: اقتصادیات، معاشرت اور عمرانیات سے آگے تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اور اس باب میں وہ صحیح معنوں میں ایک ریفارمر تھے۔ انہوں نے عجمی نظریات و عقائد کے ساتھ ساتھ عجمی رسومات پر بھی کڑی تنقید کی اور مسلمانوں میں احیائے سنت کو رواج دینے کی کوشش کی۔

**سیاسی خدمات:** شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاد میں کامیابی کے بعد ایک سیاسی نظام تجویز کرتے ہیں۔ اس میں ہر تین چار روز کی مسافت پر ایک ایسے حاکم کی تقرری کی تجویز دیتے ہیں جو مسلم کردار کا نمونہ اور عدل و انصاف کا مجسمہ ہو۔ قوی اور طاقتور ہو جو ظالم سے مظلوم کا حق وصول کر سکے۔ خداوند تعالی کی حدود قائم کر سکے اور ایسا سخت منتظم ہو کہ لوگوں میں بغاوت و سرکشی کا مادہ نہ پیدا ہونے دے اور اسلامی شعائر کا نفاذ کر سکے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

## -2 1857ء کی جنگ آزادی کے معاشی و معاشرتی اسباب:

**1857ء کی جنگ آزادی کے معاشی اسباب:** 1857 کی جنگ آزادی کے اہم معاشی اسباب درج ذیل تھے۔

۱۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے تجارت کی غرض سے برصغیر میں لوٹ مار شروع کر دی۔

۲۔ انگریز حکومت نے مسلمانوں پر بہت زیادہ ٹیکس لگا دیا۔

۳۔ مقامی صنعت اور تجارت بری طرح متاثر ہونے لگی۔

۴۔ انگریز اپنی مصنوعات کو مہنگے داموں برصغیر لا کر فروخت کرنے لگے۔

۵۔ عوام میں غربت کی شرح بڑھنے لگی۔

۶۔ معاشی بدحالی اور طبقاتی فرق میں واضح طور پر اضافہ ہو جانا جس کی وجہ سے برصغیر کے عوام کا انگریزوں کے خلاف نفرت کے جذبات اُٹھنے لگے۔

**1857ء کی جنگ آزادی کے معاشرتی اسباب:** جنگ آزادی کے معاشرتی اسباب درج ذیل تھے۔

۱۔ انگریزوں کا معاشرتی لحاظ سے خود کو برصغیر میں سب سے افضل سمجھنا۔

۲۔ انگریزوں کا خود برصغیر کی معاشرتی زندگی سے الگ تھلگ رہنا۔ اور ان کے علاقوں میں عام شہریوں کو دور رکھنا۔

۳۔ انگریزی زبان کا رائج کرنا اور اردو اور فارسی اور دیگر زبانوں کے خاتمے کے لئے تحریک چلانا۔

۴۔ مقامی مدرسوں اور درسگاہوں کی جگہ انگریزی مشنری سکولوں کا قیام اور اس میں مغربی طرز کی تعلیم عام کرنا۔

۵۔ بعض مسلمان علماء کا انگریزی تعلیم اور تہذیب کے خلاف فتویٰ دینا۔

۶۔ مغربی معاشرت اور انگریز طرز زندگی کو فروغ دینا اور مقامی تہذیب و تمدن سے انگریزوں کا نفرت کرنا اور اسے مقامی باشندوں کی طرح حقیر سمجھنا۔

## -3 تقسیم بنگال:

بنگال برصغیر کا ایک بہت بڑا صوبہ تھا۔ اور یہ انتظامی لحاظ سے برطانوی حکومت کیلئے ایک مسئلہ بنا ہوا تھا۔ اس صوبے کی تقسیم کی تجاویز 1853 میں لارڈ ڈلہوزی کے دور سے ہی زیرِ غور چلی آ رہی تھیں۔ اس صوبے کو ایک لیفٹیننٹ گورنر کے ماتحت چلانا تقریباً ناممکن تھا۔

**معاشی اور انتظامی حالت:** اس صوبے کی معاشی اور انتظامی حالت روز بروز خراب ہوتی جا رہی تھی۔ حکومت برطانیہ نے انتظامی ڈھانچے کو بہتر اور مؤثر بنانے کی خاطر 1903 میں اس صوبے کی تقسیم کا اعلان کر دیا اور 1905 میں اس پر عمل درآمد کرتے ہوئے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم فل تک تمام کلاسز کی اہم معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، بی ایڈ، ایم ایڈ، ایم فل، پی ایچ ڈی، ایف ایس سی کی ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**ڈھاکہ مرکز:** مشرقی بنگال میں آسام کو بھی شامل کیا گیا۔اور اس کا مرکز ڈھاکہ بنا دیا گیا۔اس صوبے میں علیحدہ قانون ساز کونسل بورڈ آف ریو ینیو اور ہائی کورٹ بار قائم ہوئے اور دیگر سہولتیں بھی دے دی گئیں۔

**مسلمانوں کی اکثریت:** اس نئے صوبے کی آبادی میں چونکہ اکثریت مسلمانوں کی تھی اور ان نئی انتظامی اصلاحات سے انہیں کئی طرح کے فائدے حاصل ہو سکتے تھے۔لہٰذا ہندوؤں نے اس تقسیم کی سخت مخالفت کی اور اسے منسوخ کروانے کیلئے ایک منظّم تحریک چلائی جس میں ہر جائز اور ناجائز طریقے سے انگریز حکومت پر دباؤ ڈالنے اور مسلمانوں کو تنگ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

**بندے ماترم:** بندے ماترم (ہندوؤں کا قومی ترانہ) اور دھرتی ماتا کی تقسیم کو اس تحریک کی بنیاد بنایا گیا۔

**قتل عام:** مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔

**انگریزوں پر حملے:** انگریزوں پر پے در پے حملے کیے گئے۔

**ہندو اخبارات:** مشرقی بنگال کے نئے گورنر پر ہندو اخبارات نے کڑی تنقید شروع کر دی۔

**انگریزوں کے مال کا بائیکاٹ:** ہندوؤں نے انگریزوں کے مال کا باقاعدہ بائیکاٹ شروع کر دیا۔

**انگریزی اشیاء کے استعمال سے مخالفت:** مقامی لوگوں کو انگریزی اشیاء کے استعمال اور خریداری سے روکنے کی کوشش کی گئی۔

**انگریز مال:** ہندو دکانداروں سے انگریزی مال جمع کر کے سڑکوں پر جلایا گیا۔

گلشن اکیڈمی

برطانوی حکومت ان حربوں کی وجہ سے دباؤ میں آگئی اور اس نے 1911 میں تقسیم بنگال کا حکم منسوخ کر دیا اور متحدہ بنگال کو دوبارہ ایک صوبہ بنا دیا۔حالانکہ مسلمان اس تقسیم کو برقرار رکھنے کے حق میں تھے۔

0334-5504551

**4۔1937ء کے انتخابات اور کانگریسی وزارتیں:** ۱۹۳۷ء میں نئے آئین کے تحت انتخابات منعقد ہوئے۔کانگریس نے ہندو اکثریت کے 6 بڑے صوبوں میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے ان صوبوں میں اپنی وزارتیں قائم کی۔مسلم لیگ ان انتخابات میں کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کر سکی۔صرف چند مسلم لیگی رہنما منتخب ہو کر آئے۔اقتدار حاصل کرنے کے بعد کانگریسی لیڈروں نے مسلم لیگ کے منتخب ارکان کو اپنی وزارتوں میں شامل کرنے سے انکار کر دیا اور اقتدار میں آتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا کرنا شروع کر دیں۔اس دور میں مسلمانوں کو اچھی ملازمتوں سے محروم رکھا گیا۔تمام سرکاری عمارتوں پر کانگریس کے پرچم لہرائے گئے، گائے کی قربانی پر پابندی عائد کر دی گئی، نماز کے اوقات میں مسجدوں کے سامنے باجے بجائے جاتے تھے، ہندی کو قومی زبان کا درجہ دلانے کے لئے اردو کے خلاف ایک محاذ قائم کر دیا گیا۔بندے ماترم کے بنگالی گیت کو قومی ترانہ قرار دیا گیا۔اس ترانے کے ایک ایک لفظ سے مسلمان دشمنی نظر آتی تھی۔اس کے علاوہ ودیا مندر اسکیم کے تحت تعلیمی نصاب کو مکمل طور پر ہندوانہ رنگ میں رنگنے کی کوشش کی گئی۔اسکولوں میں گاندھی کی تصویر کو ہاتھ جوڑ کر سلام کیا جاتا تھا۔اور مسلمان بوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا تھا۔مختصراً یہ کہ ہندوستان سے مسلمانوں کے تشخص اور تہذیب کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ان حالات کو دیکھ کر مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ اگر کانگریس کا تسلط پورے ملک پر قائم ہوا تو مسلمانوں کا مذہبی، لسانی، تہذیبی تشخص ختم ہو جائے گا۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

ستمبر ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوگئی۔برطانوی حکومت جنگی تیاریوں کے لئے برصغیر کے لوگوں کا تعاون چاہتی تھی۔اس مقصد کے لئے قائداعظم اور مہاتما گاندھی سے گفت وشنید کے بعد اعلان کیا گیا کہ جنگ کے بعد ۱۹۳۵ء کے آئین میں جو ترامیم کی جائیں گی۔ان کے لئے ہندوستان کے مختلف فرقوں اور سیاسی جماعتوں سے مشورہ کیا جائے گا۔کانگریسی لیڈر اس اعلان سے بہت پریشان ہوئے کیونکہ وہ تو صرف اس شرط پر انگریزی کی مدد کرنے کو تیار تھے۔کہ جنگ کے بعد برصغیر کی حکومت کانگریس کے حوالے کی جائے گی۔چنانچہ انگریز حکومت کے اس اعلان کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کانگریسی ارکان وزارتوں سے مستعفی ہو گئے۔ان کا خیال تھا کہ برطانوی حکومت اس طرح ان کے دباؤ میں آ کر مطالبات مان لے گی۔لیکن ان کا یہ اندازہ غلط ثابت ہوا۔

کانگریسی وزارتوں کے خاتمے پر مسلم لیگ نے قائداعظم کی ہدایت پر ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو یوم نجات منایا۔کانگریسی وزارتوں کا دور حکومت مسلمانوں کے لئے ایک آزمائش کا دور تھا۔جب اس مشکل دور کا خاتمہ ہوا تو مسلم لیگ کو قائداعظم نے از سر نو منظّم کرنا شروع کیا۔مسلم لیگ اس کے بعد اس قدر منظّم ہوگئی۔کہ ۱۹۴۰ء میں باضابطہ طور پر پاکستان کا مطالبہ کر دیا گیا۔جبکہ اس سے بہت پہلے 1938 میں صوبہ سندھ کی مسلم لیگ کی صوبائی شاخ نے پاکستان کے قیام کے لئے باقاعدہ قرارداد منظور کر لی تھی۔

**سوال نمبر 33: برصغیر میں اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں صوفیاء اور مشائخ نے کس طرح خدمات سرانجام دیں؟ تفصیل سے لکھیں۔**

**جواب: برصغیر میں اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں صوفیاء اور مشائخ کی خدمات:** اشاعت اسلام میں صوفیاء اور مشائخ نے بھی ناقابل فراموش اور گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ان کی پاکیزہ زندگی بلند کردار اور حسن اخلاق سے متاثر ہو کر برصغیر کے باشندوں کی بہت بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔اس کے علاوہ ان بزرگوں کی انتھک کوششوں اور طویل جدوجہد سے اسلامی معاشرے کے قیام، استحکام اور ارتقاء میں بھی مدد ملی۔اس کے علاوہ مسلمانوں کا اخلاقی معیار بھی بلند ہوا۔ برصغیر میں 1005ء میں ''حضرت شیخ اسماعیل بخاریؒ'' تشریف لائے اور شمالی ہند کے علاقوں میں اسلام کی اشاعت کی ابتداء کی۔حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری ،سلطان محمود غزنوی کے فرزند مسعود غزنوی کے دور میں غزنی سے لاہور تشریف لائے۔ان کی تبلیغ سے برصغیر کے ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہو گئے۔حضرت لال شہباز قلندر نے ملتان اور سندھ کے علاقوں میں اشاعت اسلام کے لئے خدمات سرانجام دیں۔غزنوی حکمرانوں کے آخری دور میں حضرت سلطان سخی سرور نے پنجاب میں اشاعت

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی کی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اسلام میں بڑی سرگرمی دکھائی۔جس کے نتیجے میں مشرقی پنجاب میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد مسلمان ہوئی۔حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی نے سہروردیہ سلسلے کی بنیاد رکھی۔انہوں نے اپنی تمام زندگی اشاعت اسلام اور صوفیانہ نظم وضبط کی تعلیم کے لئے وقف کردی۔ان کا روحانی تسلط ملتان،سندھ،اور بلوچستان تک پھیلا ہوا تھا۔حضرت بہاؤالدین ذکریا کی وفات کے بعد صاحب زادے صلاح الدین بخاری ان کے جانشین ہوئے۔جب کہ ان کے ایک مرید سید جلال الدین بخاری نے اچ کے مقام پر اشاعت اسلام کا ایک بڑا مضبوط مرکز قائم کیا۔اور اس علاقے میں سہروردی سلسلے کی بنیاد رکھی۔برصغیر پاک وہند میں صوفیاءکرام کے ذریعے سے اشاعت اسلام کا سلسلہ اورنگزیب عالمگیر کے زمانے تک چلتا رہا۔سلطان التمش اور سلطان ناصرالدین کے زمانے میں خواجہ بختیار کاکیؒ اور بابا فرید گنج شکرؒ جیسے بزرگوں نے اسلام کی خدمات سرانجام دیں۔ان کے علاوہ حضرت نظام الدین اولیاء نے بھی اشاعت اسلام میں اہم کردار ادا کیا جب کہ آپ کے جانشین حضرت نصیرالدین چراغ اور ان کے جانشین حضرت بندنواز گیسودرازؒ نے ان کی سرپرستی کی۔یہ حکمران نہ صرف ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے بلکہ وہ ایسے عملی اقدامات بھی کرتے تھے۔کہ جن سے اسلامی قدروں کو تقویت پہنچی اور اسلامی معاشرے کے قیام میں مدد ملی۔سلطان التمش اور اس کے جانشینوں کے عہد نے منگولوں کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے وسط ایشیاء سے متعدد علماء اور صوفیاء برصغیر چلے آئے۔اور انہوں نے یہاں مسلم معاشرے کی تشکیل میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔مثلاً سید جلال الدین بخاری،اور سید مخدوم جہاں اور جہاں گشت۔اس عہد میں برصغیر میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کو فروغ ملا۔چشتی بزرگوں نے دہلی،راجھستان اور جنوبی ہند میں،جبکہ سہروردیہ بزرگوں نے ملتان،اچ شریف،سندھ اور گجرات کاٹھیاوار میں تبلیغ اسلام کی اور لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

کاشان اکیڈمی

یوں تو برصغیر میں اسلام کی اشاعت کے لئے بہت سے بزرگان دین نے اپنی کاوشوں سے دین اسلام کی روشنی اس خطے میں پھیلائی لیکن چند صوفی سلسلوں نے اس مقصد کو تسلسل سے جاری رکھا ان صوفی سلسلوں پر ایک سرسری نظر کچھ یوں ڈالی جاتی ہے۔

0334-5504551

(i) صوفیاءکرام کا طبقہ معاشرے کا انتہائی معزز طبقہ تھا۔انہوں نے اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور اپنی صلح جوئی،حق گوئی اور انسان دوستی سے غیر مسلم معاشرے کو اسلام کی طرف راغب کیا ان کے فضائل حسنہ اور انسان دوستی برصغیر میں اسلام کو فروغ کا بہت بڑا باعث بنی۔ان عوامل کی بدولت اب تک کروڑوں انسانوں کے دلوں پر ان کی زندگیاں قرآن وسنت کے رنگ میں رنگی ہوئی نظر آتی ہیں۔

Download Free Assignments from

(ii) 1206ء سے 1510ء تک کا دور برصغیر میں مشائخ کرام کی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے مشہور ہے۔انہوں نے اپنے قابل تقلید کارناموں کی وجہ سے لاتعداد ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔یہ مشائخ اللہ سے لو لگاتے رہے۔یہ صوفیاءعقیدے اس کے حامی تھے۔کہ انسان کی ذات خدا کے نور کی مظہر ہے۔اور انسان اپنے نفس کو آلائشوں سے پاک کرکے خدا کا جلوہ اپنے اندر ہی دیکھ سکتا ہے۔یہ مشائخ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔اور اپنا زیادہ وقت ریاضت اور عبادت میں بسر کرتے تھے۔وہ خدا سے محبت اور عقیدت کا درس دیتے تھے۔وہ خدمت خلق کو سب سے بڑی نیکی قرار دیتے تھے۔مشائخ کرام مسلمان حملہ آوروں کے ہمراہ برصغیر میں وارد ہوئے اور اہم مقامات پر قیام پذیر ہوگئے۔

Solvedassignmentsaiou.com

(iii) بزرگان دین کے کئی سلسلے ہیں۔لیکن زیر نظر عہد میں جو بزرگ ارشاد ہدایت میں مصروف رہے وہ زیادہ تر دو سلسلوں سے تعلق رکھتے تھے۔سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ سہروردیہ برصغیر کے ان مشائخ میں بڑے بیشتر خود بڑے عالم تھے۔اور شریعت کے پورے پابند تھے۔بڑے بڑے اولوالعزم اور باجبروت بادشاہان سید ھے نیکوکار بزرگوں کے سامنے سرتسلیم خم کرنا بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے۔

(iv) صوفیاءکرام کے چار بڑے سلسلے تھے۔ان سلسلوں کے بزرگ برصغیر میں بڑی منظّم کوششوں سے دین اسلام پھیلانے لگے۔یہ چار بڑے سلسلے چشتیہ،نقشبندیہ،قادریہ اور سہروردیہ آج یہاں قائم ہیں۔اور ان سلسلوں کے بہت سے صوفیائے کرام حضرت حسین زنجانی،حضرت داتا گنج بخش،حضرت معین الدین چشتی اجمیری،حضرت نظام الدین اولیا،حضرت کلیر شریف،حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی اور دیگر صوفیائے کرام نے اسلام پیغام مختلف علاقوں تک پہنچایا۔

۱۔ صوفی سلسلوں میں سب سے پہلے سلسلہ قادریہ کا نام آتا ہے اس سلسلے کی بنیاد شیخ عبدالقادر جیلانی نے (1077ء سے لیکر 1177ء) میں رکھی اس کے بعد سلاطین دہلی کے دور میں اس سلسلہ کو اتنی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

۲۔ اس کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کا نام آتا ہے اور اس سلسلے کی بنیاد بہاوالدین نقشبند نے رکھی یہ بزرگ اشاعت اسلام کے لحاظ کافی دیر سے پہنچا لیکن اس کے بعد نقشبندیہ سلسلوں نے بڑی تیزی سے اشاعت اسلام کو برصغیر میں عام کیا اور متعدد کامیابیاں بھی حاصل کیں۔

۳۔ اس کے بعد چشتیہ سلسلے نے اس عظیم مقصد کو جاری رکھا اس سلسلے کے بانی خواجہ ابواسحٰق شامی تھے اور انہوں نے دین اسلام کی اشاعت کا آغاز لگ بھگ 940ء میں کیا ان کا پیغام برصغیر میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے توسط سے اسے خطے میں پہنچا۔

۴۔ سلسلہ سہروردیہ بھی ایک عظیم صوفی سلسلہ رہا ہے جس نے ملتان سے شیخ بہاؤالدین زکریا کی مدد سے اس مقصد کو جاری رکھا اس سلسلے کی بنیادی خاصیت شیخ نجیب الدین سہروردی کے توسط سے اشاعت اسلام کے پیغام کو عام کرنا ہے۔

**سوال نمبر 34: سرسید نے علی گڑھ تحریک کن مقاصد کے حصول کے لیے شروع کی تھی نیز اس تحریک نے برصغیر کے مسلمانوں کی زندگیوں پر کیا اثرات مرتب کیے؟ مفصل جواب تحریر کریں۔**

**جواب:** **تحریک علی گڑھ:** برصغیر پاک وہند میں 1857 کی ناکام جنگ آزادی اور سقوطِ دہلی کے بعد مسلمانان برصغیر کی فلاح بہبود کی ترقی کے لئے جو کوششیں کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

گئیں،عرف عام میں وہ ''علی گڑھ تحریک'' کے نام سے مشہور ہوئیں۔سر سید نے اس تحریک کا آغاز جنگ آزادی سے ایک طرح سے پہلے سے ہی کر دیا تھا۔غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کا قیام اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔لیکن جنگ آزادی نے سر سید کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کئے اور ان ہی واقعات نے علی گڑھ تحریک کو بار آور کرنے میں بڑی مدد دی۔لیکن یہ پیش قدمی اضطراری نہ تھی بلکہ اس کے پس پشت بہت سے عوامل کارفرما تھے۔مثلاً راجہ رام موہن رائے کی تحریک نے بھی ان پر گہرا اثر چھوڑا۔لیکن سب سے بڑا واقعہ سقوطِ دلی کا ہی ہے۔اس واقعے نے ان کی فکر اور عملی زندگی میں ایک تلاطم برپا کر دیا۔اگرچہ اس واقعے کا اولین نتیجہ یا ردعمل تو مایوسی ،پژمردگی اور نا امیدی تھا تاہم اس واقعے نے ان کے اندر چھپے ہوئے مصلح کو بیدار کر دیا علی گڑھ تحریک کا وہ بیج جو زیر زمین پرورش پا رہا تھا۔اب زمین سے باہر آنے کی کوشش کرنے لگا چنانچہ اس واقعے سے متاثر ہو کر سر سید احمد خان نے قومی خدمت کو اپنا شعار بنا لیا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی سے برصغیر کے مسلمانوں پر باقی اقوام کی نسبت زیادہ برا اور شدید اثر پڑا کیونکہ ایک طرف تو انگریز انہیں اپنا سب سے بڑا مخالف قرار دیتے تھے۔اور دوسری طرف ہندو اپنی وفاداریاں تبدیل کر کے انگریزی عمل درای سے فوائد حاصل کرنے لگے تھے۔ہندو جلد ہی تجارت ،صنعت اور ملازمتوں پر حاوی ہو گئے اور مسلمانوں کو مزید ایک صدی پیچھے دھکیل دیا۔اس صورت حال نے برصغیر کے مسلمانوں میں ایک نئی فکر اور قومی تشخص کے تحفظ کا احساس پیدا کیا مسلمانوں نے اپنی بقاء کی جنگ لڑنے کے لئے ایک نئی حکمت عملی اپنانے کا فیصلہ کیا۔

کاشان اکیڈمی

سر سید احمد خان،وہ عظیم رہنما تھے۔جنہوں نے برصغیر کے بدلتے ہوئے حالات کا بغور جائزہ لیا۔اور نہایت تدبر اور فہم و فراست سے کام لے کر ایک تباہ شدہ معاشرے کے لئے نئی زندگی کا سامان پیدا کیا۔سر سید احمد خان نے مسلمانوں میں نئی زندگی کے آغاز کے لئے تین طرح کی کوششیں کیں۔

۱۔ حکومت اور عوام (خصوصاً مسلمانوں) کے درمیان اعتماد کی فضا کی بحالی۔ ۲۔ مسلمانوں کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی ترغیب۔

۳۔ احتجاجی سیاست سے گریز۔

0334-5504551

ابتداء میں سر سید احمد خان نے صرف ایسے منصوبوں کی تکمیل کی جو مسلمانوں کے لئے مذہبی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔اس وقت سر سید احمد خان قومی سطح پر سوچتے تھے۔اور ہندوؤں کو کسی قسم کی گزند پہنچانے سے گریز کرتے تھے۔لیکن ورینکلر یونیورسٹی کی تجویز پر ہندوؤں نے جس متعصّبانہ رویے کا اظہار کیا،اس واقعے نے سر سید احمد خان کی فکری جہت کو تبدیل کر دیا۔اس واقعے کے بعد اب ان کے دل میں مسلمانوں کی الگ قومی حیثیت کا خیال جاگزیں ہو گیا تھا اور وہ صرف مسلمانوں کی ترقی اور فلاح و بہبود میں مصروف ہو گئے۔اس مقصد کے لئے کالج کا قیام عمل میں لایا گیا رسالے نکالے گئے تاکہ مسلمانوں کے ترقی کے اس دھارے میں شامل کیا جائے۔

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

1869ء میں سر سید احمد خان کو انگلستان جانے کا موقع ملا اور یہیں پر وہ اس فیصلے پر پہنچے کہ ہندوستان میں بھی کیمبرج کی طرز کا ایک تعلیمی ادارہ قائم کریں گے۔وہاں کے اخبارات سپکٹیٹر ،اور گارڈین سے متاثر ہو کر سر سید نے تعلیمی درسگاہ کے علاوہ مسلمانوں کی تہذیبی زندگی میں انقلاب لانے کے لئے اسی قسم کا اخبار ہندوستان سے نکالنے کا فیصلہ کیا۔اور ''رسالہ تہذیب الاخلاق'' کا اجراء اس ارادے کی تکمیل تھا۔اس رسالے نے سر سید کے نظریات کی تبلیغ اور مقاصد کی تکمیل میں اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔

**علی گڑھ تحریک کے مقاصد و اثرات:** سر سید احمد خان نے سب سے پہلے برصغیر کے مسلمانوں کے سیادی اور معاشرتی حالات کا بغور جائزہ لیا اور اس پر کام کرنے کی ٹھانی انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی ابتر حالت کا بغور جائزہ لیا اور نہایت خوش اسلوبی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کی بہتری کے لئے کوششیں شروع کر دی ان کی سرکردگی میں تحریک علی گڑھ کے اغراض و مقاصد کچھ اس طرح سے تھے۔

۱۔ علی گڑھ تحریک کو مزید منظّم بنانے کے لئے سر سید نے ایک رسالہ جاری کیا جس میں مسلمانوں کی بیداری کے لئے انہیں ان کی ثقافت اور ان کے وجود کو جگانے کے لئے اہم اور تدریسی مواد شامل کیا جاتا تھا۔

۲۔ علی گڑھ تحریک کا مقصد مسلمانوں کو جدید عصری تعلیمات اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرانا تھا تاکہ مسلمان دیگر اقوام کی طرح ان کے ساتھ مقابلے میں شامل ہو سکیں۔

۳۔ مختلف یونیوسٹیوں کے قیام سے مسلمانوں کے بچوں کو اس میں تعلیم دلوانا تاکہ وہ معاشرے کے اہم اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔

۴۔ انگریزوں کے ساتھ تعلقات کو بہتر کرنا کیونکہ جو بھی تھا وہ اس وقت اس خطہ کے حکمران تھے تاکہ ان کی خوشنودی حاصل کی جائے اور اپنے گرتے پڑتے وجود کو برقرار رکھا جاسکے۔

۵۔ انگریزوں کے دلوں میں مسلمانوں کے لئے شدید مخالفانہ جذبات کو کم کرنا اور مسلمانوں کے لئے بنیادی سہولیات کو حاصل کرنا۔

**اثرات و نتائج:** علی گڑھ تحریک نے مسلمانان برصغیر کے دلوں میں جینے کی ایک نئی کرن پیدا کی مسلمانوں کی ترقی اور ان کے معاشرے میں وجود کو تسلیم کیا جانے لگا اور اس کے اچھے اثرات جلد ہی برصغیر کے دور دراز علاقوں تک پھیلنے لگے اور اس کے مثبت نتائج بھی سامنے آنے لگے۔علی گڑھ تحریک کی کامیابی اور اس کے بعد یونیوسٹی کے قیام سے مسلمانوں کو بھی سیاست میں مرکزی حثیت حاصل ہونے لگے اور وہ بھی معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔علم و آدب کے رجحان کو فروغ حاصل ہونے لگا اور مسلمان تعلیم کے جدید عصری تقاضوں کی اہمیت کو بخوبی سمجھنے اور اپنانے لگے۔اردو آدب اور جدی علوم کو فروغ حاصل ہوا ان اقدامات کے بعد مسلمانوں میں اپنے الگ تشخص اور وجود کی خواہش دل میں پلنے لگی جس نے آگے جا کر مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں ڈھارس بندھائی۔مسلمان ایک بار پھر ایک طاقتور قوم کی حیثیت سے اُبھرنے لگے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**سوال نمبر 35:** **تحریک خلافت کے اغراض ومقاصد پر جامع مضمون تحریر کریں۔**

**جواب:** **تحریک خلافت کے اغراض ومقاصد:** پہلی جنگ عظیم (1914 تا 1918ء) میں برطانیہ اوراس کے اتحادی (جن میں امریکہ بھی شامل تھا) ترکی پرفتح پانے میں کامیاب ہوگئے ۔جنگ کے اختتام پر ایسے حالات نظر آنے لگے کہ اتحادی طاقتیں ترکی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے کچھ حصوں پر قابض ہوجائیں گی۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کی جائے گی۔اورترکی خلافت کو جسے دنیا کے مسلمان، عالم اسلام کے اتحاد کی علامت سمجھتے تھے ختم کر دیا جائے گا۔ان امکانات نے ہندوستان کے مسلمانوں کو مشتعل اور مضطرب کر دیا، انہوں نے خلافت کے تحفظ کے لئے پورے ہندوستان میں ایک زبردست تحریک چلائی جس میں ہندوؤں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔مسلمان بجاطور پر سب ابتلاؤں کا سارا الزام بجا طور پر برطانوی حکومت پر دھرتے تھے۔ہندو اور مسلمان دونوں ہی پھیرے ہوئے تھے لیکن مسلمانوں میں غم وغصے کے جذبات شدید تر تھے۔ایک انگریز نے لکھا کہ ''مسلم انڈیا اس وقت ایک بہت بڑے بارودخانے کی طرح ہے۔جس میں چنگاری لگنے سے سارا ملک بھک سے اڑ جائے گا''۔مسلمانوں کے ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔مسلمان اپنے گھروں میں بھی صرف ترکی اور خلافت پر گفتگو کرتے تھے۔کسی دوسرے معاملے سے ان کو کوئی دلچسپی نہ تھی۔خلافت کی بقاء کے حق مین ایک ملک گیر تحریک وجود میں آ گئی اوراس کو منظم کرنے کے لئے (آل انڈیا خلافت کمیٹی) وجود میں آئی۔اپنے حجروں سے نکل کر علماء بھی سیاست کے میدان میں آ گئے ۔چونکہ خلافت ایک مذہبی مسئلہ تھا اس لئے علماء نے بھی ضروری سمجھا کہ وہ اس نازک مرحلے میں قوم کی قیادت کریں۔انہی دنوں اقبال نے بھی اپنی ایک تحریر میں اس بات پر زور دیا تھا کہ مسلمانوں کے دنیاوی اور سیاسی معاملات میں بھی علماء کی مداخلت ضروری ہے۔ملک کے بہت سے قابل ذکر علماء اور سیاسی لیڈر تحریک خلافت میں شامل ہوگئے۔اوراس کی سربراہی محمد علی اور شوکت علی کر رہے تھے۔یہ دونوں بھائی 1919ء میں قید سے رہا ہو کر اپنے گھر کو جانے کی بجائے امرتسر کے قومی جلسوں میں شریک ہونے کے لئے پہنچ گئے ۔یہیں اقبال نے محمد علی کی طرف منہ کرکے اپنا وہ مشہور ومعروف قطعہ پڑھا تھا جو یوں شروع ہوتا ہے:

کاشان اکیڈمی

0334-5504551

''ہے اسیری اعتبار افزاء جو ہو فطرت بلند''۔

**تحریک خلافت کے اسباب:** تحریک خلافت کے اسباب درج ذیل تھے۔

Download Free Assignments from

۱۔ مسلمان اپنے تمام مسائل کی جڑ تاج برطانیہ کو سمجھتے تھے اورترکی میں بھی خلفشار اور انتشار کی وجہ بھی انگریزوں کو قرار دیتے تھے۔

۲۔ ہندو پنجاب میں دھنسے مسائل سے تنگ تھے جبکہ مسلمان انگریزوں کے ظلم وستم سے تنگ تھے جس نے خلافت کی حمایت کی وجوہات کو جنم دیا۔

Solvedassignmentsaiou.com

۳۔ تحریک خلافت چونکہ مذہبی مسئلہ تھا لہذا مسلمانوں نے جغرافیائی تفریق کو ختم کرکے تحریک کی بقاء کے لئے ایک کمیٹی بنائی جس کا نام آل انڈیا خلافت کمیٹی رکھا گیا جس نے برصغیر کے تمام علاقوں سے نمائندوں کو متحرک کر دیا۔

۴۔ مسلمانوں کے لئے اپنی بقاء اور ساکھ کو قائم کرنے کے لئے ایک چنگاری کی ضرورت تھی جو انہیں خلافت کے قیام سے میسر آ گئی۔

۵۔ ترکوں نے جنگ آزادی میں انگریزوں کا ساتھ دیا تھا اسی لئے مسلمانوں کی انتقام کی آگ مزید بھڑک اٹھی۔

۶۔ ملک سے بہت بڑے بڑے جید علماء تحریک میں شامل ہو گئے جس سے تحریک زور پکڑ گئی۔

**تحریک خلافت کے مقاصد:** تحریک خلافت کے مقاصد درج ذیل تھے۔

۱۔ ترکی میں خلافت عثمانیہ کے وجود کو برقرار رکھا جائے اوران کا کھویا ہوا مقام واپس لایا جائے۔

۲۔ ترکی کی علاقائی سلامتی اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے اوران کی خودمختاری کو بھی یقینی بنایا جائے۔

۳۔ اہم اور مقدس مقامات ترکوں کے پاس ہی رہیں اور جزیرہ نماعرب میں انگریزوں کا تسلط ختم کیا جائے۔

۴۔ مسلمان ترکوں کا ساتھ دینے کے لئے متحرک ہوجائے کیونکہ یہ ایک سلطنت کی بقاء کے ساتھ ساتھ مذہبی معاملہ بھی بن گیا تھا جس میں برصغیر کے مسلمانوں کا مقابلہ انگریزوں اور ہندوؤں کے ساتھ تھا۔

۵۔ اس خلافت کا مقصد دنیا کے آزاد اسلامی ممالک سے امداد بھی حاصل کرنا تھا تا کہ انگریز کی طاقت کے سامنے ہر طرح سے ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے اس تحریک سے ہندوؤں کی مکارانہ چالوں کا پول بھی کھل کر سامنے آ گیا کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کا ساتھ دینے سے مکمل طور پر انکار کر دیا۔

**سوال نمبر 36:** **مندرجہ ذیل پر نوٹ تحریر کریں۔**

**1۔ قرارداد پاکستان اور اس کا پس منظر** **2۔ 1973ء کے آئین کے تحت صوبائی حکومت کا ڈھانچہ**

**3۔ جنرل ضیاء الحق کا دور حکومت** **4۔ کانگریسی وزارتوں کا دور حکومت**

**جواب:**

**1۔ قرارداد پاکستان اوراس کا پس منظر:** برصغیر پاک وہند کی تاریخ میں 23 مارچ 1940 کا دن نہایت اہمیت کا حامل ہے۔اس دن برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ نے قائداعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں اپنے ستائیسویں سالانہ اجلاس (منعقدہ لاہور) میں ایک آزاد اور خودمختار مملکت کے قیام کا مطالبہ کیا تھا تا کہ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ہو سکے اور وہ اپنے دین کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے پی ایچ ڈی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**ہندو اور مسلم دو الگ قومیں:** مسلمان برصغیر پاک و ہند میں ایک فاتح کی حیثیت سے آئے تھے۔ یہاں اپنی سلطنتیں قائم کرنے کے بعد انھوں نے بڑی رواداری کا مظاہرہ کیا اور مقامی لوگوں کی نہ تذلیل کی اور نہ ہی ان سے اچھوتوں جیسا سلوک کیا۔ دنیا میں ہندوستان واحد ملک ہے جہاں مسلمان آٹھ سو سال حکمران رہے، لیکن نہ تو انھوں نے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا اور نہ ہی ان کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی، یہی وجہ ہے کہ آٹھ سو سال حکومت کرنے کے باوجود وہ یہاں اقلیت میں رہے۔ آج سے ایک ہزار سال قبل البیرونی ہندوستان آیا تھا۔ اس نے یہاں کے حالات کے متعلق اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''کتاب الہند'' میں لکھا ہے کہ ''ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ وہ ہم سے ہر لحاظ سے مختلف ہیں اور جو قدریں اور قومیں میں مشترک ہیں وہ ان میں نہیں۔ ہندوؤں کے بہت سے رسم و رواج بھی ہم سے مختلف ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا مذہب بھی ہم سے مختلف ہے اور جن چیزوں پر ہمیں اعتقاد ہے، ان کو وہ نہیں مانتے، وہ غیر ملکیوں کو جن میں مسلمان بھی شامل ہیں، کو ملیچھ کے نام سے پکارتے ہیں اور ان سے تعلقات رکھنے کی سخت ممانعت کرتے ہیں، نہ ان سے شادی کرتے ہیں اور نہ ایک ساتھ بیٹھتے ہیں، نہ کھاتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں''۔

قرارداد لاہور سے پیشتر قائداعظم نے 9 مارچ 1940 کو مشہور انگریزی ہفت روزہ ٹائم اینڈ ٹائڈ میں واضح طور پر ہندوستان کے سیاسی مستقبل کے بارے میں لکھا تھا کہ ''ہندوستان کا سیاسی مستقبل کیا ہے؟ جہاں تک حکومت برطانیہ کا تعلق ہے وہ اپنے اس مقصد کا اعلان کر چکی ہے کہ ہندوستان کو جلد از جلد State of West Minister کے مطابق دولت مشترکہ کے دوسرے ارکان کے برابر آزادی دی جائے گی اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے وہ ہندوستان میں اسی قسم کا جمہوری آئین نافذ کرنا چاہتی ہے جس کا اسے خود تجربہ ہے اور جسے وہ سب سے بہتر سمجھتی ہے۔ اس طرز کے آئین کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جو سیاسی جماعت انتخابات میں کامیاب ہو اسی کے ہاتھ میں عنان حکومت ہو۔

یہ ارادہ بظاہر صحیح معلوم ہوتا ہے، لیکن ہندوستان کے مخصوص اور غیر معمولی حالات کو دیکھتے ہوئے نہایت غیر مناسب ہے۔ بات یہ ہے کہ ہندوستان میں حکومت کے اتنے طویل تجربے کے باوجود برطانیہ اس ملک کے حالات سے اچھی طرح واقف نہیں، حتیٰ کہ پارلیمنٹ کے اکثر ممبر بھی اس معاملے میں بالکل بے خبر ہیں، اسی لاعلمی کے باعث اب تک یہ بات برطانیہ کی حکومت اور اس کے عوام کی سمجھ میں نہ آسکی کہ برطانوی طرز کا پارلیمانی آئین ہندوستان کے لیے ہرگز مناسب نہیں۔ برطانوی قوم صحیح معنوں میں ایک یک رنگ اور متحد قوم ہے اور وہاں جس طرز کی جمہوریت رائج ہے وہ اسی قومی یک رنگی اور اتحاد کی بنیاد پر قائم ہے، مگر ہندوستان میں حالات بہت مختلف ہیں اور قومی یک رنگی یہاں مفقود ہے۔ لہٰذا برطانوی طرز کی جمہوریت اس ملک کے لیے بالکل موزوں نہیں۔ ہندوستان کی آئینی الجھنوں کا بنیادی سبب یہی ہے کہ یہاں ناموزوں اور ناموافق طرز حکومت کے قیام پر اصرار کیا جا رہا ہے۔''

**خاکساروں کی شہادت:** 22 مارچ 1940 کو لاہور کے مشہور منٹو پارک میں جسے اب اقبال پارک کہا جاتا ہے، مسلم لیگ کا کل ہند سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ اس سے چار روز پیشتر لاہور میں ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا، خاکساروں نے دفعہ 144 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلم جلوس نکالا اور حکومت پنجاب نے ان پر اندھا دھند فائرنگ کر کے متعدد خاکساروں کو شہید کر دیا، اس وجہ سے شہر میں کافی کشیدگی پھیل چکی تھی، بعض لوگوں نے قائداعظم کو جلسہ ملتوی کرنے کا مشورہ دیا، لیکن قائداعظم نے ان کی رائے سے اتفاق نہیں کیا اور جلسہ مقررہ تاریخ پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔

**تاریخی اجلاس:** مسلم لیگ کا یہ اجلاس تاریخی لحاظ سے بہت اہم تھا اور اس اجلاس میں ہندوستان کے کونے کونے سے پچاس ہزار سے بھی زائد مندوبین نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت قائداعظم محمد علی جناح نے کی۔ اس موقع پر قائداعظم نے فی البدیہہ خطبہ صدارت دیا۔ اپنی طویل تقریر میں قائداعظم نے ملک کے سیاسی حالات کا تفصیلی جائزہ لیا اور کانگریسی لیڈروں سے اپنی گفتگو اور مفاہمت کی کوششوں کی تفصیلات بتائیں۔ اس کے بعد مسلمانوں کی علیحدہ حیثیت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ''ہندو اور مسلم فرقے نہیں بلکہ دو قومیں ہیں۔ اس لیے ہندوستان میں پیدا ہونے والے مسائل فرقہ وارانہ نہیں بلکہ بین الاقوامی نوعیت کے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان آزادی چاہتے ہیں، لیکن ایسی آزادی نہیں جس میں وہ ہندوؤں کے غلام بن کر رہ جائیں۔ یہاں مغربی جمہوریت کامیاب نہیں ہوسکتی کیونکہ ہندوستان میں صرف ایک قوم نہیں بستی۔ چونکہ یہاں ہندو اکثریت میں ہیں اس لیے کسی بھی نوعیت کے آئینی تحفظ سے مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت نہیں ہوسکتی۔ ان مفادات کا تحفظ صرف اس طرح ہوسکتا ہے کہ ہندوستان کو ہندو اور مسلم انڈیا میں تقسیم کر دیا جائے۔ ہندو مسلم مسئلے کا صرف یہی حل ہے اگر مسلمانوں پر کوئی اور حل ٹھونسا گیا تو وہ اسے کسی صورت میں بھی قبول نہیں کریں گے''۔

**قرارداد پاکستان:** قائداعظم کی اس تاریخی تقریر سے اگلے روز یعنی 23 مارچ 1940 کو شیر بنگال مولوی فضل الحق نے وہ تاریخی قرارداد پیش کی جسے قرارداد لاہور کہا جاتا ہے جو آگے چل کر قیام پاکستان کی بنیاد قرار پائی۔ اس قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ ''کوئی بھی دستوری خاکہ مسلمانوں کے لیے اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوگا جب تک ہندوستان کے جغرافیائی اعتبار سے متصل و ملحق یونٹوں پر مشتمل علاقوں کی حد بندی نہ کی جائے اور ضروری علاقائی ردوبدل نہ کیا جائے اور یہ کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور شمال مشرقی علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے انھیں خودمختار ریاستیں قرار دیا جائے۔

جس میں ملحقہ یونٹ خودمختار اور مقتدر ہوں اور یہ کہ ان یونٹوں کی اقلیتوں کے مذہبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی، انتظامی اور دیگر حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ان کے صلاح ومشورے سے دستور میں مناسب وموثر اور واضح انتظامات رکھے جائیں اور ہندوستان کے جن علاقوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں ان کے اور دیگر اقلیتوں کے صلاح مشورے سے ان کے مذہبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی، انتظامی اور دیگر حقوق ومفادات کے تحفظ کی ضمانت دی جائے''۔

قرارداد لاہور کو ہندوؤں نے طنزیہ طور پر قرارداد پاکستان کا نام دے دیا اور بے حد غم وغصے کا اظہار کیا،لیکن مسلمانوں نے ان کی کوئی پروانہ کی اور قائداعظم کی قیادت میں رواں دواں منزل مقصود کی طرف بڑھتے رہے۔انھیں یقین واثق تھا کہ منزل دور نہیں۔بالآخر قائداعظم محمد علی جناح کی کوششوں کے نتیجے میں 14 اگست 1947 کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ''پاکستان'' کا قیام عمل میں آیا۔پاکستان کا قیام محض ایک تاریخی حادثہ نہ تھا اور نہ ہی سیاسی فتح بلکہ یہ ہندوستان کے مسلمانوں کی اپنے جداگانہ تشخص کو برقرار رکھنے کی خواہش کا ثمر تھا۔درحقیقت قائداعظم کی قیادت میں برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان بنا کر اپنی تہذیب، مذہبی اقدار اور ثقافت کو بچالیا ورنہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کا وہی حشر ہوتا جو سپین میں مسلمانوں کا ہوا۔

**2۔ 1973ء کے آئین کے تحت صوبائی حکومت کا ڈھانچہ:** 1973ء کا آئین پاکستان کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔آج کے قانون اور رکن ساز اسمبلی میں بھی 1973ء کے آئین کی بنیادی شقیں شامل ہیں۔۔پیپلز پارٹی کے اقتدار میں آتے ہی اس نے آئین سازی کے طرف خصوص توجہ دینا شروع کی۔1973ء کا آئین ملک کا تیسرا آئین کہلاتا ہے اس آئین کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کے یہ باقی آئین سے اس لئے مختلف تھا کہ اسے انتخابات کے بعد مروجہ طور پر مسلمہ اصولوں کے تحت اسمبلی کے منتخب اراکین نے منظور کیا تھا۔یہ آئین اس کے علاوہ ایک مقنّنہ آئین بھی کہلاتا ہے یعنی اس آئین کو اسمبلی میں نمائندگی رکھنے والی ملک کی ساری سیاسی پارٹیوں نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔

**صوبائی حکومت کا ڈھانچہ:** صوبائی حکومت کا ڈھانچہ اور اختیارات کا دائرہ کار درج ذیل ہے۔

**صوبائی انتظامیہ:** صوبائی حکومت کے ڈھانچے میں صوبے کا سربراہ گورنر ہوتا ہے اور گورنر کی تقرری صدر مملکت کرتا ہے۔وزیراعلیٰ کا انتخاب صوبائی اسمبلی کرتی ہے۔وزیراعلیٰ بھی صوبائی حکومت کا حصہ ہوتا ہے اور اسے اکثریت کی حمایت حاصل ہونے کی وجہ سے وزیراعلیٰ منتخب کیا جاتا ہے۔وزیراعلیٰ اپنے فرائض کے لئے ایک کابینہ تشکیل دیتا ہے اور اس کابینہ کا بھی اسمبلی کا رکن ہونا ضروری ہے۔وزیراعلیٰ اور کابینہ اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔

**صوبائی مقنّنہ:** وفاقی حکومت کی طرح صوبوں میں ایک ایوانی مقنّنہ قائم کی گئی ہے اس مقنّنہ کو صوبائی اسمبلی کہا جاتا ہے پاکستان کے چاروں صوبوں کی اسمبلیوں میں ارکان کی تعداد مختلف ہے اسپیکر اسمبلی کے اندر اجلاس کی صدارت کرتا ہے وزیراعلیٰ سمیت تمام ارکان صوبائی اسمبلی اسپیکر کو جواب دہ ہوتے ہیں۔

**عدلیہ:** صوبائی عدالتوں میں اعلیٰ ترین عدالت کو ہائی کورٹ کہا جاتا ہے ہر صوبے میں ایک صوبائی ہائی کورٹ ہوتی ہے ہائی کورٹ کے جج کا تقرر چیف جسٹس آف پاکستان کرتا ہے۔ہائی کورٹ نہ صرف کئی معاملات کو سنتی ہر بلکہ اسے کئی چھوٹی عدالتوں کے خلاف کئے گئے فیصلوں پر اپیل کو سننے کا حق بھی حاصل ہوتا ہے ہائی کورٹ کے ماتحت صوبے کی دوسری عدالتیں ڈسٹرکٹ کورٹ، سول کورٹ اور مجسٹریٹ ہوتی ہیں۔

**3۔ جنرل ضیاءالحق کا دورحکومت:** جنرل ضیاءالحق کا لگایا گیا مارشل لاء ملک کا سب سے طویل مارشل لاء کہلاتا ہے اور اس دوران مملکت میں کئی سیاسی اتار چڑھاؤ دیکھے گئے اور ملک کئی سیاسی مسائل سے بھی دوچار رہا چند نمایاں کامیابیاں بھی ملک کو حاصل ہوئیں۔جنرل ضیاءالحق کے دورحکومت میں درج ذیل واقعات سیاسی حالات اور واقعات رونما ہوئے۔

**آئین میں ترامیم:** جنرل ضیاءالحق نے آتے ہی سب سے بڑی تبدیلی آئین میں کی اور ایک صدارتی آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے ملک میں نافذ 1973ء کے آئین میں چند بنیادی ترامیم کردی گئی۔ان میں سب سے بڑی ترمیم آٹھویں ترمیم کے نام سے موسوم کی گئی اس تبدیلی کے ذریعے وزیراعظم کے اختیارات کم کر کے صدر کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا اور اس کے علاوہ سب سے بڑی اور بنیادی ترمیم قرارداد مقاصد کو آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

**تحریک بحالی جمہوریت:** 1981ء میں جنرل ضیاءالحق کے آئینی ترامیم کے خلاف ملک کی 11 بڑی پارٹیوں نے ایک اختلافی اتحاد قائم کیا اور اسے جمہوریت کی بحالی کی غرض سے شروع کیا گیا اس تحریک کا نام ایم۔ار۔ڈی رکھا گیا اگست 1983ء میں ایم۔ار۔ڈی کے ماتحت سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کیا گیا یہ تحریک پاکستان کے دیگر صوبوں میں زور نہ پکڑ سکی جیس کی وجہ سے اسے مطلوبہ مقاصد میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

**غیر جماعتی انتخابات:** جنرل ضیاءالحق نے اقتدار پر قابض ہونے کے بعد سب سے پہلا وعدہ یہ کیا تھا کے ملک میں 90 دن کے اندر عام جماعتی انتخابات کروائے جائے گے لیکن اس قول پر عمل قریباً آٹھ سال بعد کیا گیا فروری 1985ء میں عام انتخابات کروائے گئے لیکن اس میں کسی بھی سیاسی پارٹی کو شمولیت سے منع کیا گیا تھا جس کے نتیجہ میں جناب خان محمد جونیجو کی پارٹی برسراقتدار آئی ضیاءالحق نے اپنے ہی منتخب وزیراعظم اور ان کی منتخب حکومت کو خود ہی مئی 1988ء کو معطل کر کے ملک میں ایک بار پھر آئینی بحران کھڑا کر دیا۔

**ضیاءالحق حکومت کا خاتمہ:** 17 اگست 1988ء کو جنرل ضیاءالحق ایک فضائی حادثہ میں جاں بحق ہو گئے ان کی جگہ چیئرمین سینٹ غلام اسحاق خان کو قائم مقام صدر بنا دیا گیا۔جنرل ضیاءالحق کے دور میں اہم سیاسی اصلاحات کا نفاذ تو یقینی بنایا گیا لیکن اس سے ملک میں جمہوریت کی اصل روح کو بہت نقصان پہنچا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمٹس۔ گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

لیکن ضیاء کی حکومت کے بعد سیاسی جماعتیں متحرک ہونا شروع ہوئی اور ایک نئی سیاسی منظر کشی اور محاذ کے ساتھ پاکستان کی سیاسی فضاء کا آغاز ہوا۔

**4۔ کانگریسی وزارتوں کا دور حکومت:** قانون مجریہ 1935ء کے تحت قائم ہونے والی کانگریسی وزارتوں کو سوا دو سال تک کام کرنے کا موقع ملا۔ نومبر 1939ء میں کانگریس اور انگریز کے درمیان دوسری جنگ عظیم میں ہندوستان کی شمولیت کے سوال پر اختلافات کی وجہ سے وزارتوں کو مجبوراً مستعفی ہونا پڑا۔ مسلم لیگ نے قائداعظم محمد علی جناح کی ہدایت پر 22 دسمبر 1939ء کو یوم نجات منایا۔

انتخابات 1937ء اور ان کے نتیجے میں قائم ہونے والی کانگریسی وزارتوں کی کارکردگی نے مسلم لیگ کی سیاست کا محور تبدیل کر کے رکھ دیا۔ پہلے مغل دربار کے دوران اور بعد میں ہندوستان میں انگریزوں کی آمد کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ ہندوؤں کو اقتدار نصیب ہوا۔ انہوں نے اپنی ذہنیت، سیاست، تنگ نظری اور انتہا پسندی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ بلکہ مستقبل کے لیے اپنے عزائم کا اظہار بھی کیا۔۔ انہوں نے جو قدامات کیے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1۔ صوبائی قانون ساز مجلسوں میں کارروائی کا آغاز بندے ماترے سے ہوتا تھا۔ یہ بات مسلمان اراکین کے لیے قابل قبول نہ تھی۔
2۔ تمام تعلیمی اداروں میں دن کا آغاز بندے ماترم سے ہوتا جس سے مسلمان طلباء میں بے چینی اور اضطراب پھیل گیا۔
3۔ گائے کا ذبیحہ ممنوع قرار دیا گیا۔
4۔ دورانِ آذان مساجد کے سامنے متعصب ہندوؤں نے ڈھول باجے بجانے کا نیا طریقہ اپنایا۔
5۔ مسلمانوں کو کانگریس میں شامل کرنے کے لیے ملک گیر سطح پر تحریک شروع کر دی گئی۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

ان وجوہات کی بناپر مسلمانانِ ہند بوکھلا گئے ان کو نہ صرف اپنا جداگانہ تشخص خطرے میں نظر آنے لگا بلکہ ایسے حالات پیدا کیے جا رہے تھے۔ جہاں ان کو ان کے دیرینہ غلاموں کی غلامی قبول کرنے کے لیے بھی مجبور کیا جا رہا تھا۔ جس کے لیے مسلمان کسی بھی قیمت پر راضی نہیں تھے۔ سچ پوچھیے تو 1937ء کے انتخابات مسلمانوں کے لیے ایک تازیانے سے کم نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تین صوبوں کے وزراءاعلیٰ پنجاب سکندر حیات خان، بنگال کے فضل الحق اور آسام کے سر سعد اللہ خان بیک وقت مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور انہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کو اپنا رہنما تسلیم کرتے ہوئے آپ کے مشن پر لبیک کہا۔ ان کی آمد سے مسلم لیگ ایک ناقابل شکست قوت بن کر سامنے آئی۔ 1937ء کے انتخابات کے تجربے سے گزرنے کے بعد مسلم زعماء جان گئے کہ ہندوستان میں محض ان کے حقوق کا تحفظ کافی نہیں ہے بلکہ مکمل حق خودارادیت اُن کے خدشات اور احساس محرومیت کا مداوا کر سکتا ہے۔ اتنی بڑی تبدیلی کے بعد اب آل انڈیا مسلم لیگ کے رہنما اس قابل تھے کہ اپنی چونتیس سالہ سیاست کا ثمر مسلمانوں کے سامنے پیش کر سکے۔ یہ ثمر اور یہ منزل مقصود ہم قرارداد پاکستان کی صورت میں دیکھتے ہیں جس کی منظوری آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے ستائیسویں سالانہ اجلاس مارچ 1940ء میں لاہور میں دی۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرارداد پاکستان کے پس منظر میں جو سب سے بڑا اور فی الفور محرک ہے۔ وہ یہی 1937ء کے انتخابات اور کانگریسی وزارتیں ہیں۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**نتائج:**

1۔ ان وزارتوں کی وجہ سے مسلم لیگ صحیح معنوں میں آل انڈیا مسلم لیگ بنی۔
2۔ ان وزارتوں کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کو صحیح معنوں میں مسلمانوں کا ایک عظیم لیڈر بننے کا موقع ملا
3۔ ان انتخابات کے بعد ہی مسلمانوں نے ایک الگ وطن کے مطالبے کے لیے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے قراردادِ پاکستان منظور کی۔

**سوال نمبر 37: برطانوی حکومت نے سر سٹیفورڈ کرپس کو کس مقصد اور کن تجاویز کے ساتھ ہندوستان بھیجا تھا نیز ان تجاویز پر کانگریس اور مسلم لیگ نے کس قسم کا ردعمل ظاہر کیا تھا؟**

**جواب: کرپس مشن کا پس منظر:** عالمی سطح پر دوسری جنگ عظیم کے کئی ایک نتائج برآمد ہوئے۔ برصغیر پاک و ہند میں بھی بڑے پیمانے پر سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ جنگ کے آغاز پر جب انگریزوں نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر کے اور ہندوستان کو بالواسطہ طور پر اس میں ملوث کیا تو انگریز کے اس اقدام کے نتیجے میں کانگریسی وزارتیں مستعفی ہوئیں۔

دسمبر 1940ء میں جاپان جرمنی کی طرف سے جنگ میں کود پڑا جس سے جنگ کا نقشہ یکسر تبدیل ہوا۔ جاپان کے پے در پے حملوں اور کامیابیوں سے جنوب مشرقی ایشیاء جاپانیوں کے ہاتھ لگا اور اس کے ایک ماہ بعد رنگون پر بھی جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا۔ اب وہ ہندوستان کی سرحدوں پر دستک دینے والے تھے۔ جاپانیوں کے ان پے در پے کامیابیوں نے ہندوستان میں انگریزوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ ان کی سلطنت کی بنیادیں متزلزل ہونے لگیں۔ کیونکہ ایک طرف ان کو جاپانیوں کا سامنا تھا تو دوسری طرف ہندوستان کے اندرونی حالات بھی سازگار نہ تھے۔ کانگریسی وزارتیں احتجاجاً مستعفی ہو گئیں تھیں۔ مسلم لیگ نے قرارداد لاہور کے ذریعے اپنے لیے ایک علاحدہ منزل مقصود کا تعین کیا تھا۔ جاپانیوں کا بہاؤ روکنے کے لیے انگریزوں کو ہندوستانیوں کے تعاون اور مدد کی اشد ضرورت

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، بی اے، بی کام، ایم اے، ایم ایس سی، ایم ایڈ، ایم فل، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تھی۔اس خیال کے پیش نظر حکومت برطانیہ نے اپنے رویے میں تھوڑی نرمی اور لچک پیدا کر دی۔

**کرپس مشن:** مذکورہ حالات کے پیش نظر برطانوی وزیر اعظم چرچل نے مارچ 1942ء میں سر سٹیفورڈ کرپس کو ایک اہم مشن پر ہندوستان بھیجا۔ یہ مشن ''کرپس مشن'' کے نام سے مشہور ہے۔کرپس مشن نے جو منصوبہ پیش کیا اس کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے۔

1۔جنگ کے خاتمے پر ایک کمیٹی منتخبہ کو ہندوستان کے لیے نیا آئین بنانے کی ذمہ داری سونپ دی جائے گی۔

2۔مجوزہ آئین کے مطابق کوئی بھی صوبہ یا صوبے اگر چاہیں تو ہندوستان کی یونین سے الگ ہو سکتے ہیں۔اور اپنے لیے ایک علیحدہ حکومت کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں۔

3۔جنگ کے دوران موجودہ آئین میں کوئی بڑی تبدیلی نہ ہوگی اور ہندوستان کی دفاع انگریز حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔کوشش کی جائے گی کہ ہندوستان کی بڑی بڑی قومیتوں کے زعماء کو ملکی کونسلوں، دولت مشترکہ اور اقوام متحدہ میں فوری اور مؤثر طریقے سے شرکت دلائی جائے۔

**مسلم لیگ اور کانگریس کا کرپس مشن پر رد عمل:** مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے کرپس کی تجاویز کو رد کر دیا۔کانگریس نے کرپس مشن کو رد کرتے ہوئے فوری طور پر ملک میں کانگریس کی خود مختار حکومت تشکیل دینے کا مطالبہ کر دیا اور یہ مؤقف اپناتے ہوئے کانگریسی راہنماؤں کا کہنا تھا کہ ان تجاویز میں فوری طور پر آزاد حکومت کے قیام کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جنگ کے بعد برطانوی حکومت اپنے وعدے پورے کرنے کے قابل ہی نہیں رہے گی۔مسلم لیگ نے بھی کرپس مشن کے منصوبے کو اس جواز پر مسترد کر دیا کہ اس میں مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ مملکت کے قیام کے لیے کوئی ٹھوس ضمانت نہیں دی گئی تھی اور نہ ہی مسلم لیگ کسی ایسے آئین ساز ادارے میں شامل ہونے کو تیار تھی کہ جس کا مقصد پورے ملک کیلئے آئین بنانا ہو۔کیونکہ تجربے نے انہیں سکھایا تھا کہ کانگریس برصغیر میں ایسا نظام نافذ کرنا چاہتی ہے جس میں مسلمانوں کے حقوق اور مفادات کو پس پشت ڈال کر مضبوط مرکز کے نام پر ہندو راج قائم کیا جائے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

**مشن کی ناکامی:** کرپس مشن کی ناکامی کے بعد کانگریس نے ''ہندوستان چھوڑ دو'' کی تحریک کا نعرہ بلند کیا۔اور ساتھ ہی سول نافرمانی کی تحریک شروع کرنے کا بھی عندیہ دیا اس پر برطانوی حکومت مشتعل ہوگئی اور کانگریس کے سرکردہ رہنماؤں کو پابند سلاسل کر دیا۔جس سے ملکی سیاسی فضا اور بھی مکدر ہوگئی اور پورے برصغیر میں تشدد کے واقعات کا آغاز ہوا۔مسلم لیگ نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا، کیونکہ بقول قائداعظم اس تحریک کا مقصد نہ صرف انگریزی حکومت کو اس پر مجبور کرنا ہے کہ وہ کانگریس کو اختیارات منتقل کر دے بلکہ اس کا مطلب یہ بھی بنتا ہے کہ ہم اپنے لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ کانگریس کے آگے اپنا ہتھیار ڈال دیں۔یہی وہ وقت تھا جب آل انڈیا مسلم لیگ قائداعظم کی قیادت میں اپنی سیاست کے فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہوتی ہے۔قائداعظم کی سیاست ہند کے اُفق پر عروج کو چھوتی ہے۔لیگ اور انگریزوں کے درمیان گہری مفاہمت جنم لیتی ہے جس کے نتیجے میں انگریزوں کی سوچ میں مسلمانان ہند کے لیے کافی مثبت تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**سوال نمبر 38: 1973ء کے آئین کے تحت وفاق کا نظام حکومت کس طرح سے چلایا جاتا ہے؟**

**جواب: 1973ء کے آئین کے تحت وفاق کا نظام حکومت:** 1973ء کا آئین پاکستان کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔آج کے قانون اور رکن ساز اسمبلی میں بھی 1973ء کے آئین کی بنیادی شقیں شامل ہیں۔۔پیپلز پارٹی کے اقتدار میں آتے ہی اس نے آئین سازی کی طرف خصوص توجہ دینا شروع کی۔1973ء کا آئین ملک کا تیسرا آئین کہلاتا ہے اس آئین کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کے یہ باقی آئین سے اس لئے مختلف تھا کہ اسے انتخابات کے بعد مروجہ طور پر مسلمہ اصولوں کے تحت اسمبلی کے منتخب اراکین نے منظور کیا تھا۔یہ آئین اس کے علاوہ ایک مقنّنہ آئین بھی کہلاتا ہے یعنی اس آئین کو اسمبلی میں نمائندگی رکھنے والی ملک کی ساری سیاسی پارٹیوں نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔

**1973ء کے آئین کی خصوصیات:** 1973ء کے آئین کی بنیادی خصوصیات کچھ یوں ہیں۔

**وفاقی حکومت کا ڈھانچہ:** 1973ء کے آئین کی رو سے ملک میں وفاقی نظام حکومت رائج ہوگیا۔اس کے انتظامی امور کا ڈھانچہ کچھ یوں ہے۔

**انتظامیہ:** آئین کے ماتحت وفاق یا ملک کا سربراہ صدر ہوتا ہے اور اسے قومی اسمبلی یا سینٹ کے ارکان پانچ سال کے لئے منتخب کرتے ہیں۔صدر کا مسلمان ہونا لازمی ہے۔صدر کو آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔وفاقی انتظامیہ کا سربراہ وزیر اعظم ہوتا ہے۔وزیر اعظم کا انتخاب بھی اسمبلی ۵ سال کے لئے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کرتی ہے وزیر اعظم ملک میں وزراء کا انتخاب کرتا ہے۔

**وفاقی مقننّہ (پارلیمنٹ):** وفاقی مقننّہ سے مراد پارلیمنٹ یا وفاق ہے اور قانون سازی کے تمام تر اختیارات پارلیمنٹ کو حاصل ہوتے ہیں پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہوتی ہے ایوان بالا جس کو سینٹ کہا جاتا ہے جبکہ ایوان زیریں جس کا دوسرا نام قومی اسمبلی ہے۔ سینٹ میں تمام صوبوں کو یکساں نمائندگی دی جاتی ہے ہر صوبے کے لئے 14 عمومی اور 5 مخصوص نشستیں جو کل ملا کر 19 بن جاتی ہیں منتخب کی جاتی ہیں۔ اس میں وفاقی دارالحکومت کے لئے تین اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں کے لئے آٹھ نشستیں مخصوص کی جاتی ہیں۔ سینٹ کے کل ممبران کی تعداد 100 ہوتی ہے ان ممبران کو بالواسطہ 6 سال کے لئے منتخب کیا جاتا ہے قومی اسمبلی کے ممبران کی تعداد 342 ہے اور ان کو 5 سال کے لئے منتخب کیا جاتا ہے سینٹ کی نسبت قومی اسمبلی کو زیادہ اختیارات دیئے گئے ہیں لیکن قومی اسمبلی کوئی بھی قانون سینٹ کی مرضی یا رضا مندی کے بغیر منظور نہیں کر سکتی ہے۔

**عدلیہ:** عدلیہ حکومت کا اہم اور مقدس شعبہ مانا جاتا ہے۔ پاکستان میں اعلیٰ ترین عدالت کو سپریم کورٹ کہا جاتا ہے اور اس میں چیف جسٹس اور دیگر جج شامل ہوتے ہیں۔ سپریم کورٹ ہائی کورٹس کے فیصلوں کے خلاف اپیل سننے کی مجاز ہوتی ہے۔

کاشان اکیڈمی

**سوال نمبر 39:** درج ذیل پر نوٹ تحریر کریں۔

**1۔ جنگلات کی اہمیت وفوائد** **2۔ پاکستان کا زرعی نظام** **3۔ پاکستان کی گھریلو صنعتیں** **4۔ پاکستان کا نہری نظام**

**جواب:**

0334-5504551

**1۔ جنگلات کی اہمیت وفوائد:** کسی ملک میں ہرے بھرے میدان اور جنگلات ایک طرف اس کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں تو دوسری طرف معاشی طور پر ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ قدرت نے پاکستان کو نہ صرف چار موسم بلکہ زرخیز زمین کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ لیکن جیسے جیسے آبادی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ افراد کی رہائشی اور خوراکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے جنگلات کو صاف کر کے زمین کو رہائش اور کاشت کاری کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہمارے ملک رقبے کے صرف 4.5 فیصد حصے پر جنگلات رہ گئے ہیں حالانکہ ماہرین کے مطابق کسی ملک کی متوازن معیشت کے لئے اس کے 25% رقبے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں مطلوبہ تعداد میں درختوں کے نہ ہونے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

1۔ پاکستان کے تمام علاقوں میں مناسب مقدار میں پانی دستیاب نہیں جس کی وجہ سے جنگلات کی صحیح نشوونما نہیں ہو پاتی۔

2۔ لوگوں میں جنگلات کی افادیت کے بارے میں شعور نہ ہونے کی وجہ سے، ذاتی استعمال اور تجارتی غرض سے جنگلات کاٹے جاتے ہیں۔

3۔ ملک کی تمام زمین درخت اگانے کے قابل نہیں، خشک پہاڑوں اور ریگستانوں میں درخت اگانا مشکل ہے۔

جنگلات کی نشوونما و حفاظت نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ حکومت اس سلسلے میں کافی کوششیں کر رہی ہے۔ سال میں دو بار فروری اور اگست کے مہینے میں ہفتہ شجرکاری منایا جاتا ہے۔ سرکاری طور پر نہروں، سڑکوں، بیراجوں اور ڈیموں کے کناروں کے علاوہ سرکاری زمین پر بھی سرکاری طور پر درخت لگائے جا رہے ہیں۔

**جنگلات کے فوائد:** جنگلات کے بے شمار فوائد ہیں۔ مثلاً

☆ جنگلات کی وجہ سے آندھیوں اور طوفانوں کی رفتار میں کمی واقع ہوتی ہے۔ جس سے انسان، حیوان اور فصلیں تباہی سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

☆ جنگلات ہمیں گرمی اور سردی کی شدت سے بچاتے ہیں، اور ان کی وجہ سے آب و ہوا متعدل رہتی ہے۔

☆ جنگلات کی وجہ سے پہاروں پر برف تیزی سے نہیں پگھلتی۔ درخت نہ صرف سیلاب کے تیز ریلوں کی رہ میں حائل ہو کر اس کی رفتار کو ہلکا کر دیتے ہیں۔ بلکہ درخت کی جڑیں زمین کو مضبوطی سے پکڑے رکھتی ہیں جس کی وجہ سے زمین کا کٹاؤ کم ہوتا ہے۔

☆ درخت زمین کے اندر موجود پانی کو جذب کرتے رہتے ہیں۔ ان پانی کی مقدار میں اضافہ نہیں ہوتا اور سیم وتھور میں کمی واقع ہوتی ہے۔

☆ جنگلات کی وجہ سے بارشوں میں اضافہ ہوتا ہے اور درخت زمین کی زرخیزی کو بھی قائم رکھتے ہیں۔

☆ جنگلات نہ صرف شکارگاہوں کا کام دیتے ہیں۔ بلکہ ان سے ہمیں جڑی بوٹیاں بھی حاصل ہوتی ہیں جو مختلف ادویات بنانے میں کام آتی ہیں۔

☆ جنگلات سے عمارتی لکڑی اور جلانے کی لکڑی حاصل کرتے ہیں۔

**2۔ پاکستان کا زرعی نظام:** پاکستان میں عام طور پر سال میں دو فصلیں بوئی جاتی ہیں۔ جن کو ربیع اور خریف کی فصلیں کہا جاتا ہے۔

**ربیع کی فصلیں:** اس میں گندم، جو، چنا اور روغنی یا تیلی بیج کی فصل شامل ہے۔ ان فصلوں کی بوئی اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں ہوتی ہے اور کٹائی اپریل اور مئی میں کی جاتی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز، داخلوں سے لیکر رولز کے حصول تک تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے سے آئی کام، بی اے سے بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**خریف کی فصلیں:** خریف کی فصل چاول، مکئی، جوار، باجرہ، کپاس، اور گنا شامل ہیں۔ یہ فصلیں مئی اور جون کے مہینوں میں بوئی جاتی ہیں اور ان کی کٹائی اکتوبر اور نومبر میں ہوتی ہے۔

پاکستان میں کاشت کی جانے والی فصلوں کو ان کے استعمال کے حوالے سے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

**اول:** غذائی فصلیں جن میں گندم، چاول، جو، چنا اور دالیں شامل ہیں۔

**دوئم:** نقد آور یا تجارتی فصلیں جس میں تمباکو، کپاس، گنا، اور روغنی یا تیلی بیج شامل ہیں۔

غذائی پیداوار سے ملک کی غذائی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ جبکہ نقد آور فصلیں دوسرے ممالک کو بیچ کر زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

**3۔ پاکستان کی گھریلو صنعتیں:** گھریلو صنعت سے مراد وہ صنعت ہے جس میں گھر کے افراد مل کر گھر کے اندر یا باہر مصنوعات تیار کرتے ہیں۔ اس کام میں فیکٹریاں لگا کر سادہ مشینوں سے یا ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں گھریلو صنعتیں بہت اہم ہیں۔ کیونکہ بڑی صنعتیں تعداد میں کم ہونے کی وجہ سے ان کی پیداوار زیادہ لوگوں کی مفروضیات کو پورا نہیں کر سکتی اور نہ ہی زیادہ لوگوں کو روزگار دے سکتی ہیں۔ جبکہ گھریلو صنعتیں تعداد میں زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کی پیداوار زیادہ ہے۔ کئی گھریلو صنعتوں کی مصنوعات کو برآمد کر کے زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔ گھریلو صنعتوں کی وجہ سے لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوتا ہے۔

کاشان اکیڈمی

**گھریلو صنعتوں کی صورتحال:** پاکستان میں تقریباً 72 فی صد لوگ زراعت کے پیشے سے منسلک ہیں۔ یہ لوگ سال کا کچھ حصہ بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر گھریلو صنعتوں کو ترقی دی جائے تو وہ اپنا فالتو وقت ضائع کرنے کے بجائے کام کر کے اپنی آمدنی بڑھا سکتے ہیں۔ یوں اس سے کاشتکاری کے شعبے پر آبادی کے دباؤ میں بھی کمی آئے گی۔ ہمارے سماج میں مشترکہ خاندانی نظام کی وجہ سے نہ صرف مرد بلکہ عورتیں اور بچے بھی کام کر کے گھریلو آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ یعنی گھریلو صنعتیں بے روزگاری کو ختم کرنے کا ایک موثر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

0334-5504551

Download Free Assignments from

پاکستان ایک غریب ملک ہے۔ ملک میں سرمائے کی کمی ہے۔ یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ کم سرمائے میں صنعتیں لگائی جائیں۔ جیسا کہ گھریلو صنعتوں میں زیادہ سرمائے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ آسانی سے قائم کی جا سکتی ہیں۔ بلکہ ان کا جال پورے ملک میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ جس سے پیداوار میں اضافہ ہوگا اور ملک خوشحال ہوگا۔ گھریلو صنعت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے گھریلو صنعت کو فروغ دینے کے لیے ۱۹۵۵ء میں چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن قائم کی۔ لیکن ۱۹۷۲ء میں یہ کارپوریشن ختم کر کے گھریلو صنعتوں کی ترقی اور سہولیات کے فرائض صوبائی حکومتوں کے سپرد کر دیے گئے۔ چھوٹے صنعت کاروں کی فنی راہنمائی اور تربیت کے لیے حکومت نے کئی مراکز قائم کیے۔ خام مال اور آلات جیسا کرنے کے لیے کئی سپلائی ڈپو بنائے ہیں۔ گھریلو صنعتوں کی مصنوعات کی فروخت اور نمائش کے لیے اندرون ملک اور بیرون ملک سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے بیشتر شہروں اور دیہاتوں میں کئی قسم کی گھریلو صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔

Solvedassignmentsaiou.com

**کھیلوں کا سامان بنانے کی صنعت:** اس گھریلو صنعت میں پاکستان نہ صرف اپنی ملکی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ کافی سامان دنیا کے کئی ممالک کو برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ یہ صنعت زرمبادلہ کمانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس صنعت کا سب سے بڑا مرکز سیالکوٹ ہے۔

**کٹلری اور آلاتِ جراحی کی صنعت:** یہ پاکستان کی اہم گھریلو صنعت ہے۔ اعلیٰ قسم کی کٹلری (چھریاں، چاقو، قینچی، چمچ) بنانے کے لیے وزیر آباد اور سیالکوٹ مشہور ہیں۔ جبکہ بہترین قسم کے آلاتِ جراحی سیالکوٹ میں بنائے جاتے ہیں۔ پاکستان اپنی یہ مصنوعات برآمد کرتا ہے۔

**برتنوں کی صنعت:** اسٹین لیس سٹیل کے برتن سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں تیار ہوتے ہیں۔ تانبے اور پیتل کے برتنوں کی صنعت کے بڑے مراکز سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لاہور اور پشاور ہیں۔ مٹی اور چینی کے برتن گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سکھر، دادو، میرپور اور بلوچستان کے کچھ علاقوں میں بنائے جاتے ہیں۔ پشاور، بہاولپور، ملتان، ہالا اور کشمور کے علاقے روغنی برتن بنانے کی وجہ سے مشہور ہیں۔

**لکڑی کے کام کی صنعت:** لکڑی کی مصنوعات کے لیے چنیوٹ اور لاہور بہت مشہور ہیں۔ یہاں اخروٹ اور چنار کی لکڑی کی کئی خوبصورت مصنوعات بنائی جاتی ہیں۔ جبکہ جیکب آباد، ہالا، کشمور، ڈیرہ اسماعیل خان اور حیدرآباد میں روغن شدہ لکڑی کے کھلونوں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے۔

**کپڑے کی صنعت:** پاکستان کی گھریلو صنعت میں دستی کڈیوں پر کپڑا بنانے کی صنعت کافی اہمیت کی حامل ہے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کام میں مصروف ہے۔ دستی کھڈیوں پر لنگیاں، کھیس، کھدر، دریاں، گرم شالیں اور قالین بنائے جاتے ہیں۔ اس صنعت کے بڑے مراکز حیدرآباد، ٹھٹھہ، میرپور، سوات، چترال، جھنگ، ملتان، لاہور، قلات اور ڈیرہ غازی خان ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**ہوزری کی صنعت:** پاکستان میں اعلیٰ قسم کی سوتی اور اونی ہوزری کی مصنوعات تیار ہوتی ہیں۔ ہوزری کے کارخانے کراچی، لاہور، فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کارخانوں میں بنیان، جرابیں، مفلر اور سویٹر وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔

**کشیدہ کاری کی صنعت:** پاکستان میں کئی مقامات پر عمدہ قسم کی کڑھائی کا کام ہوتا ہے۔ اس کام کے لیے سندھ، بلوچستان کے علاوہ سوات بہت مشہور ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کی ان مصنوعات میں دلچسپی دیکھتے ہوئے اب کڑھائی کی مختلف چیزیں برآمد کی جاتی ہیں۔

**چمڑے کی صنعت:** چمڑا رنگنے اور اس کی مصنوعات بنانے میں لاہور، سیالکوٹ، قصور، کراچی، سوات اور پشاور کے علاقے مشہور ہیں۔ بلوچستان میں بھی اس کام کی گھریلو صنعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ چمڑے سے خوبصورت جوتے، سینڈل، پرس اور سوٹ کیس بنائے جاتے ہیں۔

ان خاص خاص صنعتوں کے علاوہ بے شمار چھوٹی چھوٹی صنعتیں کام کر رہی ہیں۔ مثلاً کپڑوں کی رنگائی اور چھپائی کی صنعت، بٹن سازی، شیشے کی چوڑیاں، کنگھیاں بنانے کی صنعت، بید سے کرسیاں اور ٹوکریاں بنانا، رسیاں بنانا، بیکری کی چیزیں بنانا، شہد کی مکھیاں پالنا، مرغبانی کرنا، اسٹیشنری کے علاوہ بجلی کا چھوٹا سامان بنانا وغیرہ ہر پنج سالہ منصوبوں میں حکومت گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لیے کچھ رقم مخصوص رکھتی ہے۔ تا کہ صنعت ترقی کرے اور ملک کی خوشحالی میں اضافہ ہو۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**4۔ پاکستان کا نہری نظام:** پاکستان کا نہری نظام آبپاشی دنیا کے بڑے نظاموں میں شمار ہوتا ہے۔ ملک میں ۸۰ فیصد زمین نہروں کے ذریعے سیراب ہوتی ہے۔ جبکہ باقی ۱۷ فیصد کو ٹیوب ویل اور ۳ فیصد کو رہٹ اور کاریز پانی مہیا کرتے ہیں۔

ہمارے میدانی علاقوں میں نہروں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ جس سے پنجاب اور سندھ کے کئی علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔ ملک میں دو قسم کی نہریں ہیں۔

اول) دائمی نہریں جن میں پورا سال پانی رہتا ہے۔

دوئم) برساتی یا سیلابی نہریں، ان میں پانی برسات یا سیلاب کے دنوں میں بہتا ہے۔ باقی وقت یہ زیادہ تر خشک رہتی ہیں۔

پاکستان میں آب پاشی کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایک وسیع منصوبہ بنایا گیا جسے ''سندھ طاس منصوبہ'' کا نام دیا گیا۔ اس منصوبے کے تحت دریائے جہلم پر منگلا ڈیم اور دریائے سندھ پر تربیلا ڈیم بنائے گئے۔ بیراجوں کے نظام میں توسیع دی گئی۔ پرانی نہروں کو جوڑا گیا۔ ہندوستان کے حصے میں جانے والے تین دریاؤں کا پانی مشرقی دریاؤں میں ڈالا جائے۔ یہ نہریں مندرجہ ذیل ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | چشمہ جہلم رابطہ نہر | دریائے سندھ کا پانی دریائے جہلم میں ڈالتی ہے۔ |
| 2۔ | رسول قادر آباد رابطہ نہر | دریائے چناب کا پانی دریائے راوی میں ڈالتی ہے۔ |
| 3۔ | قادر آباد بلوکی رابطہ نہر | دریائے چناب کا پانی دریائے راوی میں ڈالتی ہے۔ |
| 4۔ | بلوکی سلیمانکی رابطہ نہر | دریائے راوی کا پانی دریائے ستلج میں ڈالتی ہے۔ |
| 5۔ | تریموں سدھنائی رابطہ نہر | دریائے چناب کا پانی دریائے راوی میں ڈالتی ہے۔ |
| 6۔ | رسھنائی بھاول | دریائے راوی کا پانی ستلج میں ڈالتی ہے۔ |
| 7۔ | تونسہ پنجند رابطہ نہر | دریائے سندھ کا پانی دریائے چناب میں ڈالتی ہے۔ |

دریائے سندھ پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے۔ اس دریا کے پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کرنے کے لئے کئی مقامات پر بیراج بنا کر نہریں نکالی گئی ہیں۔

**1۔ چناب بیراج:** یہ بیراج کالا باغ کے مقام پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس سے نہریں نکال کر بھکر، لیہ، خوشاب، میانوالی اور مظفر گڑھ کے علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔

**2۔ چشمہ بیراج:** اس سے جہلم لنک کینال کے ذریعے دریائے سندھ کا پانی دریائے جہلم میں ڈالا گیا ہے۔

**3۔ تونسہ بیراج:** اس بیراج سے نہریں نکال کر مظفر گڑھ، راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔

**4۔ گدو بیراج:** گدو کے مقام پر بیراج بنا کر تین نہریں نکالی گئی ہیں۔ جو سکھر، جیکب آباد اور لاڑکانہ کے اضلاع کو سیراب کرتی ہیں۔

**5۔ سکھر بیراج:** یہ بیراج سکھر کے مقام پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس سے سات نہریں نکال کر سکھر، شکار پور، جیکب آباد، لاڑکانہ، داؤد اور خیر پور کے ۵۰ لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جاتا ہے۔ سندھ میں خیر پور، ساری، کندکوٹ، سارنگ، اور پنڈی، پنجاب میں پورکوہ، میال ڈھوڈک کے مقامات سے گیس کے ذخائر دریافت ہوتے ہیں۔ قدرتی گیس کو پائپ لائنوں کی مدد سے ملک کے مختلف شہروں اور صنعتوں تک پہنچایا گیا ہے۔ جہاں پر یہ ایندھن کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم بی اے، ایم ایس سی کی حل شدہ اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**سوال نمبر 40:** **قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں قومی یکجہتی کا اظہار کن ذریعوں سے کیا جاتا ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔**

**جواب:** **قومی یک جہتی:** اگرچہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں زبان اور دیگر معاشرتی اختلافات موجود ہیں۔مگر ایک اسلامی نظریاتی مملکت اور مضبوط نظریاتی اساس کی بدولت تمام صوبوں میں قومی یک جہتی اور مشترکہ قومی ورثہ انہیں ایک بندھن میں باندھ دیتا ہے۔جس میں زبان و بیان کے سارے فرق مٹ جاتے ہیں۔پاکستان میں سرکاری مذہب اسلام ہے۔تمام مسلمان شہری اسلام کے بنیادی ارکان یعنی نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی پابندی کرتے ہیں۔اسلام میں سال میں دو تہوار ہیں۔ایک عیدالفطر جو رمضان کے مہینے میں پورے روزے رکھنے کے بعد مسلمان شکرانے کے طور پر مناتے ہیں۔سارے ملک میں مساجد میں نماز عید ادا کی جاتی ہے۔مستحق افراد میں فطرانے کی رقم دی جاتی ہے جو دراصل معاشی مساوات کا ایک طریقہ ہے۔اس کے علاوہ گھروں میں سویاں اور میٹھی چیزیں بانٹنا بھی تمام پاکستان میں مشترکہ سماجی رسم ہے۔اس طرح عیدالاضحیٰ جو ۱۰ ذوالحج کو منائی جاتی ہے۔قربانی کی رسم اور نماز عید سمیت باقی تمام رسومات بھی پورے پاکستان میں ایک جیسی ہیں۔غیر مسلم مثلاً عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی یوم ولادت ۲۵ دسمبر کو مناتے ہیں۔ان کے مذہبی تہوار اور عبادت گاہیں حکومت کی سرپرستی میں محفوظ ہیں۔اور عوام ان کیساتھ رواداری کا سلوک کرتے ہیں۔

انسانیت سے پیار، بھائی چارہ، اخوت، قومی تشخص اور ہمسائیوں سے اچھا سلوک ایسی اسلامی خصوصیات ہیں جو پورے پاکستان میں بلاتفریق رنگ و نسل پائی جاتی ہیں۔پاکستان میں عیدین کے علاوہ مختلف بزرگان دین کے عرس بھی منائے جاتے ہیں۔مثلاً حضرت داتا گنج بخشؒ (لاہور پنجاب) حضرت شہباز قلندر (سیہون شریف، سندھ) حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی اور مادھولعل حسین کا میلہ چراغاں قومی یک جہتی کی عمدہ مثالیں ہیں۔پورے ملک سے لوگ ان صوفیاء اور بزرگان دین کے عرسوں کے شریک ہوتے ہیں۔فاتحہ خوانی اور قرآن خوانی ہوتی ہے اور ان عظیم لوگوں کے نقش قدم اور تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا عہد کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ دیہی اور شہری علاقوں میں مختلف میلے بھی منعقد ہوتے ہیں جس میں میلہ مویشیاں لاہور اور میلہ بری امام راولپنڈی کافی مشہور ہیں۔ان میں بھی پورے ملک سے لوگ شریک ہو کر ان کی رونق بڑھاتے ہیں۔ان میلوں میں خرید و فروخت کے علاوہ سرکس، کبڈی اور دیگر کھیل تماشے، محافل موسیقی اور نشانہ بازی کے مقابلے شامل ہوتے ہیں۔لوگ روایتی انداز میں ان میلوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ایسے میلوں میں پاکستان کے بسنے والے تمام افراد کی بھرپور نمائندگی ہوتی ہے اور پاکستان ثقافت و معاشرت کے سارے حقیقی رنگ مل کر اس کا قومی رنگ تشکیل دیتے ہیں۔سندھ میں بڑے گھیر کی کھلے پائنچوں کی شلوار لمبی آستینوں والا کرتہ پہنا جاتا ہے۔سر پر مخصوص پگڑی ہوتی ہے۔خواتین لمبے کرتے اور تنگ موری کی شلوار کے ساتھ شیشوں کے کام والے گلے پہنتی ہیں۔سر پر بڑی چنری اوڑھتی ہیں۔بچے شیشوں والی ٹوپی پہنتے ہیں۔سرحد میں لمبا کرتا اور شلوار کے ساتھ کلاہ اور پگڑی پہنی جاتی ہے۔واسکٹ اور اسلحہ پختون کا زیور سمجھا جاتا ہے۔عورتیں بڑے بڑے رنگین گھیرے دار پھول دار فراک اور تنگ موری کی گھیرے والی شلوار پہنتی ہیں۔سر پر چادر لیتی ہیں۔چھوٹی بچیوں کو بھی چادر ضرور پہنائی جاتی ہے۔بلوچی مرد اور عورتیں بھی کرتے شلوار اور پگڑی اور دوپٹے کے ساتھ ننگے پاؤں رہتے ہیں۔بلوچی کڑھائی پورے ملک میں یکساں مقبول ہے۔سندھ کی اجرک (رنگین چادر) بھی تمام پاکستانی خواتین اور مردوں میں پسند کی جاتی ہے۔پنجاب میں تہمند اور کرتے کے ساتھ سادہ شلوار قمیض مقبول ہے۔عورتیں لنگی بھی باندھتی ہیں جو کھڈی پر بنی ہوتی ہے۔

**دستکاریاں:** پاکستان ہنرمند افراد کا ملک ہے۔چاروں صوبوں میں دستکار اپنے علاقے میں پائے جانے والے خام مال اور ہنرمندی کی مدد سے ایسے ایسے شاہکار تخلیق دیتے ہیں جنہیں عقل سمجھنے سے قاصر ہے۔سندھ میں رلیاں اور لباس شیشے کے کام والے گلے اور چپلیں بنتی ہیں۔اس کے علاوہ آرائشی اشیاء اور سیپوں کا کام بھی بہت خوبصورتی سے کیا جاتا ہے۔بلوچستان اور سرحد میں اعلیٰ پائے کی کشیدہ کاری کی جاتی ہے۔یہاں پر شیشے کا کام بھی ہوتا ہے۔ہاتھ سے بنے ہوئے قالین اور لکڑی کی چھوٹی چھوٹی آرائشی اشیاء بھی بنائی جاتی ہیں۔پنجاب کی دستکاری کی صنعت بہت فروغ پا رہی ہے۔ملتان میں اونٹ کی کھال سے بنی اشیاء بہت معیاری ہیں۔جبکہ چنیوٹ، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور میں مینا کاری کی اشیاء، لکڑی کا فرنیچر اور شیشے کا کام اعلیٰ درجے کا ہے۔حیدرآباد سندھ میں چوڑیوں کی صنعت عروج پر ہے۔

پاکستان میں دستکاری کا کام پشت ہا پشت سے چل رہا ہے۔یہاں چھوٹی چھوٹی جگہوں پر بڑے اعلیٰ پائے کے دستکار ملتے ہیں۔ہاتھ سے مشرقی موسیقی کے آلات بنائے جاتے ہیں۔اس سے ہم عمدہ قسم کی مصنوعات میں خود کفالت کے علاوہ زرمبادلہ میں بچت بھی کر رہے ہیں۔ساتھ ساتھ لوگوں کو گھر بیٹھے روزگار بھی میسر ہو رہا ہے۔پاکستان میں لوک میلے اور صنعتی نمائشوں میں پورے پاکستان کے دستکاروں کی دست کاریوں کیا سٹال لگائے جاتے ہیں تاکہ نہ صرف وہ پورے پاکستان میں متعارف ہو سکیں۔بلکہ گھریلو دستکاریوں کی منڈی بھی وسیع ہو سکے۔

**فنون:** پاکستان نے علم و فن کی جو میراث اپنے بزرگوں سے پائی موجودہ دور تک اس اضافے کے لئے نجی اور سرکاری سطح پر مساوی کوششیں جاری ہیں۔علم و ادب، فن، تحقیق، مصوری، موسیقی، خطاطی، تعمیرات غرضیکہ پاکستان کے فنکاروں نے تمام شعبہ ہائے فن میں یکساں رفتار سے ترقی کی ہے۔اس سے قومی ورثے کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اس میں اضافے کی بھی توقع ہے۔ہمارے ہاں حکومت نے مختلف آرٹ گیلریوں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ دارالخلافہ اسلام آباد

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک، ایف اے سے آئی کام، بی اے سے بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر رولز کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ، ایم ایس سی ، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میں ایک لوک ورثے کا قومی ادارہ بھی قائم کر رکھا ہے جو تصویروں، کیسٹوں اور ویڈیو کی شکل میں ہماری لوک تاریخ کا ہر صفحہ محفوظ کئے جا رہا ہے۔ نیشنل آرٹ کونسل ادب وفن میں نئی تخلیقات کو محفوظ کر رہی ہے اور اس طرح علاقائی سطح سے لے کر قومی سطح تک فنون لطیفہ کے تمام شعبوں میں فنکاروں کو حوصلہ افزائی اور ان کے شاہکاروں کو اگلی نسلوں تک پہنچانے کے خاطر خواہ اقدامات موجود ہیں۔

**سوال نمبر 41: مندرجہ ذیل موضوعات پر نوٹ تحریر کریں۔**

**1۔ پاکستان میں خوراک کی کمی کے اسباب 2۔ اسلامی کانفرنس**

**3۔ اسلامی فلاحی ریاست 4۔ پاکستان میں تعلیم کے شعبے کو درپیش مسائل**

**جواب:**

**1۔ پاکستان میں خوراک کی کمی کے اسباب:** پاکستان میں خوراک کی کمی کا سب سے اہم مسئلہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ ہمارے ملک کی آبادی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اگر چہ غذائی پیداوار میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔لیکن آبادی کی تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے زرعی پیداوار میں اضافہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔

ملک میں غذائی پیداوار کو محفوظ رکھنے کے لئے کولڈ سٹوریج اور گوداموں کی کمی ہے۔اس کے علاوہ بہت سا غذائی اجناس کا حصہ کیڑے مکوڑوں کی نظر ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں زرعی پیداوار کا دارومدار زیادہ تر موسمی حالات پر ہے۔ ہمارے کسان دن رات محنت کر کے فصلیں حاصل کرتے ہیں۔لیکن بعض اوقات بارش نہیں ہوتی یا ژالہ باری اور یا کوئی دوسری آفت آجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سارے محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ اور نتیجتاً زرعی اجناس کی پیداوار کی کمی کی ایک اہم وجہ زمین کی سیم وتھور بھی ہے۔ جس سے سالانہ تقریباً ایک لاکھ ایکڑ زرخیز زمین پیداوار کی صلاحیت سے محروم ہوتی ہے۔

کاشان اکیڈمی

0334-5504551

غذائی کمی کی ایک وجہ غذائی اجناس کی بڑے پیمانے پر اسمگلنگ بھی ہے۔ جس سے غذا کی قلت پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان چونکہ ایک اسلامی فلاحی ریاست ہے۔ اس لئے وہ اپنے شہریوں کی بہتر خوراک کے لئے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔ ہمارے زرعی ماہرین اس کوشش میں مصروف ہیں کہ ایسے جدید طریقے اپنائے جائیں جن سے بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے خوراک کی ضروریات بڑی حد تک پوری کی جاسکیں۔

Download Free Assignments from

حکومت نے زرعی یونیورسٹیاں قائم کی ہیں اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر زرعی تحقیقاتی مراکز بھی قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں پر مختلف قسم کے بیجوں پر تحقیق ہو رہی ہے۔ تاکہ ملکی پیداوار میں اضافہ ہو۔ کسانوں کو زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے مختلف جگہوں پر زرعی تربیت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ کسان بھائیوں کے لئے ریڈیو پر خاص قسم کے زرعی پروگرام نشر کرتے ہیں۔ جن میں کسانوں کو بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے مفید مشورے دیئے جاتے ہیں۔ موجودہ دور حکومت کسانوں کو آسان قسطوں پر ٹریکٹر اور دوسرا زرعی سامان مہیا کر رہی ہے۔ کیڑے مار دوائیں سستے داموں فراہم کئے جا رہے ہیں۔ زرعی بنک کسانوں کو آسان اقساط پر قرضوں کی فراہمی کر رہا ہے۔ حکومت نے مختلف جگہوں پر غذائی پیداوار کو ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں اور کولڈ سٹوریج بھی تعمیر کئے ہیں جن سے غذائی اجناس ضائع نہیں ہوتے۔

Solvedassignmentsaiou.com

**2۔ اسلامی کانفرنس:** 2 اگست 1969ء کو جب یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کو نذر آتش کیا تو مسلمانان عالم میں غم وغصہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اُس وقت عالم اسلام میں مسلم اتحاد کی اہمیت کو بڑی شدت سے محسوس کیا گیا جس کے نتیجے میں ستمبر 1969ء کو مراکش کے شہر رباط میں مسلم سربراہان کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں 24 سربراہان مملکت نے شرکت کی۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس فروری 1974ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ پاکستان نے نہ صرف اس کانفرنس کی میزبانی کی بلکہ عالم اسلام کے 38 سربراہان کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اسلامی اتحاد کی ایک شاندار مثال قائم کی۔

تیسری اسلامی کانفرنس سعودی عربیہ کے شہر طائف میں 1981ء میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں بھی دوسری کانفرنس کی طرح کثیر تعداد میں مسلم سربراہان مملکت شامل ہوئے۔ کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں اعلان مکہ جاری ہوا جس میں اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم کرنے کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ اسرائیل کے عزائم کی بیخ کنی کی جائے۔ اس کانفرنس میں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ آئندہ ہر تین سال بعد اسلامی سربراہ کانفرنس بلائی جائے۔ اس فیصلے کی رو سے چوتھی اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد 1984ء میں مراکش میں ہوا۔ اس اجلاس میں بڑی طاقتوں سے بھرپور مطالبہ کیا گیا کہ افغانستان سے روسی فوجیں واپس بلائی جائیں اور فلسطینی ریاست کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اس کانفرنس میں ایران اور عراق سے پرزور اپیل کی گئی کہ وہ جنگ بندی کر کے اپنے تنازعات کو پُر امن طریقے سے حل کریں۔

پانچویں سربراہی کانفرنس کویت میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے اختتام پر اعلامیہ کویت جاری کیا گیا۔ جس میں مسلم ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ اس کے ساتھ مسلم ممالک سے اپیل کی گئی کہ اپنے اندرونی مسائل اسلامی بھائی چارے کے روشن اصول کے مطابق حل کریں۔

چھٹی اسلامی کانفرنس کا انعقاد ڈاکار (سینیگال) میں دسمبر 1991ء میں ہوا تھا۔ اس کانفرنس میں بھی مسلم دنیا کو درپیش مسائل زیر غور رہے۔

**3۔ اسلامی فلاحی ریاست:** اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس لیے وہ دیگر اداروں کی طرح ریاست کے قیام کے لیے بھی مکمل ہدایات اور اُصول فراہم کرتا ہے۔ ان ہدایات کی روشنی میں جو ریاست قائم ہوتی ہے اس کی متعدد خصوصیات ہوتی ہیں، جن میں سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسلامی ریاست ایک فلاحی ریاست ہوتی ہے اور اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض سے مراد شہریوں کے وہ حقوق ہیں جن کی ادائیگی ریاست پر لازم ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس۔ گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ایک اسلامی فلاحی ریاست اسی وقت قائم رہ سکتی ہے جب اس ریاست میں آباد ہر شہری میں ایمان پختہ، عمل صالح اور باہمی بھائی چارہ اور خلوص بدرجۂ اُتم موجود ہو۔ ایسی روح پرور فضا اسی وقت قائم اور موجود رہ سکتی ہے جب اقتدارِ اعلیٰ کے صحیح اسلامی تصور پر عمل کیا جائے۔ لہٰذا اسلامی فلاحی ریاست کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرے اور اپنی زندگی کے معمولات کو احکامِ الٰہیہ کے مطابق بنائے۔ اسلامی ریاست کے سربراہ کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا نائب سمجھے، اپنے اختیارات اور ریاستی املاک کو بطورِ امانت استعمال کرے۔

اسلامی فلاحی ریاست کی بنیاد تو توحید پر قائم ہے اور رسالت و ختم نبوت اور یوم آخرت پر یقین کامل بھی انتہائی لازمی ہے۔ اسلام دینِ کامل ہے۔ فلاحی مملکت دراصل اسلام ہی کا نظریہ ہے۔ سب سے پہلے اسلام نے ایسی مملکت کا تصور پیش کیا۔ دنیا کی سب سے پہلی فلاحی ریاست مدینہ منورہ میں قائم ہوئی اور اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں فلاحی ریاست کا نمونہ پیش کیا۔ مدینہ منورہ کی مثالی اسلامی ریاست نے ایک فلاحی اور منصفانہ اور بنیادی حقوق کے یکساں محافظ معاشرے کا تجربہ پوری دنیا کو کامیاب کر کے دکھایا۔

سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اسلامی فلاحی ریاست کا تصور یہ ہے کہ یہ فلاحی مملکت ہو اور خادم مخلوق ہو۔ یعنی اپنے شہریوں کی خدمت کرنے والی ہو اور ان کی فلاح اور بہبود چاہتی ہو۔ ایک ریاست میں آباد لوگوں اور شہریوں کو دنیاوی اور اخروی دونوں اطراف فلاح و رفاہ میسر ہو۔ یہ ایسی حکومت ہو جو ایک جانب علمِ دین کی ترویج کرے تو دوسری طرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا خاکہ پیش کرے۔ امن و انصاف، معاشرتی عدل، معاشی ذمے داریاں نبھانے اور وسائل مہیا کرنے کا طریقہ آسان تر بنایا جائے۔ ریاست شہریوں کو تمام بنیادی سہولیات فراہم کرے، یہ ریاست کی بنیادی ذمے داری اور شہریوں کا حق ہے۔

ارشادِ نبوی ہے: ''مخلوق خدا کا کنبہ ہے اور بہترین شخص وہ ہے جو خدا کے کنبے کے ساتھ احسان کرے۔''

پورا عہدِ رسالت اس وعدۂ خداوندی کا آئینہ دار ہے کہ خالق کو اپنی تمام مخلوق محبوب ہے۔ کسی کو قتل کرنا، ایذا پہنچانا، حق تلفی کرنا، عصبیت اختیار کر کے ظلم کرنا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ فعل نہیں البتہ ایک دوسرے کی مدد کرنا اور رہنمائی کرنا پسندیدہ بات ہے۔ کتب میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ مخزوم قبیلے کی ایک عورت نے چوری کی، بعض لوگوں نے اس عورت کو شرعی واجب سزا سے بچانے کے لیے ایک روایت کے مطابق حضور اکرم کے نہایت عزیز حضرت اسامہ بن زید؟ سے فرمائش کر کے معافی کی درخواست پیش کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سفارش پر ناراض ہو کر فرمایا: ''بنی اسرائیل اسی سبب سے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے اور امیروں سے درگزر کرتے تھے۔''

مدینہ منورہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سربراہی میں پہلی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا تو آپ؟ نے ریاست کے تمام اختیارات سے دعوتِ حق کی اشاعت کا کام لیا۔ زندگی بھر مساوات کا نظام قائم رکھا، عدل و انصاف کی فراہمی کو ممکن بنایا اور امن و امان کی صورتحال برقرار رکھی۔ ساتھ ہی خود بھی اپنے مرتب کردہ قانون پر عمل پیرا رہے۔ جو اسلامی ریاست کی بنیادی حدود کو استوار کرنے میں مدومعاون ثابت ہوئے۔ پھر میدانِ تجارت میں وعدے کی پاسداری، سچائی، امانت داری اور عدل و انصاف کی اعلیٰ ترین مثالیں پیش کیں اور اسلامی فلاحی ریاست میں اسی راہ پر گامزن رہنے کی نصیحت اور تلقین فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدل کی بار بار تاکید فرمائی۔

اُسوہ نبوی ﷺ کی روشنی میں اسلامی فلاحی ریاست وہ ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی حاکمیت کے سوا کسی دوسری حاکمیت کا شائبہ تک نہ ہو۔ ریاست کی ذمے داری ہو کہ زندگی کے ہر شعبے میں حقیقی اور فطری عدل و مساوات قائم کرے۔ کوئی بھی معاشرہ عدل و انصاف اور مساوات کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اسلامی ریاست میں مذہبی، اخلاقی اور قانونی اعتبار سے تمام لوگ برابر ہوتے ہیں اور اس میں امیر و غریب اور حاکم و محکوم کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ قانون اور آئین سب پر یکساں لاگو ہوتا ہے جس کا احترام سب پر لازم ہے۔ قانون سے کوئی شخص بالاتر نہیں ہوتا۔

اسلامی فلاحی ریاست میں تمام شہری حقوق و فرائض میں برابر کے شریک ہیں۔ دینِ اسلام چونکہ عدل و انصاف اور مساوات کا دین ہے، اس لیے اسلامی ریاست میں تمام شہریوں کی عزتِ نفس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور سب کا احترام بھی کیا جاتا ہے۔ اس میں تمام شہریوں کو سماجی، معاشی اور اقتصادی حقوق برابری کی بنیاد پر حاصل ہوتے ہیں۔ اسلامی فلاحی ریاست ملک سے جرائم کا خاتمہ کر کے شہریوں کو عدل و انصاف فراہم کرتی ہے اور ہر فرد کی جان و مال کی حفاظت کرنا بھی ریاست کا فرض ہوتا ہے۔ اسلام نے صدیوں پہلے فلاح و بہبود کو حکومت کے فرائض میں شامل کیا اور شہریوں کی رفاہ کے لیے مجلسِ شوریٰ، زکوٰۃ، مفت تعلیم، بیت المال، امن و امان، صحت کی سہولیات، خوراک کی فراہمی، عدل و انصاف، اخوت، مساوات، صلہ رحمی جیسے بہترین اور عمدہ اصول دیے، تاکہ ایک بہترین اسلامی فلاحی ریاست قائم ہو۔

تاریخ گواہ ہے کہ مدینہ منورہ میں اتنی آسودگی اور نان نفقہ کی خوشحالی تھی کہ صاحب نصاب کو ڈھونڈنے سے بھی مستحقِ زکوٰۃ نہیں ملتا تھا۔ عوام کی تعلیم، نوجوانوں کی تربیت، قرآنی تعلیم، بیماروں کا علاج، لباس اور خوراک، جانی و مالی تحفظ، عزت اور ناموس، خواتین کی حفاظت، حجاب، موجودہ امیر المومنین اور عمالِ حکومت کی ذمے داری تھی۔ سود خور یہود و نصاریٰ سے معاشرہ مکمل طور پر پاک و صاف تھا، بیت المال فلاحی ریاست کی امانت تھا جہاں آمد و خرچ کا صحیح حساب موجود تھا،

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، بی ایڈ، ایم ایڈ، ایم فل تک تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خلیفہ خود نگران اور محافظ ہوتے تھے۔

پھر برصغیر میں ایک اسلامی ریاست کا نعرہ بلند ہوا تو اس سے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کی مراد ایک صحیح اسلامی فلاحی ریاست کا قیام تھا۔ قائداعظم پاکستان میں ایسا نظامِ حکومت قائم کرنا چاہتے تھے جو حضرت عمر فاروقؓ کے دور کی یاد تازہ کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''میری آرزو ہے کہ پاکستان صحیح معنوں میں ایک ایسی مملکت بن جائے کہ ایک بار پھر دنیا کے سامنے فاروق اعظمؓ کے سنہری دور کی تصویر عملی طور پر کھینچ جائے، خدا میری اس آرزو کو پورا کرے۔''

آج 64 برس گزر جانے کے باوجود پاکستان صحیح معنوں میں ایک اسلامی فلاحی ریاست نہ بن سکا اور اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک حاکم قوم کے خادم نہ بنیں گے، بیت المال کو عوام کی امانت نہیں سمجھا جائے گا اور زکوٰۃ کے نظام کو مستحکم نہ بنایا جائے گا، اسلامی فلاحی ریاست کا قیام خواب ہی رہے گا۔

ایک اسلامی فلاحی ریاست کا تصور حسبِ ذیل ہے:

(۱) اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس ہے۔ ریاست نیابتاً اپنے شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرتی ہے۔ ہر کس و ناکس کو بلا کسی امتیاز کے انصاف فراہم کرتی ہے۔ یہاں قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے ہیں۔ افراد کے درمیان فوقیت اور برتری کا دارومدار صرف تقویٰ (اللہ کے خوف) کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

(۲) اسلامی فلاحی ریاست میں یہ لازم ہے کہ حاکم اسلام کے بنیادی احکامات کا پابند ہو اور وہ اللہ سے ڈرنے والا مسلمان ہو۔ حاکم تو صرف امین ہوتا ہے۔

(۳) اسلامی فلاحی ریاست کا حاکم عوام کا خادم ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ عوام کی فلاح و بہبود کے بارے میں سوچتا ہے۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح زندگی گزارتا ہے۔

(۴) اسلامی فلاحی ریاست میں حکومت ہمیشہ اپنے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔ یہ تمام شہریوں کو ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کے یکساں مواقع فراہم کرتی ہے۔ یہ ریاست غیر مسلموں سمیت تمام افراد کو بنیادی سہولتیں مہیا کرتی ہے۔

(۵) اسلامی فلاحی ریاست کے تصور کا لبِ لباب یہ ہے کہ یہ مساوات (ہر سطح پر برابری) قائم کرتی ہے اور اس کے حکمران عام آدمی کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر شخص کی ان تک رسائی حاصل ہوتی ہے اور یہ اپنے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**4۔ پاکستان میں تعلیم کے شعبے کو درپیش مسائل:** قیام پاکستان سے لے کر اب تک پاکستان نے تعلیمی میدان میں کافی ترقی کی ہے۔ لیکن اب بھی ہمارے ہاں خواندگی کی شرح بہت کم ہے۔ جس کا ایک بڑا سبب ہمارے تعلیمی شعبے کے مسائل ہیں جو درج ذیل ہیں۔

**1) تعلیمی اداروں کی کمی:** ہمارے ہاں سب سے اہم مسئلہ تعلیمی اداروں کی کمی ہے۔ پاکستان کی آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اسی تیزی سے اسکول جانے والے بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ضرورت کے پیش نظر زیادہ سکول کھولے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس وقت اسکول جانے والی عمر کے بچوں میں سے صرف 55% بچوں کو تعلیمی سہولیات میسر ہیں۔ اتنی کم تعداد کو تعلیمی سہولیات کی فراہمی کا سبب ملکی وسائل کی کمی اور آبادی میں بے انتہا اضافہ ہے۔

**2) پست معیار تعلیم:** پاکستان میں تعلیم کا معیار بہت پست ہے۔ جس کا سبب غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی بھرتی، لائبریری اور لیبارٹریز کی ناکافی سہولیات و عدم استعمال اور امتحان کا ناقص نظام اور نقل کے رجحان میں اضافہ ہوتا ہے۔

**3) نصابی کتب کی عدم دستیابی:** نصابی کتابوں کی عدم دستیابی بھی تعلیمی مسائل میں سے ایک ہے۔ اول تو معیاری نصابی کتابوں کی کمی ہے۔ جو غیر ملکی کتابیں ملتی ہیں۔ وہ بہت زیادہ مہنگی ہیں۔ اس لئے ہر طالب علم انہیں نہیں خرید سکتا۔ اکثر کتابیں انگریزی زبان میں ہونے کی وجہ سے طالب علم کو سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے۔ کتابوں میں موجود مواد کو حالات اور وقت کے مطابق نہیں ڈھالا جاتا اکثر کتابوں میں پرانے اعداد و شمار اور پرانے واقعات ہوتے ہیں۔ جن کی وقت گزرنے کے بعد اہمیت کم ہو جاتی ہے۔

**4) طالب علم کی راہنمائی کا فقدان:** ایک مسئلہ طالب علم کی راہنمائی کا فقدان بھی ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں یہ طے کرنے میں مشکل پیش آتی ہے کہ وہ کون سے مضامین میں یا تعلیم کونسا شعبہ منتخب کریں۔ نتیجتاً فیصلوں کی وجہ سے پڑھائی میں دلچسپی نہیں رہتی اور صلاحیتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

**5) غیر نصابی سرگرمیوں کا فقدان:** ہمارے تعلیمی اداروں میں نیم نصابی سرگرمیاں، سماجی مشاغل اور کھیل کود و تفریحی سہولیات برائے نام ہیں۔ جس کی وجہ سے اکثر طالب علم گروہی سیاست اور غیر تعمیری مشاغل میں مصروف رہتے ہیں اور ان چیزوں کے منفی اثرات تعلیم پر ظاہر ہوتے ہیں۔

**6) غربت:** آبادی کی اکثریت غربت کا شکار ہے۔ جس کے باعث وہ تعلیمی اخراجات پورے کرنے سے قاصر ہیں۔ لہذا وہ اپنے بچوں کو پڑھانے کی بجائے کوئی کام کر کے کمانے کی طرف لگا دیتے ہیں۔

**مسائل کا حل:** ہمارے ملک کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ جہاں منصوبہ بندی کم اور دعوے زیادہ ہیں۔ 1947ء کے زیادہ تر حکومتیں شخصیت پرستی پر چلتی ہیں نہ کہ اداروں کی منصوبہ بندی سے جس کی وجہ سے نئی آنے والی حکومت کے ساتھ ہی منصوبے بھی نئے سرے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پچھلے منصوبوں کو روک دیا جاتا ہے۔ پاکستان کا تعلیمی نظام بھی انہی مسائل سے دوچار ہے۔ پاکستان حکومت میں زیادہ تر ایسے وزیر تعلیم آتے رہے ہیں جن کی اپنی ہی تعلیم واجبی ہوتی تھی۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

وہ تعلیمی منصوبہ بندی کیا کریں گے۔اس لئے ضروری ہے کہ جرنیلوں کی بجائے وزیر تعلیم کو الیفائیڈ شخصیتوں کو منایا جائے۔آج کل تمام اساتذہ چاہے وہ یونیورسٹی اور کالج ہوں یا اسکول ہوں پر ان کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا جاتا ہے۔جب ایک استاد کو اپنی ملازمت کے بارے میں شکوک رہیں گے۔تو وہ بچوں میں کیا ترقی کرے گا۔اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ اساتذہ کو انکی ملازمت کے بارے میں مکمل تحفظ دے۔پاکستان کے تعلیمی نظام میں فرسودہ رٹا سسٹم رائج ہے جس سے طالب علم کی کارکردگی اضافہ نہیں ہوتا۔فرسودہ رٹا سسٹم کی بجائے معروضی طرز کے پرچہ جات ہونے چاہیں تا کہ طالب علم ذہنی استعداد بڑھ سکے۔پاکستان کا امتحانی طریقہ کار میں نقل کا بہت زیادہ رجحان ہے جس پر قابو پانا چاہیئے تا کہ صرف قابل طلبہ ہی اوپر آئیں۔تعلیمی نظام کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اپڈیٹ کرنا چاہیے۔ایسے طلبہ جو قابلیت ہونے کے باوجود اخراجات نہ برداشت کر سکنے کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ان کی مالی امداد کرنی چاہیے۔ملک میں اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کرنا چاہیے۔

## سوال نمبر 42: انسانی آبادی ماحول پر کس قسم کے منفی اثرات مرتب کر رہی ہے؟

**جواب:** بڑھتی ہوئی آبادی بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے جنگل صاف کیے گئے تاکہ نئی بستیاں اور نئی کالونیاں بسائی جاسکیں۔گلستان اور چراگاہوں کو ختم کر کے کاشتکاری شروع کی گئی اور نئے کارخانوں کی بنیاد ڈالی گئی تاکہ بڑھتی آبادی کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔نئے راستے، شاہراہیں بنانی پڑیں۔آبادی کے پھیلاؤ کے سبب آمدورفت کے لیے سواریوں کی ضرورت پیش آئی جس سے ایندھن کی کھپت کے اضافے نے ہوا کی آلودگی کو مزید بڑھا وادیا۔اسی طرح نئے نئے اسکول، تعلیم گاہیں، اسپتال وغیرہ بھی بنانے پڑے۔سائنسی انکشافات اور ایجادات کے غلط استعمال کی بدولت ان غیر ضروری چیزوں کو استعمال کرنے کا سماج عادی ہو گیا جن کے بغیر بھی کام چل سکتا تھا۔روزگار کی عدم دستیابی اور شہری سہولتوں کی غیر مساوی تقسیم نے دیہی آبادی کو للچایا چنانچہ بڑے شہروں میں ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا۔اس منتقلی نے شہری منصوبہ بندی کو متاثر کیا۔جھگی جھونپڑیاں تقریباً ہر بڑے شہر کا حصّہ بن گئیں جہاں نہ صرف مختلف بیماریوں ،وباؤں کو پھلنے پھولنے کا موقعہ ملا بلکہ جرائم اور سماجی خرابیوں کو بھی ایک اچھی پناہ گاہ ہاتھ آئی۔شہری سہولیات کے فقدان نے ان بستیوں کے لوگوں کو تو متاثر کیا مگر آس پاس کے لوگ بھی اس کی زد میں آگئے۔اس طرح آلودگی کی بدلی نے دھیرے دھیرے گھنے بادل کا روپ اختیار کر کے پورے انسانی معاشرے بلکہ کرۂ ارض کو ڈھانپ لیا۔ان آلودگیوں کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

**(ا) فضائی آلودگی:** انسانوں نے آبادی میں اضافے کے پیش نظر اپنا پہلا نشانہ جنگلات کو بنایا تا کہ رہائش، فیکٹریوں اور دیگر سہولیات (جیسے سڑکیں ،پل، باندھ، اناج کی پیداوار) کے لیے جگہ حاصل کی جاسکے۔جنگلات کی اندھا دھند کٹائی نے نہ صرف ماحول کو متاثر کیا بلکہ موسموں کی ترتیب کو بھی اثر انداز کیا۔چٹانوں اور زمین کا بڑا حصّہ کھل (عریاں) گیا جس سے حبس میں اضافہ ہوا۔جنگلی جانوروں کے مسکن تباہ ہوئے نیز دیگر جانوروں اور پرندوں کو بھی نقصان ہوا۔چراگاہوں کے خاتمے سے نہ صرف جنگلی جانور بلکہ پالتو جانور بھی متاثر ہوئے۔گویا ماحول کی بنیاد ہل کر رہ گئی۔موسموں خصوصاً بارش پر اس کا اثر پڑا۔اس کے نتیجے میں فصلیں بھی متاثر ہوئیں۔اناج اور دیگر زراعی پیداواروں کی بڑھتی مانگ سے نمٹنے کے لیے کھادوں اور جراثیم کش ادویات کے استعمال کے لیے کسانوں کو اکسایا گیا۔جس سے زمین کی زرخیزی متاثر ہوئی ہے اس کی بدولت کھیت کے اطراف کی زمین اور پانی کے ذخائر بھی متاثر ہوئے۔اشیائے خوردنی کے ساتھ انسانی جسم میں داخل ہونے والے ان کیمیائی مادوں نے اس کی صحت کو متاثر کیا۔ان کے سد باب کے لیے نئی نئی دواؤں کی وافر مقدار میں تیاری نیز شفا خانوں کی ضرورت پیش آئی۔فیکٹریوں، اسپتالوں کے لیے زائد زمین جنگلات کو صاف کر کے حاصل کی گئی۔انسانی آبادیاں دور دور تک پھیلتی گئیں لہٰذا قدرتی طور پر حمل ونقل اور باربرداری کے لیے مزید گاڑیوں کی ضرورت پیش آئی جس میں جلنے والے ایندھن نے آلودگی کو اور بڑھایا۔اسی طرح کارخانوں کی چمنیوں سے نکلنے والے دھوئیں نے کچھ کم قہر نہیں ڈھایا۔وہ ہوا کی آلودگی سے پودوں، جانوروں اور انسانوں میں مختلف بیماریوں کا انتشار ہوا۔ہوا کی آلودگی سے حلق، تنفسی اعضا، آنکھ وغیرہ متاثر ہوتے ہیں۔ان سے دمہ، کینسر جلدی بیماریاں، تپ دق اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں۔ان سب کی ضرب معاشی حالت پر بھی پڑتی ہے۔

صنعتی علاقوں میں متاثرہ افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔علاوہ اس فضا میں موجود گیسوں کے بارش کے پانی کے ساتھ مل کر زمین پر آنے سے بھی کئی نقصانات ہیں۔اس ''تیزابی بارش'' نے کئی تاریخی عمارتوں کو نقصان پہنچایا ہے۔تاج محل کو ''سنگی کینسر'' اس بارش کا تحفہ ہے۔اسی طرح ''کالی بارش'' سے نوشینی پانی آلودہ ہوتا ہے بلکہ یہ انسانوں کے استعمال کے لائق نہیں رہ جاتا۔سیمنٹ کارخانوں، پارچہ بافی، چمڑا سازی اور دیگر صنعتوں سے نکلنے والے مہین ذرات اور ریشے ہوا کا حصّہ بن کر اپنی قیمت وصول کرتے ہیں۔یہ انسانوں میں مختلف عارضے پیدا کر کے ان کی تخلیقی اور فکری قوت کو متاثر کرتے ہیں۔کام کرنے کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے اور ان سب کے نقصان کو روپے میں نہیں آنکا جاسکتا۔ایٹمی تجربات، دھاکوں اور ایٹمی توانائی کے مختلف استعمال کے نتیجے میں تابکار آلائندے ہوا میں شامل ہو جاتے ہیں جو کہ سارے آلائندوں کی بہ نسبت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ہیروشیما اور ناگاساکی کے زخموں کو دنیا چھ دہائی کے بعد بھی بھول نہیں پائی ہے۔حالیہ تاریخ میں سابق سوویت یونین کے چرنوبل کا واقعہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ تابکار آلودگی انسانیت کے لیے کتنی خطرناک ثابت ہو

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

کاشان اکیڈمی 0334-6504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سکتی ہے۔ بڑھتی ہوئی جوہری دوڑ اور بعض ممالک کی ہٹ دھرمی اور غیر دانش مندی نے انسانیت کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کر دیا ہے۔ ایک معمولی سی حماقت اس خوبصورت سیارے کو منٹوں میں تباہ کر سکتی ہے۔ صنعتی آلودگی کا 1984 کا بھوپال کا سانحہ بھی ایک ایسی مثال ہے جو یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ معمولی سی لاپرواہی کس طرح ہزاروں انسانی جانوں کو بھینٹ چڑھا سکتی ہے۔ آئے دن اخبارات میں گیسوں کے چھوٹے موٹے رساؤ کی خبروں کے ہم عادی ہو چکے ہیں اور ایسی خبروں کو سرسری طور پر پڑھ کر نظر انداز کر جاتے ہیں۔ ان کارخانوں سے مختلف گیسوں، کیمیائی مادوں اور صنعتی فضلات سے ہوا، پانی، مٹی سبھی آلودہ ہوتے رہتے ہیں۔ صنعتی فاضلات پانی کے ساتھ زمین میں سرایت کر کے اور ندی، تالاب میں شامل ہو کر پانی کے ذخائر کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ فضا کی آلودگی نے کئی مسائل کو جنم دیا ہے جیسے اوزون گیس کے غلاف کا پتلا ہو جانا، گرین ہاؤس اثرات، عالمی حدّت اور موسموں میں یکلخت تبدیلیاں اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے طوفان، سیلاب وغیرہ۔

ہوائی کرہ میں اوزان کی تباہی ایک سنجیدہ مستقل مسئلہ ہے۔ یہ نازک اور پیچیدہ مسئلہ سبھی ممالک کی تشویش کا سبب بنا ہوا ہے۔ زمین اور اس کے باسیوں کو سورج کی حد درجہ تپش خصوصاً بالائے بنفشی شعاعوں سے تحفظ فراہم کرنے میں اس کے رول کو نظر انداز کیا نہیں جا سکتا۔ کچھ مخصوص صنعتیں اوزون کی کمی کی ذمہ دار ہیں چنانچہ اس کے سدباب کے لیے بین الاقوامی سطح پر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس میں بطور خاص کلوروفلوروکاربن مرکبات (CFCs) اور ہائیڈروفلوروکاربن (HFCs) پر مکمل پابندی نیز جیٹ، سپرسونک اور کانکرڈ طیاروں کے ایندھنوں کی اصلاح جن سے اوزان کی تباہی عمل میں آتی ہے، یہ اقسام شامل ہیں۔

شہری اور صنعتی سرگرمیوں کے نتیجے میں دنیا کی آب و ہوا، موسم میں نمایاں تبدیلی ہو رہی ہے۔ پچھلی صدی میں ہمارے کر؟ ارض کی تپش میں 0.6 درجہ سیل سی ایس کا رخانے کا اضافہ ہوا نیز TERI (دی انرجی سورسیز انسٹی ٹیوٹ) کے ڈائرکٹر کے مطابق یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو اکیسویں صدی میں اس اضافے کے 1.4 تا 5.8 درجہ سیل سی ایس تک پہنچ جانے کی توقع ہے۔ اس عالمی حدّت (گلوبل وارمنگ) کے نتائج ہمیں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ دنیا کے عظیم گلیشیئر کا نیز قطبی برف کا پگھلنا اسی طرح ہمالیہ جیسے پہاڑی سلسلوں سے برف کا تیزی سے پگھلنا، سمندروں کی سطح میں اضافہ کر سکتا ہے جس سے نچلے اور ساحلی علاقوں کے غرقاب ہونے کے خدشات ہیں نیز دیگر بحری آفات میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ قطرینہ، ہری کین، ریتا، ولمو جیسے طوفان اور سونامی جیسی قیامت صغریٰ کی تباہ کاریاں ابھی انسانی ذہنوں میں تازہ ہیں۔ ماہرین کے مطابق ان قدرتی مظاہر سے دنیا کے بڑے شہروں جیسے نیویارک، شنگھائی، ممبئی وغیرہ کو بے حد خطرہ لاحق ہے جب کہ بنگلہ دیش انڈونیشا کے کچھ جزائر کے پوری طرح زیر آب چلے جانے کے خدشات ہیں۔

امریکہ جیسا سائنس اعتبار سے ترقی یافتہ ملک اور اس کی جدید مشنری ان آفات کے سامنے بے بس پائے گئے۔ پھر بھلا انڈونیشا، بنگلہ دیش وغیرہ کس شمار میں ہیں۔ ان آفات کے لیے خود انسانوں کے اپنے کرتوت بھی ذمہ دار ہیں۔ موسموں کے تواتر اور ان کی نوعیت میں تو تبدیلی پیدا ہوئی ہے، سونامی جیسی آفت سے تو دنیا کا جغرافیہ اور نقشہ تک بدل گیا ہے۔ اب آگے نئے ریگستانوں کے وجود میں آنے اور قابلِ کاشت زمین کے رقبے کے کم ہونے کے امکانات ہیں نیز بڑے بڑے شہروں کے غرقاب ہونے کے بھی اندازے لگائے گئے ہیں لہٰذا اس آلودگی پر کنٹرول فوری توجہ چاہتا ہے۔

**(۲) پانی کی آلودگی:** پانی کے بغیر انسانی زندگی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس گمبھیر مسئلے کے دو پہلو ہیں۔ پانی کے گھٹتے ذخائر نیز پانی کی آلودگی۔ اس آلودگی کے لیے کئی عوامل ذمہ دار ہیں۔ ہماری صنعتیں، بطور خاص رنگ، کیمیات، کھاد، جراثیم کش ادویات ایک طرف تو گہرا گھنا دھواں چھوڑ کر ہوا کو آلودہ کرتے ہیں دوسری جانب ایسے صنعتی فاضل مادے خارج کرتے ہیں جو تالابوں، ندیوں حتیٰ کہ سمندروں کو آلودہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک تو معاملہ ٹھیک تھا یہ مادے اگر انسانوں میں مختلف بیماریاں پھیلاتے ہیں تو آبی جانوروں کے لیے مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ ان سے بحری و آبی جانور، کائی، بیکٹر یا وغیرہ ختم ہو جاتے ہیں جو قدرت میں بطور خاکروب کام کرتے ہیں۔ کھیتوں سے بہنے والے پانی میں کھادوں کی کچھ مقدار بھی رہ جاتی ہے جس سے غیر ضروری پودے/ کائی وغیرہ کی نشوونما تیزی سے ہوتی ہے اسی طرح انسانی فضلے کے لیے سمندر کی کوکھ کو زیادہ مناسب سمجھنا چاہیے، نیز تابکاری فضلے بھی یہاں مدفون کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ آج خلا، ہمالیہ جیسے پہاڑ، سمندر، انٹارٹیکا وغیرہ بھی آلودگی سے محفوظ نہیں رہ پائے ہیں۔ بڑے بڑے تیل کے ٹینکروں سے رکھنے والا تیل اور حادثات کی صورت میں سطح سمندر پر پھیل جانے والی میلوں لمبی تیل کی تہہ آبی جانوروں کے لیے جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔

پاک وصاف پانی کسی نعمت سے کم نہیں۔ مگر دنیا کے بیشتر ممالک کے عوام کو یہ قدرتی تحفہ میسر نہیں۔ پینے کے پانی کے حصول کے لیے تو بعض علاقوں کے لوگوں کو خصوصاً عورتوں کو میلوں دور جانا پڑتا ہے۔ اس کے بعد بھی جو پانی ملتا ہے وہ انسانوں کی صحت کی نقط؟ نظر سے قطعی مناسب نہیں۔ مگر ایسا پانی پینے پر لوگ مجبور ہیں۔ موسموں کی بے یقینی کیفیت اور انسانی سرگرمیوں نے زمین کا سینہ پانی کی دولت سے خالی کر دیا ہے اور اگر یہ دستیاب ہے بھی تو سیکڑوں فٹ گہرائی میں، تجارتی ذہنیت نے اس خزانے کو مشروب اور میزل واٹر کی شکل میں فروخت کر کر کے اپنے لیے کھرے منافع میں تبدیل کر لیا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں عالمی پیمانے پر اس جال میں تیسری دنیا کے ممالک کو جکڑنے کے لیے پوری تیار ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کیمیائی کھاد کے استعمال نے فصلوں کی پیداوار میں ضرور اضافہ کیا ہے مگر یہ کسی سراب سے کم نہیں۔ زمین کی بڑھتی ہوئی تیزابیت اور ختم ہوتی ہوئی زرخیزی کسانوں کو نظر نہیں آئی۔ اس کی تلافی کے لیے اور مزید فصل کے حصول کے لیے کھاد کی اور زیادہ مقدار اور مادہ طاقت مزید فصل کے حصول کے لیے کھاد کی اور زیادہ مقدار اور طاقت ور کھاد کے استعمال کرنے کی نوبت آئی جس نے زمین کو اور زیادہ نقصان پہنچایا۔ زمین کی اس بربادی کے مدنظر جاپان جیسے ملک نے کیمیائی کھاد کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کردی ہے۔ یہاں صرف اور صرف قدرتی کھادوں کے استعمال نے خوش آیند نتائج سامنے لائے ہیں۔ زمین کو دی جانے والی کھاد کی کچھ مقدار پانی کے ساتھ ندی تالابوں میں بہہ کر چلی جاتی ہے جس سے فاضل گھاس، کائی وغیرہ کو غذائیت ملتی ہے اور ان کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس کیمیات اور جراثیم کش ادویات بھی پانی میں گھل کر ندی تالابوں میں پہنچ کر یہاں کے جانوروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ زیادہ تر کارخانے اپنے صنعتی فاضلات قریبی پانی کے ذخائر میں چھوڑ دیتے ہیں جن سے آبی جانوروں اور انسانوں کو ناقابل بیان نقصان پہنچتا ہے۔ مذہبی رسوم اور تہواروں کے نتیجے میں نیز ادھ جلی لاشوں اور راکھ کو بہانے سے گنگا جیسی عظیم اور پوتر ندی اس حد تک آلودہ ہو چکی ہے کہ اس کی صفائی کے پرعزم منصوبے ناکام ہو چکے ہیں۔ ملک کی دیگر ندیاں بھی آلودگی کی کم وبیش یہی تصویر پیش کرتی ہیں۔

پینے کے علاوہ پانی انسان کی کئی دوسری ضروریات کے علاوہ کارخانوں، بجلی گھروں وغیرہ کو بھی چلانے کے لیے درکار ہوتا ہے۔ انسان نے اس بیش قیمت دولت کا بے دریغ استعمال کرلیا ہے اور اب اس کی قدر و قیمت سے واقف ہو رہا ہے۔ مشاہدین کا یہ خدشہ بے بنیاد نہیں کہ تیسری عالمی جنگ اسی پانی کے حصول اور اس کے ذخائر پر قبضے کے لیے لڑی جائے گی۔ یہ پانی عنقا ہو کر قحط اور خشک سالی کی کیفیت پیدا کرتا ہے تو اس کی زیادتی طوفان اور سیلاب کی صورت میں قیامت صغریٰ کا منظر پیش کرتی ہے۔ گویا اس کی مناسب مقدار ہی ہمارے لیے فائدہ مند ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

پانی کو اگر آب حیات سے تشبیہ دی جاتی ہے تو یہ عین اس کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر بالکل درست ہے مگر یہی پانی اگر آلودہ ہو جائے تو انسانی زندگی کو پریشانیوں اور بیماریوں سے بھر دیتا ہے۔ بعض مادے اور عناصر تو سم قاتل ثابت ہوتے ہیں۔ خصوصاً سیسہ، پارہ، آرسنک وغیرہ اگر موت نہیں تو تشویش ناک امراض کے لیے ضرور ذمہ دار ہوتے ہیں۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

کرہ ارض کی آبادی 7 ارب انسانوں تک پہنچ چکی ہے، آبادی کے رہنے کے لیے اراضی بھی کم پڑتی جا رہی ہے، بیرون شہر سے آنیوالوں کو بغیر منصوبہ بندی کے بسایا جا رہا ہے، دن بہ دن کراچی عالمی یتیم خانہ بنتا جا رہا ہے، آبادی میں اضافے کے باعث شہر کے حسن کو تباہ کر دیا گیا، 1947ء میں کراچی کی آبادی 4 لاکھ سے زیادہ نہیں تھی۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے سبب یہاں روزگار، مکان، پینے کے پانی، صحت وصفائی، ٹرانسپورٹ و دیگر بنیادی مسائل نے اپنے پنجے گاڑ لیے ہیں سب نے مل کر شہر کو آلودہ کر دیا ہے۔

**سوال نمبر 46 خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ خارجہ پالیسی بناتے وقت کن عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟**

**جواب: خارجہ پالیسی:** ہر ملک اپنی سیاسی، اقتصادی اور دفاعی مفادات حاصل کرنے کے لئے دوسرے ممالک سے تعلقات قائم کرتا ہے۔ اور ان کے فروغ کے لئے حکمت عملیاں مرتب کرتا ہے۔ اس عمل کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔

**خارجہ پالیسی بنانے کے عوامل:** خارجہ پالیسی بناتے وقت درج ذیل عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

**۱) قومی سلامتی:** خارجہ پالیسی متعین کرتے وقت قومی مفادات اور سلامتی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے۔ قومی سلامتی خارجہ پالیسی کا محور ہوتی ہے۔ کسی ملک کے ساتھ تعلقات استوار کرتے وقت یا تعلقات کو فروغ دیتے وقت یہ بات مدنظر رکھی جاتی ہے۔ کہ ان تعلقات کا ملکی وحدت، یک جہتی، قومی سلامتی پر کوئی اثر مرتب نہ ہو۔ اور ان تعلقات سے ملک کے اقتصادی، سیاسی اور فوجی مفادات متاثر نہ ہوں۔

**۲) تاریخی وجغرافیائی:** خارجہ پالیسی مرتب کرتے وقت پڑوسی ممالک کے ساتھ روابط کے تاریخی منظر کو بنیادی اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ پڑوسی ممالک کے ساتھ تنازعات کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تقسیم ہند کے تاریخی عمل کے دوران جو تنازعات اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ آج وہی تنازعات پاکستان اور ہندستان کے ناخوشگوار تعلقات کی بنیادی وجوہات بنے ہوئے ہیں۔ ان تنازعات میں کشمیر کا تنازعہ سرفہرست ہے جو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ناخوشگوار تعلقات کی سب سے بڑی وجہ بنا ہوا ہے۔ تاریخ کے اسی واقع کے اثرات آج بھی پاک بھارت تعلقات پر نمایاں طور پر اثر انداز نظر آتے ہیں۔ نہ صرف پاکستان بھارت تعلقات بلکہ افغانستان تعلقات کی بھی جغرافیائی اور تاریخی عوامل کی روشنی میں تشریح کی جا سکتی ہے۔ قیام پاکستان سے پیشتر افغانستان نے پاکستان اور افغانستان کی سرحدی لائن کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے پاکستان کے بڑے حصے پر اپنے دعویٰ کر دیا نہ صرف یہ بلکہ افغانستان نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کی بھی مخالفت کی۔ خارجہ پالیسی متعین کرنے کے عمل میں تاریخی وجغرافیائی عوامل بنیادی اہمیت کے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، ایم ایس سی، بی ایڈ، ایم ایڈ، ایم فل، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

حامل ہوتے ہیں۔

**3) نظریاتی عوامل:** کسی ملک کی خارجہ پالیسی مرتب کرنے میں نظریاتی عوامل کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان کا قیام اسلامی نظریے کے تحت عمل میں آیا تھا۔ اس لئے اسلامی ملک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنا۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم نکتہ ہے۔

**سوال نمبر 47: پاکستان کے تعلیمی نظام کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔**

**جواب: پاکستان کا تعلیمی نظام:** پاکستان میں تعلیم کی نگرانی وفاقی حکومت کی وزارت تعلیم اور صوبائی حکومتیں کرتی ہیں۔ وفاقی حکومت زیادہ تر تحقیق اور ترقی نصاب، تصدیق اور سرمایہ کاری میں مدد کرتی ہے۔ آئین پاکستان کی شق A-25 کے مطابق ریاست 5 سے 16 سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی معیاری تعلیم فراہم کی پابند ہے۔

**رسمی تعلیم کے مراحل:**

**ابتدائی تعلیم:** پاکستانی بچوں میں سے صرف 80 فیصد ابتدائی تعلیم مکمل کرتے ہیں۔ معیار تعلیم کا نظام بنیادی طور پر برطانوی نظام سے اخذ کیا گیا ہے۔ آٹھ مضامین جو عام طور پڑھائے جاتے ہیں وہ اردو، انگریزی، ریاضی، فن، جنرل سائنس، معاشرتی علوم، اسلامیات اور کمپیوٹر ہیں۔

**ثانوی تعلیم:** پاکستان میں ثانوی تعلیم نویں جماعت سے شروع ہوتی ہے اور چار سال جاری رہتی ہے۔ ان چار سالوں میں ہر سال کے اختتام پر طلباء کو ایک قومی امتحانی انتظام کے تحت ایک امتحان پاس کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس کا انتظام علاقائی بورڈ انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کرتا ہے۔ نویں اور دسویں سال کی تکمیل پر طلباء کو سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے جبکہ گیارہویں اور بارہویں سال کی تکمیل پر ہائر سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

**ثلاثی درجہ تعلیم:** یونیسکو کے عالمی تعلیم ڈائجسٹ 2009 کے مطابق 6.3 فیصد پاکستانی 2007ء میں (مرد 8.9 فیصد اور خواتین 3.5 فیصد) جامعات سے فارغ التحصیل تھے۔ پاکستان ان اعداد و شمار کو 2015ء میں 10 فیصد کرنے اور 2020ء تک 15 فیصد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

Download Free Assignments from

**رباعی درجہ تعلیم:** ماسٹر ڈگری پروگراموں میں زیادہ تر دو سال کی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد ماسٹر زان فلاسفی (ایم فل) کیا جا سکتا ہے۔ ایم فل کی تکمیل پر ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کی ڈگری کا حصول کیا جا سکتا ہے۔

Solvedassignmentsaiou.com

**جامعات کی عالمی درجہ بندی:** کوالٹی سٹینڈرڈ ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ 2010 کے مطابق دنیا کی چوٹی کی 200 طرزیات جامعات میں دو پاکستانی جامعات بھی شامل ہیں۔ گیارہ دیگر پاکستانی جامعات کے سمیت جامعہ ہندسیات وطرزیات، لاہور، خلائی ٹیکنالوجی کا انسٹی ٹیوٹ، جامعہ قائداعظم نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، جامعہ کراچی کا شمار یونیورسٹیوں کی عالمی رینکنگ کے مطابق بہترین 1000 عالمی جامعات میں کیا جاتا ہے۔

**تعلیم بالغاں:** پاکستان میں جیسا کہ خواندگی کی شرح بہت کم ہے اس شرح کو بڑھانے کے لئے تعلیم بالغاں کا پروگرام شروع کیا گیا ہے تا کہ بڑی عمر کے لوگوں میں لکھنے پڑھنے کی صلاحیت پیدا کی جائے۔ تعلیم بالغاں کے پروگرام ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی پیش کئے جاتے ہیں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی تعلیم بالغاں کے پروگرام بڑے اچھے طریقے سے چلا رہی ہے۔

**رسمی اور غیر رسمی تعلیم میں فرق:**

**رسمی تعلیم:** رسمی تعلیم سے مراد وہ تعلیم ہے جو باقاعدہ طور پر کسی اسکول، کالج، یونیورسٹی میں حاصل کی جائے پاکستان میں رسمی تعلیم مختلف سطحوں پر دی جاتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

**پرائمری تعلیم:** اس سطح پر پہلی جماعت سے لے کر پانچویں تک تعلیم دی جاتی ہے پاکستان میں پرائمری تعلیم کے رجحان کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔

**مڈل تک تعلیم:** چھٹی جماعت سے لیکر آٹھویں جماعت تک کی تعلیم مڈل کہلاتی ہے۔ اس سطح پر کچھ اسکولوں میں فنی تعلیم بھی دی جاتی ہے تا کہ ملک میں تربیت یافتہ افراد کی تعداد بڑھے۔

**ثانوی تعلیم:** نویں اور دسویں جماعت کی تعلیم ثانوی کہلاتی ہے۔ اسے میٹرک بھی کہا جاتا ہے اس سطح پر سائنس یا آرٹس کی تعلیم کا تعین کیا جاتا ہے۔

**اعلیٰ ثانوی تعلیم:** کالج میں گیارہوں اور بارہویں تک جو تعلیم دی جاتی ہے اسے اعلیٰ ثانوی تعلیم کہتے ہیں۔ اس سطح پر الگ الگ گروپ بنتے ہیں مثلاً ڈاکٹری کی تعلیم کے لئے ابتدائی میڈیکل گروپ، انجینئرنگ کے لئے ابتدائی انجینئرنگ گروپ، عمرانی علوم کے لئے آرٹس گروپ اور کامرس گروپ۔

**ڈگری سطح کی تعلیم:** اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد ڈگری سطح کی دو اقسام ہیں۔ بی اے یا بی ایس سی جو دو سال میں مکمل ہوتا ہے۔ بی اے آنرز یا بی ایس سی آنرز جو تین سال میں مکمل ہوتا ہے دونوں اقسام میں امتحان میں کامیابی کے بعد ڈگری ملتی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**اعلیٰ تعلیم:** عام طور پر اس سطح کی تعلیم یونیورسٹی میں دی جاتی ہے لیکن کچھ کالجوں میں جن کے پاس سہولیات موجود ہیں وہ بھی یہ تعلیم دیتے ہیں اس سطح پر ایم اے یا ایم اس سی کا دو سالہ کورس کروایا جاتا ہے اس کے علاوہ محدود پیمانے پر ایم فل یا پ ایچ ڈی (ڈاکٹریٹ) کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ جس میں کسی مخصوص موضوع پر تحقیق کرنا لازمی ہوتا ہے اس اعلیٰ ڈگری کی تعلیم صرف یونیورسٹیوں میں دی جاتی ہے۔

پاکستان میں اس وقت کئی یونیورسٹیاں ہیں جن کے کاموں کے مربوط کرنے کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے نام سے ایک ادارہ اسلام آباد میں قائم ہے۔

**فنی و پیشہ ورانہ تعلیم:** ملک میں فنی و پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے لئے میڈیکل کالج، انجینئرنگ یونیورسٹیاں و کالج، پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ، ووکیشنل اور کمرشل انسٹی ٹیوٹ، اساتذہ کی تربیت کے ادارے، قانون کی تعلیم کے لئے کالج، زرعی تعلیم کے لئے زرعی کالج یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ عام طور پر ان اداروں میں اعلیٰ سطح ثانوی تعلیم پاس کرنے والے طلبہ و طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ معذور بچوں (گونگے، بہرے، اندھے) کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی کئی ادارے کام کر رہے ہیں۔ اس اداروں میں بچوں کو کرئی نہ کوئی ہنر بھی سکھایا جاتا ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551

**غیر رسمی تعلیم:** اس تعلیم کے لئے با قاعدہ کسی ادارے میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ یہ تعلیم گھر بیٹھے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسے فاصلاتی تعلیم کہتے ہیں۔ جیسا کہ یہ تعلیم خط و کتابت، ریڈیو ٹیلی ویژن پروگرام کے ذریعے دی جاتی ہے۔ اس لئے کئی لوگ جو غربت، ملازمت یا گھریلو مسائل و مصروفیات کی وجہ سے کسی تعلیمی ادارے میں با قاعدہ جا کر تعلیم حاصل نہیں کر سکتے وہ اس نظام سے مستفید ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد اس نظام سے لوگوں کو میٹرک سے لے کر ایم فل اور پی ایچ ڈی تک تعلیم دے رہی ہے۔ اس وقت یونیورسٹی کے پاس طلبہ و طالبات کی تعداد لاکھوں تک ہے۔ یہ طریقہ تعلیم رسمی تعلیم کی نسبت سستا بھی ہے۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

**دینی تعلیم:** پاکستان میں ابتدائی سطح پر مسجد دینی تعلیم کا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ ملک بھر میں دینی تعلیم کے کئی ادارے قائم ہیں جن کی حکومت سرپرستی کرتی ہے دینی تعلیم کے لئے ایک یونیورسٹی اسلام آباد میں بھی قائم کی گئی ہے۔ دیہی علاقوں میں اسکولوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مسجد کو چھوٹا تعلیمی مرکز بنا دیا جاتا ہے جہاں پر قرآن مجید اور دینیات کے علاوہ تیسری جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔ ایسی درس گاہوں کو مسجد اسکول کا نام دیا جاتا ہے۔

**پاکستان میں پست معیار تعلیم کا سبب:**

**تعلیمی اداروں کی کمی:** ہمارے ہاں سب سے اہم مسئلہ تعلیمی اداروں کی کمی ہے۔ پاکستان کی آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے اسکول جانے والے بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ضرورت کے پیش نظر زیادہ اسکول کھولے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس وقت اسکول جانے والی عمر کے بچوں میں صرف ۵۵ فیصد بچوں کو تعلیمی سہولیات میسر ہیں۔ اتنی کم تعداد کو تعلیمی سہولیات کی فراہمی کا سبب ملکی وسائل کی کمی اور آبادی میں بے انتہا اضافہ ہے۔

**پست معیار تعلیم:** پاکستان میں تعلیم کا معیار بہت پست ہے جس کا سبب غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی بھرتی، لائبریری اور لیبارٹریز کی ناکافی سہولیات و عدم استعمال اور امتحان کا ناقص نظام اور نقل کے رجحان میں اضافہ ہوتا ہے۔

**نصابی کتب کی عدم دستیابی:** نصابی کتابوں کی عدم دستیابی بھی تعلیمی مسائل میں سے ایک ہے اول تو معیاری نصابی کتابوں کی کمی ہے جو غیر ملکی کتابیں ملتی ہیں وہ بہت زیادہ مہنگی ہیں۔ اس لئے ہر طالب علم انہیں نہیں خرید سکتا۔ اکثر کتابیں، انگریزی زبان میں ہونے کی وجہ سے طالب علم کو سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے۔ کتابوں میں موجود مواد کو حالات اور وقت کے مطابق نہیں ڈھالا جاتا اکثر کتابوں میں پرانے اعداد و شمار اور پرانے واقعات ہوتے ہیں۔ جن کی وقت گزرنے کے بعد اہمیت کم ہو جاتی ہے۔

**طالب علم کی راہنمائی کا فقدان:** ایک مسئلہ طالب علم کی راہنمائی کا فقدان بھی ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں یہ طے کرنے میں مشکل پیش آتی ہے کہ وہ کون سے مضامین لیں یا تعلیم میں کونسا شعبہ منتخب کریں۔ نتیجتاً غلط فیصلوں کی وجہ سے پڑھائی میں دلچسپی نہیں رہتی اور صلاحیتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

**غیر نصابی سرگرمیوں کا فقدان:** ہمارے تعلیم نصابی سرگرمیاں، سماجی مشاغل اور کھیل کود و تفریحی سہولیات برائے نام ہیں جس کی وجہ سے اکثر طالب علم گروہی سیاست اور غیر تعمیری مشاغل میں مصروف رہتے ہیں۔ اور ان چیزوں کے منفی اثرات تعلیم پر ظاہر ہوتے ہیں۔

**غربت:** آبادی کی اکثریت غربت کا شکار ہے جس کے باعث وہ تعلیمی اخراجات پورے کرنے سے قاصر ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے بچوں کو پڑھانے کے بجائے کوئی کام کر کے کمانے کی طرف لگا دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ میں رہنمائی کے لیے رابطہ کریں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ، بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں